تدریب الافتاء جامعہ جمبوسر "سال دوم" کے طلبہ کا سندی مقالہ

مسائل زلة القاري

امام سے قراءت میں صادر ہونے والی مختلف النوع اغلاط کے فقہی احکام

مرتبین

مفتی اکرم سوجتروی - مفتی محسن ماتروی

حسب ایماء و ارشاد

حضرت اقدس مولانا مفتی احمد دیولوی صاحب دامت برکاتہم

بانی و مہتمم جامعہ علوم القرآن جمبوسر

زیر نگرانی

مفتی فرید احمد کاوی

ناشر

جامعہ علوم القرآن، جمبوسر، ضلع بھروچ، گجرات، الہند

◆ کتاب کا نام: مسائل زلۃ القاری

◆ مرتبین: مفتی اکرم سوجتروی
مفتی محسن ماتروی

◆ حسب ایماء وارشاد: حضرت مولانا مفتی احمد دیولوی صاحب دامت برکاتہم
(بانی ومہتمم جامعہ علوم القرآن، جمبوسر)

◆ زیر نگرانی: مفتی فرید احمد کاوی

◆ سن اشاعت: شعبان ۱۴۳۵ھ مطابق جون ۲۰۱۴

◆ ناشر: جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

JAMIA ULOOMUL QURAN, JAMBUSAR
AT.PO. JAMBUSAR. DIST : BHARUCH.
GUJARAT. INDIA. 392150
TEL : 02644-220786 - FAX : 222677
jamiahjambusar@gmail.com

فہرست مضامین

افتتاحیہ

حضرت مولانا مفتی احمد دیولوی صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم

بانی و مہتمم جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

اسلام میں نماز کی اہمیت و عظمت، کوئی ایسا امر نہیں کہ اس کو بیان کرنے کی ضرورت ہو، قرآن و حدیث میں فضائل سے بھی اور وعیدوں سے بھی، ہر طرح اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے، البتہ اس کے ظاہری و باطنی حسن، اداء ارکان میں تمام لوازمات کی رعایت کر کے کمال و جمال کی صفت پیدا کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور اس کے لیے مسلسل مسائل کی تعلیم، اداءِ صلوۃ کی پیہم عملی مشق ضروری ہے۔ تاکہ یہ رکن ہماری زندگی کی اساس بنے اور اس کی بدولت ہماری پوری زندگی 'صفتِ صلاۃ' پر آجائے۔

مسائل نماز کی تعلیم اور اس موضوع پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور نماز کے مسائل پر جامع طور پر، اور مختلف عنوانات پر جداگانہ طور پر بھی، تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری ہے۔ طہارت، نواقض طہارت، سجدہ سہو، سنن و آداب، قومہ و جلسہ میں اطمینان، وغیرہ موضوع پر مستقل رسالے اور کتابیں موجود ہیں۔

اورتقریباً نماز کے تمام ارکان اورمسائل کی تفصیل اصولی اور فروعی طور پر کتب فقہ وفتاوی میں یکجا میسر ہے،عربی کی طرح اردو میں بھی اس طرح کے رسائل اور کتب دستیاب ہیں۔مگر ’زلۃ القاری‘ (یعنی امام ومنفرد کوقرأت کے درمیان پیش آنے والی غلطیوں) کے مسائل،نماز کے فساد وعدم فساد کے اصول وقواعداورامثلہ وفروع؛ دیگرمسائل کی طرح یکجااورمنقح دستیاب نہیں۔ خاص کراردو میں اس موضوع پرتفصیلی کلام کہیں نظر سے نہیں گذرا۔نیز درس ِنظامی کی کتبِ فقہ: قدوری، ہدایہ،شرح وقایہ وغیرہ میں-سوائے نورالایضاح -یہ بحث مذکورنہیں،اس لیے مدارس کے فضلاء عامۃً اس سے ناواقف رہ جاتے ہیں،اورمساجد کے ائمہ وعلماء،بھی ناقص تعلیم کی وجہ سے یاعربیت سے مکمل واقفیت نہ ہونے کے سبب،ضرورت پیش آنے پر کافی الجھن محسوس کرتے تھے۔

ادھر جامعہ کے دارالافتاء کے نصاب میں کسی موضوع پرتفصیلی بحث اور مقالہ تحریر کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے،اور یہ امر دیگر امور ہی کی طرح نصاب کا لازمی جزو ہے۔سال گذشتہ ’غلام احمد پروزاوراس کے عقائد کےفقہی احکام‘ کا موضوع متعین کیا گیا تھا،امسال یہی ’زلۃ القاری‘ کا موضوع تفصیلی بحث کے عنوان کے طور پرمتعین کر دیا۔تا کہ طلبہ کے نصاب کی شرط پوری ہونے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ بھی جامع اورمنقح انداز میں سامنے آجائے۔

کسی بھی ادارے کے ذمہ داران اور اساتذہ کی فکر وسعی کا بنیادی محور تعلیم وتربیت ہی ہوگا؛ لیکن اب خاص فکراورمحنت اس بات کی کرنی ہے کہ تعلیم وتربیت کے روز افزوں تزلزل وتنزل کے شکار معیار کو پھر سے مستحکم اور بلند کیا جائے۔ چنانچہ اس تعلق سے جو کچھ تجاویز احقر کی جانب سے پیش کی جاتی ہیں، جامعہ کے ارباب شوری اس کی تائید فرماتے ہیں اوراساتذہ اس کے نفاذ میں حتی الوسع تعاون فرماتے ہیں۔ یہ ناکارہ اپنے آپ کواس اعتبار سے سعادت مند سمجھتا ہے۔ اللہ تعالی ہم تمام کی مساعی کوقبول فرمائے۔

رسالہ کے مرتبین طلبہ کرام مولوی مفتی اکرم سوجتروی اور مولوی مفتی محسن ماتروی سلمہما کی محنت کواللہ تعالی حسن قبول عطا فرمائے اورآئندہ انہیں اس میدان میں بہتر خدمات کی توفیق وہمت مرحمت فرمائے۔ آمین۔

مذکور رسالہ میں فقہی نوعیت سے یا ترتیب وتبویب اور جمع وتالیف کے اعتبار سے اگرکوئی فروگذاشت نظرآئے یا کچھ کہنے کی ضرورت ہوتو عاجزانہ عرض ہے جوکوئی، جو کچھ تنبیہ واصلاح فرمائے گا، ہم اس کے ممنون اوروہ ہمارا مشکور ہوگا۔

مفتی احمد دیولوی

خادم جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

تقریظ

حضرت مولانا مفتی اسجد دیولوی صاحب دامت برکاتہم

مفتی وشیخ الحدیث جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم

نماز میں ''قراءت'' کو بڑی اہمیت حاصل ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں حضرات فقہاءؒ نے اسے رکن کا درجہ دیا ہے، اس کی اسی اہمیت کے پیش نظر اس مسئلے میں جہات مختلفہ سے بحث کرتے ہوئے، فقہاء کرام نے کتبِ فقہ میں اس کے احکام ومسائل کو باتفصیل ذکر کرنے کا اہتمام فرمایا ہے۔

قراءت سے متعلق ایک نہایت اہم اور قابل توجہ ''زلۃ القاری'' کا مسئلہ ہے کہ، بسا اوقات قاری کی زلاتِ قراءت (امام سے قراءت میں صادر ہونے والی مختلف النوع اغلاط) نماز کو فاسد کردیتی ہیں، اسی کی جانب توجہ دلانے کے لیے بعض فقہاء نے بہ زبان عربی مستقل رسائل بھی تحریر فرمائے، تو بعض فقہاء نے اس کی مختلف صورتوں کو مع احکام مستقل فصل میں ذکر فرمایا ہے۔ ضرورت تھی کہ اردو زبان میں بھی اس موضوع پر کام ہو اور اس سلسلے کے مسائل واحکام کو یکجا جمع کیا جائے۔

پیش نظر رسالہ موسوم بہ ''مسائل زلۃ القاری'' اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے،

جو دراصل ایک مقالہ ہے، جسے جامعہ کے شعبۂ تدریب الافتاء "سال دوم" کے طلبہ عزیزانم مولوی مفتی اکرم اور مولوی مفتی محسن سلمہما اللہ تعالیٰ نے "تدریب الافتاء" کے سندی مقالے کی حیثیت سے جامعہ کے استاذ گرامی اور ہمارے رفیق محترم مولانا مفتی فرید احمد صاحب کاوی زید مجدہٗ کی زیر نگرانی وتربیت میں تیار فرمایا ہے، اس مقالے میں زلات قاری کے ساتھ قراءت سے متعلقہ دیگر احکام شامل کر کے، اسے جامع تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے اور میری کوتاہ فہم کے اعتبار سے بڑی حد تک یہ حضرات اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔ھذا ماعندی والعلم عند اللہ.

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اس سعی کو شرف قبول بخشے، زورِ قلم اور بڑھائے اور آئندہ ہمہ جہتی دینی خدمات کے سلسلے میں موفق بنائے۔ (آمین)

وصلی اللّٰہ علی خیر خلقه محمّد وعلی آله وصحبه أجمعین۔

اسجد بن مفتی احمد دیولوی

مؤرخہ: ۱، شعبان المعظم، ۱۴۳۵ھ

تمہید

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین ، أمابعد

محققین کا کہنا ہے کہ زلۃ القاری (دورانِ نماز قرأتِ قرآن میں ہونے والی اغلاط) کے مسائل کی جس قدر تفصیل اور وضاحت فقہ حنفی میں دستیاب ہے، اس قدر دیگر فقہی مدارس میں موجود نہیں۔ اور اس باب میں فقہاء احناف کی توجہ اور تنقیحِ مسائل میں ان کا اہتمام دیگر فقہاء کی بہ نسبت زیادہ اور مکمل ہے۔ عالمگیری، تاتارخانیہ، درمختار وشامی، حلبی کبیری اور تقریباً امہات کتب میں اس کی تفصیل اور امثلہ ذکر کرنے کے ساتھ اس باب کے مسائل کو اصول وقواعد میں منضبط کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

چنانچہ متقدمین اور متأخرین فقہاء احناف کے مرتب کردہ متعدد رسائل کا ذکر طبقات وتراجم کی کتب میں موجود ہیں، مثلا:

(۱) تنبیہ الخاطر علی زلۃ القاری والذاکر: امیر علاء الدین بن بلبان الفارسی (۶۷۵ھ-۱۲۷۶-۱۳۱۷ یا ۷۳۹ھ ۱۳۳۰ یا ۱۳۳۸ء) (الجواہر المضیئۃ: ۲/ ۵۴۸) (کشف الظنون: ۱/ ۴۸۶)

(۲) زلۃ القاری: احمد بن منصور الزاہد الحاکم المعروف بالحدادی (صاحب کتاب زلۃ القاری، الجواہر المضیئۃ: ۱/: ۳۳۵) (کشف الظنون: ۲/ ۹۵۵)

(۳) بحر الرائق (۱/۳۳۲) میں صدر الشہید کے رسالہ زلۃ القاری کا ذکر ہے۔

(۴) زلۃ القاری: امام ابوحفص عمر النسفیؒ۔ (۴۶۱ھ۔۱۰۶۸ء-۵۳۷ھ

۱۱۴۲ء)

(۵)مکتبۃ برلن (جرمنی) میں محفوظ 'کتاب زلۃ القاری' کے ایک اور مخطوطہ کی نقل ہمارے پاس ہے، اور مکتبہ کی جانب سے اس کو علامہ نسفی کی تصنیف بتایا گیا ہے، مگر جب علامہ نسفیؒ کے مطبوعہ نسخہ اور دوسرے مخطوط نسخہ سے اس کا مقابلہ کیا تو برلن والا نسخہ بالکل علیحدہ معلوم ہوا، یقیناً یہ کسی اور کی تصنیف ہے۔

اس سلسلے میں انٹرنیٹ پر ایک دلچسپ جانکاری یہ دیکھی کہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن احمد بن محمد الصالحی الدمشقی الحنفی ،کا تحریر کردہ ایک رسالہ 'الطاری علی زلۃ القاری' کے نام سے بھی ہے۔اور 'گوگل بکس' پر درج معلومات کے مطابق یہ رسالہ 'دولۃ برلن' میں محفوظ ہے، اور ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔واللہ اعلم۔

ان رسائل کے علاوہ متأخرین میں سے (۶) علامہ ابن عابدین شامی کے بیٹے علاء الدین محمد بن محمد (متوفی:۱۳۰۶ھ)، نے 'زلۃ القاری' (۷) علامہ شامی ہی کے شاگرد عبد القادر بن ابراہیم الخلاصی (متوفی:۱۲۸۴ھ) نے 'القول الواضح الجاری فی احکام زلۃ القاری'، (۸) ابوالبقاء حسن بن علی بن یحی عجیمی، (متوفی:۱۱۱۳ھ) نے 'منحۃ الباری فی اصلاح زلۃ القاری'، (۹) شیخ محمد بن محمود بن صالح الطرابزونی الحنفی المدنی (متوفی:۱۲۰۰ھ) نے 'جالب الفرج و سالب الحرج فی زلۃ القاری' کے نام سے اس موضوع پر رسائل تحریر فرمائے ہیں۔اعلام للزرکلی، کشف الظنون اور الجواہر المضیۃ میں، مذکورہ ناموں کے علاوہ دیگران حضرات کے نام بھی مل سکتے ہیں، جنہوں نے اس موضوع پر

کتاب یا رسالہ تحریر فرمایا ہو۔

مذکورہ رسائل میں سے علامہ نسفی کے مخطوط رسالہ کی نقل ہمارے پاس ہے، اور تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ کچھ سال پہلے امام محمد بن محمد بن احمد سنباوی کے ایک رسالہ رسالۃ فی لحن القراء کے ساتھ 'عمر بن مالم أبہ حسن' کی تحقیق کیے ساتھ، مکتبہ 'اولاد الشیخ للتراث' مصر، سے شائع ہو چکا ہے۔ دس (۱۰) صفحات پر مشتمل اس مختصر مگر جامع رسالہ کی نقل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ اسی طرح قاضی الشہید ابو نصر محسن بن احمد مروزی کے مخطوط نسخہ کی نقل بھی ہمارے پاس ہے۔ جس کے ابتداء ہی میں انہوں نے فرمایا ہے: اعلم أن خطأ القاری فی الصلاۃ لا نص فیه فی ظاهر الروایة والمرجع فی معرفة ذلك إلی النوادرو قول المشایخ .

فقہاء احناف کی اس قدر عنایت وتوجہ کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے زمانے میں اس باب کے مسائل سے قدرے ناواقفیت پائی جاتی ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ درس نظامی کی کتب میں یہ بحث نور الایضاح کے علاوہ کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی، اور ممکن ہے کہ ملحق ہونے کے سبب بعض اساتذہ اس کو چھوڑ بھی دیتے ہوں۔

حضرت مہتمم صاحب مولانا مفتی احمد دیولوی صاحب دامت برکاتہم کے ایماء وارشاد کے مطابق یہ موضوع جامع طور پر، عام فہم انداز میں، ائمہ مساجد اور علماء کرام کے سامنے آجائے، اس غرض سے، طلبہ دار الافتاء (سن ۱۴۳۵ھ) کو اس موضوع پر مفصل بحث تحریر کرنے کی ذمہ داری بطور جز ونصاب سپرد کی گئی۔

دراصل جامعہ کے بانی ومہتمم حضرت مولانا مفتی احمد دیولوی صاحب نے

نصابِ افتاء کی تکمیل کے طور پر اہتمام کے ساتھ اس بات کو لازم قرار دیا ہے کہ، طالب علم اساتذہ کی طرف سے متعین کردہ کسی ایک فقہی موضوع یا مسئلہ پر معیاری اور تفصیلی بحث تحریر کرے۔

اسی پس منظر میں سالِ رواں افتاء مکمل کرنے والے دو طالب علم مفتی اکرم سوجتروی اور مفتی محسن ماتروی صاحبان؛ نے یہ مقالہ مستقلاً اور علیحدہ تحریر کیا تھا، البتہ اشاعت کے پیش نظر دونوں تحریروں کا موازنہ و مقابلہ کرکے، ہر دو مقالوں میں سے جو بحث بہتر معلوم ہوئی اس کو شامل کرکے ایک مشترک رسالہ مرتب کیا گیا

طلبہ کرام نے اپنی وسعت بھر اس مسئلہ کو منقح کرنے اور مسائل کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے، اور حتی المقدور ان کی نگرانی و رہنمائی کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ پھر بھی نقصان ونسیان اور سہو وخطا ہو جانا عین متوقع ہے۔ اس لیے اگر کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آجائے تو ازراہِ کرم مطلع فرمانے کی گذارش ہے۔

یہ رسالہ اب 'مسائل زلۃ القاری' کے عنوان سے علماء اور ائمہ کی خدمت میں پیش ہے۔ حضرات مفتیان کرام سے بھی گذارش ہے کہ بہ قصد اصلاح اس پر نظر فرمائیں۔ اور مفید اصلاحات اور ہدایات سے نوازیں۔

فرید احمد کاوی

مدرس جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

شکر و سپاس

اولاً ہم شکر ادا کرتے ہیں اللہ تعالی کا، کہ اس نے ہم کو حصول علمِ دین کے لیے قبول فرمایا اور تحصیلِ علم کی ابتدائی منزل (فراغت وافتاء) کی تکمیل کی نعمت سے نوازا۔ ثانیاً شکر اساتذہ کرام اور مربیان عظام کا، خصوصاً بانی و مہتمم جامعہ حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب دامت برکاتہم کا، جنھوں نے تعلیم وتربیت کے لیے اپنی قیمتی صلاحیتوں کو ہمارے اوپر صرف فرمایا۔ اگرچہ ہم اپنی نااہلی سے تعلیم وتربیت حاصل کرنے میں کوتاہی کرتے رہے۔ اللہ تعالی ہم کو معاف فرمائے اور اساتذہ کرام کو اپنی شایان شان بدلہ عنایت فرمائے۔

امابعد۔

تدریب افتاء کے دوسرے سال کے آغاز میں جب ہم سے کہا گیا کہ 'زلۃ القاری' کے موضوع پر تفصیلی مضمون تحریر کرنا ہے، اور پھر اس کے ابتدائی خدوخال بتا کر تیاری شروع کروائی گئی تو ہمیں یہ خیال نہ تھا کہ یہ مضمون اس قدر طویل ہو جائے گا۔ ہمارا ماننا اِس وقت بھی یہی ہے کہ یہ ناقص مضمون قابل اشاعت نہیں، مگر حضرت مہتمم صاحب کی جانب سے اشاعت کے فیصلہ کے بعد تو بس یہی دعا ہے کہ اللہ تعالی اس مضمون کے نقص کو کمال سے بدل دے، اور حضرت مہتمم صاحب نے حوصلہ افزائی کے جس جذبہ سے اشاعت کا فیصلہ فرمایا ہے، اس کو ہمارے حق میں قبول فرمائے اور آئندہ زندگی میں خدمت دین کے حوصلہ سے سرفراز فرمائے۔

◆ اکرم سوجتروی - محسن ماتروی

باسمہ تعالی

اسلام میں نماز کی فضیلت و اهمیت

اللہ تعالی نے اس عالم میں تمام انسانوں کو اپنا خلیفہ اور نائب بنا کر صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے، چنانچہ باری تعالی انسان کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں ’وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إلا لِيَعْبُدُوْنَ‘ (ترجمہ) میں نے جناتوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا فرمایا ہے۔ (سورۂ ذٰریات:۵۶) اور عبادات واعمال میں سب سے افضل عبادت وعمل نماز ہے ،کیوں کہ نماز اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک سب سے محبوب عمل ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ایک روایت میں اس کی وضاحت کی گئی ہے:

عن ابن مسعودؓ سألت النبی ﷺ أیّ الأعمال أحب إلی الله ؟ قال : الصلوة لوقتها، قلت : ثم أی ؟ قال : برّ الوالدین ، قلت : ثم أیّ؟ قال: الجهاد فی سبیل الله .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے سرکار دوعالم ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ

نے فرمایا: راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ (مشکوۃ:۵۸)

نماز کے افضل العبادات اوراحب الاعمال ہونے کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے سابقہ تمام امتوں کو نماز کا مکلّف بنایا تھا، ادائیگی نماز کے طریقہ میں، ارکان وواجبات میں اوراذ کارواوراد میں فرق ہوسکتا ہے؛ لیکن جہاں تک نفس نماز کا تعلق ہے تو اس کا حکم ہر ملت سماویہ میں موجود رہا ہے، چنانچہ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا تھا:

'وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِين'

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور مؤمنین کو بشارت دو۔ (یونس:۸۷)

حضرت زکریا علیہ السلام کے بارے میں قرآن فرماتا ہے:

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّىْ فِىْ الْمِحْرَابِ

ترجمہ: فرشتوں نے اسے پکارا، جبکہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہا تھا۔

(سورۂ آل عمران:۳۹)

حضرت شعیب علیہ السلام اپنی قوم میں جب دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے تو ان کی قوم انہیں یہ طعنہ دیا کرتی تھی۔

يٰشُعَيْبُ أَصَلوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ

ترجمہ: اے شعیب کیا تجھے تیری نماز یہ سکھاتی ہے کہ ہم اپنے آباءواجداد کے معبودوں کو چھوڑ دیں۔ (سورۂ ہود:۸۷)

ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ وادیٔ غیر ذی زرع میں اپنی بیوی اور لخت جگر کو چھوڑتے وقت یوں گویا ہوئے تھے:

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوٰةَ

ترجمہ: اے ہمارے رب تا کہ وہ نماز قائم کرے۔ (سورۂ ابراہیم: ۳۷)

ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی صفات میں سے قرآن کریم ایک صفت بیان فرماتا ہے:

وَ كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهٗ بِالصَّلٰوٰةِ وَالزَّكٰوةِ

ترجمہ: اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے تھے۔ (مریم: ۵۵)

روح اللہ حضرت عیسی علیہ السلام نے بحکم خداوندی معجزانہ طور پر گہوارہ میں جب اپنی قوم سے گفتگو فرمائی تو اس گفتگو میں آپ علیہ السلام اپنی عبدیت کے اعتراف کے ساتھ ساتھ یوں گویا ہوئے تھے۔

وَأَوْصٰنِي بِالصَّلٰوٰةِ وَالزَّكٰوٰة

ترجمہ: اور مجھے اس نے نماز اور زکوۃ کی وصیت کی ہے۔ (مریم: ۳۱)

لیکن نماز کی جتنی اہمیت اسلام میں بیان کی گئی ہے اور کسی مذہب میں بیان نہیں کی گئی۔ اور اسلام میں بھی تمام عبادات میں سب سے زیادہ نماز ہی کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

چنانچہ توحید کے بعد سب سے پہلے نماز ہی کا حکم دیا گیا ہے۔

ابتداء وحی میں يٰٓأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَأَنْذِر، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ ترجمہ: اے چادر میں لپٹنے والے! آپ کھڑے ہو جائیے، پھر ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے (سورۂ مدثر: ۱-۳) کے ذریعہ آپ ﷺ کو اشارۃً نماز کا حکم دے دیا گیا تھا اور اس کے بعد قرآن کریم کی مختلف آیات میں تقریباً ایک سو نو (۱۰۹) مقامات پر

صراحۃً اور سات سو (۷۰۰) مقامات پر اشارۃً اور کنایۃً نماز کا ذکر کیا گیا ہے۔ کسی آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک نماز بے حیائی اور گناہ کے کاموں سے روکتی ہے: إِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنکَر (سورۂ عنکبوت: ۴۵)

توکبھی اقامتِ صلوۃ کو مؤمنین کی صفت قرار دیا:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ أَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنکَرِ وَیُقِیْمُونَ الصَّلٰوۃَ " (سورۂ توبہ: ۷۱)

اور کبھی مجرموں کے دخولِ جہنم کی وجہ ترک صلوۃ بتائی گئی ہے:

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ، قَالُوا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْن.

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوسکتا ہے کہ جتنی تفصیل سے قرآن کریم میں نماز اور اس کے متعلقات کے احکام بیان کئے گئے ہیں؛ کسی اور عبادت کے اتنی تفصیل سے بیان نہیں کئے گئے۔ چنانچہ وضوء، غسل، تیمّم کا بیان قرآن میں ہے، سفر میں نماز قصر کرنے کا حکم قرآن میں ہے، حالتِ خوف میں نماز پڑھنے کا طریقہ قرآن میں ہے، قیام، قعود، رکوع اور سجدہ نیز تکبیر، تسبیح اور تحمید کا بیان قرآن میں ہے، نماز جمعہ اور صلوۃ تہجد کا حکم قرآن میں ہے، اس کے مقابلہ میں دیگر عبادات روزہ، حج، جہاد وغیرہ کے احکام اس قدر تفصیل سے قرآن میں بیان نہیں کئے گئے۔

نماز درحقیقت امّ العبادات اور جامع العبادات ہے۔ ایمان کے بعد تمام فرائض پر مقدم یہی فریضہ ہے۔

نماز تقرب الٰہی کے تمام اعمال کا مرکز و مجموعہ اور دین کی عمارت کا بنیادی

ستون ہے۔نماز محبت الٰہی اور رحمت خداوندی کا عظیم ترین سبب بھی ہے اور جب کوئی بندہ نماز کا دلدادہ ہو جاتا ہے تو تجلیاتِ خداوندی وانوار الٰہی اس کو ڈھانپ لیتے ہیں، نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان وسیلہ اور واسطہ ہے، اور بندے کو جہنم کے طبقۂ اسفل السافلین میں جانے سے روکتی ہے۔

نماز گناہوں کا کفارہ بھی ہے؛ ارشاد خداوندی ہے: إِنَّ الْـحَسَـنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (ترجمہ) بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔(ہود:۱۱۴)

ارشادنبوی ﷺ ہے:

قال رسول الله ﷺ أرأيتم لو أن نهرا بباب أحدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شيء قالو : لا يبقى من درنه شيء. قال: فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم بتلاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کیا کرے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی طرح پانچوں نمازوں کا حال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ گناہوں کو مٹادیتے ہیں۔(مشکوۃ:۵۷)

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جابجا اقامت صلوۃ کا حکم فرمایا ہے، ایک جگہ ارشاد ہے:

وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" (سورۂ روم:۳۱) ترجمہ:

نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ بنو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح بندوں کے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں ان میں بطورِ خاص محافظت علی الصلوٰۃ یعنی نماز کی پابندی کا ذکر فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْن، إلى قوله تعالى : وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ"(سورۂ مؤمنون:۱۔۹)

ترجمہ: تحقیق کہ وہ مسلمان فلاح یاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے پنج گانہ نماز کی محافظت پر دخول جنت کی بشارت بھی دی ہے: چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

عن أبی امامةؓ قال : قال رسول الله ﷺ صلوا خمسكم وصوموا شهركم وأدوا زكوة أموالكم وأطيعوا ذا أمركم تدخلوا جنة ربكم.

(مشکوۃ :۵۸)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم پانچوں وقت کی نماز پڑھو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو اور تمہارے اولوالامر کی بات مانو، پھر اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

نماز کی اس اہمیت اور عظمت کی وجہ سے ہی قرآن کریم وحدیث شریف میں نماز پڑھنے کی انتہائی زیادہ تاکید اور نہ پڑھنے وترک کرنے پر الم ناک وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں، قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ جنتی لوگ جنت میں داخل ہونے کے بعد جہنمیوں سے پوچھیں گے: مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَر کونسی چیز تم کو جہنم

میں لے آئی؟ تو وہ جواب میں کہیں گے: قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّين کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے یعنی نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے ہمارے لیے دخولِ جہنم کا فیصلہ ہوا۔

ترک صلوۃ انسان کو کفر وشرک سے ملا دیتا ہے؛ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن بريدة رضى الله قال : قال رسول الله ﷺ : العهد الذى بيننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر (مشکوۃ:۵۸)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عہد و میثاق (وجہ امتیاز) ہمارے اور مشرکین کے مابین ہے وہ نماز ہے، جس نے نماز کو چھوڑا اس نے کفر کیا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

"عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبى ﷺ أنه ذكر الصلوة يوماً فقال : من حافظ عليها كانت له نورا و برهانا و نجاة يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا و لا برهانا و لا نجاة و كان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وابى بن خلف. (مشکوۃ :۵۸)

ترجمہ: جو شخص نماز کی پابندی کرے گا تو نماز اس کے لیے قیامت کے روز نور اور حساب کے وقت حجت اور نجات کا سبب بنے گی اور جو شخص اس کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے نہ نور ہوگا، نہ حجت اور نہ ہی سببِ نجات۔ اور روز قیامت اس شخص کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو فردِ بشر فرض نماز کو عمداً ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہو جاتا ہے:

عن ابى الدرداءؓ قال أوصانى خليلى.......... ولا تترك صلوة

مکتوبة متعمدة فمن ترکها متعمدا فقد برئت منه الذمه. (مشکوة:۵۹)

فضائل صلوۃ کی تمام روایات وآیات گنہگاران امت کو یقین دلاتی ہے کہ جس شخص نے پنج گانہ نمازوں کو حضورِ قلب اور خلوص نیت سے کامل طور پر ادا کیا اور اس کے ارکان و واجبات کی وقت کی پابندی کے ساتھ عمدہ طریقہ پر بجا آوری کی تو وہ رحمت الٰہی کے لامتناہی دریا میں پہونچ جاتا ہے اور اس کی خطائیں ایسی جھڑ جاتی ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ فرمان رسول ﷺ ہے :

عن أبی ذررضی الله عنه أن النبی ﷺ خرج زمن الشتاء والورق یتهافت فأخذ بغصنین من شجرة قال فجعل ذلك الورق یتهافت قال فقال یاأباذر قلت لبیك یا رسول الله قال: إن العبد المسلم لیصلی الصلوة یرید بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه کما تهافت هذا الورق عن هذه الشجرة . (مشکوة: ۵۸)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ رضاء الٰہی کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے جھڑتے ہیں۔

اسی طرح آیات قرآنی و احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ترک صلوۃ مشرکانہ فعل اور کفار کا شعار ہے، تارک صلوۃ خدا و رسول ﷺ کے نزدیک عاصی، سرکش اور نافرمان ہے اور نماز کو چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے۔

اقامت صلوۃ کا مطلب

قرآن وحدیث میں نماز کے متعلق بطور خاص أقیموا الصلوۃ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی نماز قائم کرو۔

اقامت صلوۃ کا مفہوم صرف نماز کو پڑھ لینا، ادا کر لینا نہیں؛ بلکہ محققین و مفسرین کی تصریح کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ نماز کو اس کے جملہ حقوق کی رعایت کرتے ہوئے یعنی ارکان و واجبات، سنن و مستحبات و آداب کا لحاظ کرتے ہوئے اور مکروہات ومحرمات سے اجتناب کرتے ہوئے، اپنے وقت پر، مداومت کے ساتھ ادا کیا جائے، یعنی کہ یہ عبادت مومن کے اعمال یومیہ میں ایک ستون کی حیثیت رکھتی ہو اور ادائیگی میں بھی اس قدر اہتمام اور اتمام ہو کہ گویا بندہ اس طرح مدتوں پائیدار رہنے والی عمارت کی بنیاد رکھ رہا ہو۔

نماز کے فضائل وفوائد میں ایک اہم فضیلت اور فائدہ یہ ہے کہ نماز انسان کو بے حیائی کے کاموں اور گناہ سے روکتی ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

إِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنكَر. (عنکبوت:۴۵)

ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی کے کاموں اور گناہ سے روکتی ہے۔

یقیناً انسان جب نماز کو اس کی روح، سنن و مستحبات اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے، حضورِ قلب اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے تو وہ ضرور اسے گناہوں سے باز رکھتی ہے؛ لیکن شرط یہ ہے کہ انسان نماز کو جس طرح ادا کرنا چاہئے اس طرح ادا کرے یہ نہیں کہ جسم تو نماز میں ہو، لیکن دل و دماغ کسی اور چیز میں مشغول ہو، ایسی نمازوں سے انسان کے ذمہ سے فرض تو ساقط ہو جاتا ہے؛ لیکن اس کے جو فوائد ہیں وہ انسان کو حاصل نہیں ہوتے۔ بقول شاعر مشرق:

جو میں سر بہ سجدہ ہوا کبھی، تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

اللہ تبارک وتعالی نے جن مؤمنین کو فلاح کے ساتھ متصف کیا ہے ان کی سب سے پہلی صفت یہ ہی بیان کی ہے کہ وہ اپنی نمازوں کو خشوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں:

قَدۡ أَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُونَ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِيۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُون (مؤمنون: ۱،۲)

نماز میں خشوع کے لیے بنیادی شرط

نماز میں خشوع وخضوع اور روح وجان اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے، جب کہ نماز کو اس کی سنتوں، مستحبات اور آداب کے ساتھ ادا کیا جائے۔ نماز کے تمام افعال وارکان؛ قیام، قرأت، رکوع، سجدہ وغیرہ میں ہر رکن کو اسی طرح بجالایا جائے جس طرح بجالانے کا شریعت نے ہمیں حکم دیا ہے۔

نماز میں قراء ت کے فریضہ کا اهم مقام

نماز کے ان ہی ارکان میں سے ایک بہت اہم رکن قرأت ہے جس کی صحیح طریقہ سے ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے، کیوں کہ بعض مرتبہ اس میں ایسی غلطی ہوجاتی ہے جس سے نماز میں فساد پیدا ہوجاتا ہے، اور نمازی کو اس کا پتہ تک نہیں چلتا۔

قراءت یعنی قرآن کریم کا پڑھنا نماز کا اہم ترین رکن ہے، سنن، نوافل، وتر؛ نیز دو رکعت والی فرض (فجر و جمعہ) کی تمام رکعات میں اور تین یا چار رکعات والی فرض نمازوں کی کسی بھی دو رکعت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک قراءت کرنا فرض ہے، قرآن کریم میں بھی اتنی مقدار قراءۃِ قرآن کو ضروری قرار دیا ہے جو بآسانی پڑھی جاسکے، چنانچہ ارشاد باری ہے: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (سورۂ مزمل :۲۰) ترجمہ: قرآن میں سے جو کچھ تمہارے لیے آسان قرار دیا ہے وہ تم پڑھو۔

اور ایک روایت میں تو تسبیح اور قراءۃ قرآن ہی کو نماز قرار دیا گیا ہے، ارشاد نبویؐ ہے:

عن معاوية بن الحكم قال بينا أنا أصلى مع رسول الله ﷺ ..... قال : إن هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس، إنما هي التسبيح والتكبير وقراءة القرآن أو كما قال رسول الله ﷺ (مشکوۃ:۹۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں کلام الناس کی گنجائش نہیں ہے، نماز تو تسبیح وتکبیر اور قراءۃ قرآن ہی کا نام ہے۔

قراءۃ فی الصلوۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ نماز میں جتنے بھی اوراد واذکار (تسبیحات) ہیں، ان میں صرف قراءۃ ہی فرض ہے، اگر وہ رہ جائے تو نماز باطل وبے اعتبار ہوتی ہے۔

نماز میں امامت کا زیادہ حقدار وہی شخص ہے جو اقرأ یعنی قرآن مجید اچھا پڑھنے والا ہو، ترمذی شریف کی ایک روایت ہے:

’عن أوس بن ضمعج قال سمعت أبا مسعود الانصاری یقول قال: رسول الله ﷺ یؤم القوم أقرأ هم لکتاب الله الخ (ترمذی ۱/۵۵)

حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں قرآن مجید کی تلاوت غیر نماز کی تلاوت سے افضل ہے اور غیر نماز میں قرآن کی تلاوت تسبیح وتکبیر سے زیادہ افضل ہے۔

عن عائشۃؓ أن النبی ﷺ قال قراء ة القرآن فی الصلوة أفضل من قراء ة القرآن فی غیر الصلوة و قرآء ة القرآن فی غیرالصلوة أفضل من التکبیر و التسبیح والتسبیح أفضل من الصدقة والصدقة أفضل من الصوم والصوم جنة من النار(رواه البیهقی فی شعب الایمان : ٤ / ٣٥٠)

ایک اور حدیث میں نماز کی فضیلت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

عن أبی هریرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ أیُحِبُّ أحدکم إذا رجع إلی أهله أن یجد فیه ثلث خلفات عظام سمان ؟ قالوا ؛ نعم یا رسول الله

قال : ثلث ايات يقرأ بهن فی صلاته خير له من ثلاث خلفات عظام سمان. (رواه البيهقی فی شعب الايمان : ٤/٣٤٩)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر لوٹے تو تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں پائے، صحابۂ کرام نے عرض کیا جی ہاں، ہم میں سے ہر ایک یہ پسند کرتا ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا نماز میں تین آیات کی تلاوت کرنا تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔

عرب میں اونٹ بہت ہی عمدہ مال سمجھا جاتا تھا، بطور خاص جبکہ وہ حاملہ ہو یعنی یہ دوطرح کا انعام ہے ایک تو اونٹنی اور دوسرا اس کا حمل؛ نماز میں بھی دو عبادتیں ہیں ایک تو نماز اور پھر اس میں قرأت کرنا۔اسی اعتبار سے دوہرے فائدے والی چیز کے ساتھ نماز کو تشبیہ دی گئی۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے حقوق القرآن میں بیہقی کے حوالہ سے اور حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ نے فضائل اعمال میں احیاء کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جس شخص نے نماز میں کھڑے ہوکر قرآن کی تلاوت کی اسے ہر حرف کے بدلہ میں سو(۱۰۰) نیکیاں ملتی ہیں، اور جس نے بیٹھ کر پڑھا اسے پچاس (۵۰) نیکیاں اور جس نے بغیر نماز کے باوضوء پڑھا اسے پچیس (۲۵) نیکیاں اور جس نے بغیر وضوء پڑھا اسے دس (۱۰) نیکیاں اور جو شخص پڑھے نہیں؛ بلکہ صرف پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سنے اسے بھی ہر حرف کے بدلہ میں ایک نیکی ملتی ہے۔

نماز میں قراء ۃ کا محل مقدار مفروض و مسنون

محل قراء ت

احناف کے نزدیک فرض کی کسی بھی دو رکعت میں اور وتر و نفل کی ہر رکعت میں قراء ۃ کرنا فرض ہے، لیکن فرض کی پہلی دو رکعت کو قراء ۃ کے لئے متعین کرنا واجب ہے۔

والقراء ۃ فرض فی جمیع رکعات النفل..... وکذافی جمیع رکعات الوتر... وکذا تفرض القراء ۃ فی کل الفرض فی ذوات الرکعتین کما فی الفجر والجمعة وظهر المسافر وعصره وعشائه ،أما فی ذوات الأربع کظهرالمقیم وعصره وعشائه وکذا فی ذوات الثلث کالمغرب ففرض القراء ۃ إنما هو فی الرکعتین من کل منها حال کون الرکعتین بغیرعینها أی سواء کانت فی الأولیین أو الأخریین أوالأولی والثالثة أوالأولی والرابعة أو الثانیة والثالثة أو الثانیة والرابعة وهذاعندنا.

ترجمہ: اور نفل کی تمام رکعتوں میں، اور وتر کی تمام رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔اوراسی طرح قرأت فرض ہے دورکعت والی ہرفرض نماز میں جیسا کہ فجر، جمعہ، مسافر کی ظہر وعصر وعشاء میں۔جب کہ چار رکعت والی نماز میں جیسا کہ مقیم کی ظہر و عصر وعشاء اور تین رکعت والی نماز جیسے مغرب ،تو ان میں سے دو رکعتوں میں غیر متعین طور پر قرأت فرض ہے، چاہے وہ پہلی دو ہو یا اخیری دو ہو یا پہلی اور تیسری ہو

یا پہلی اور چوتھی ہو یا دوسری اور تیسری ہو یا دوسری اور چوتھی ہو۔اور یہ ہمارے نزدیک ہے۔

من الواجبات جملة أشياء..... ومنها تعيين القراءة المفروضة فی الركعتين الأوليين منها۔

ترجمہ: واجبات چند امور ہیں: ان میں ایک واجب فرض قراءۃ کے لیے پہلی دو رکعتوں کو متعین کرنا ہے۔ (حلبی کبیری:۲۵۸،۲۴۱)

ومنها القراءة لقادر عليها.... وهی فرض عملی فی جميع ركعات النفل و الوتر و فی ركعتين من الفرض۔ وأما تعيين القراءة فی الأوليين من الفرض فهو واجب.

ترجمہ: اور فرائض میں سے ایک فرض قادر شخص پر قراءۃ کرنا ہے، اور یہ عملاً فرض ہے نفل اور وتر کی تمام رکعتوں میں اور فرض کی دو رکعتوں میں۔جب کہ فرض کی پہلی دو رکعتوں کی تعیین واجب ہے۔ (درّ مع الشامی:۲/۱۳۳)

وأما محل القراءة ففی الفرائض الركعتان، هكذا فی المحيط، ثنائيا او ثلاثيا أو رباعيا و سواء كانتا أوليين أو أخريين أو مختلفين.... وفی الوتر والنفل الركعات كلها، يجب تعيين الأوليين من الثلاثية و الرباعية المكتوبتين للقراءة المفروضة .

ترجمہ: بہرحال قراءۃ کا محل فرائض میں دو رکعتیں ہیں جیسا کہ محیط میں ہے چاہے دو یا تین یا چار رکعت والی نماز ہو اور برابر ہے کہ وہ پہلی دو ہو یا اخیری دو ہو یا مختلف ہو اور وتر و نفل میں تمام رکعتیں ہیں۔تین اور چار رکعت والی فرض نمازوں

میں پہلی دورکعتوں کوفرض قرأۃ کے لئے متعین کرناواجب ہے۔

(عالمگیری:۹۱۔۹۰/۱)

قراء ۃ کی مقدارِ مفروض

قرأۃ کی مقدارِفرض کے سلسلہ میں فقہاءاحناف کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک قرأۃ کی فرض مقدارقرآن کی کوئی بھی ایک آیت کریمہ ہے جودو یا تین کلمات پر مشتمل ہونی چاہیے،اگرایک کلمہ یا ایک حرف پر مشتمل ہوتو ایسی آیت کی تلاوت سے قرأۃ کی فرضیت ادا نہ ہوگی،اور صاحبینؒ کے نزدیک ایک طویل آیت یا تین چھوٹی آیتیں جوایک طویل آیت کی بقدرہوقرأۃ کرنافرض ہے۔

وأماالتقديرأى بيان ما هوفرض من مقدار القراء ة نفسها فالفرض قراء ة آية واحدة فى كل ركعة فرضت فيها القرا ء ة وإن أى ولو كانت تلك الآية قصيرة نحو قوله تعالى : ' ثُمَّ نَظَرَ' وهذا عند أبى حنيفة... وأما عندهما... أو قراء ة آية طويلة مقدار ثلث آيات قصار.... وأما اذا قرأآية هى كلمة واحدة نحو قوله تعالى " مُدْهَامَّتَانِ" أوحرف واحد نحو"قٓ" و "صٓ" و"نون" فقد اختلف المشائخ فيه أى فى جوازه أى فى كون ذلك المقدار مجزيا عن فرض القراء ة عنده والأصح أنه لا يجوز. (حلبی کبیری:۲۴۴۔۲۴۳)

ومنها القراء ة : وفرضها، عند أبى حنيفة يتأدى بآية واحدة، وإن كانت قصيرة.... ثم عنده إذا قرأ آية قصيرة هى كلمة واحدة

کـــــ’مـدهـامتـان‘ أو آية هـی حـرف کـ ’صاد‘ ، ’نون‘ ، ’قاف‘؛ فيه اختلاف بين المشائخ والأصح أنه لايجوز.

ترجمہ: اورفرائض صلوۃ میں سے قرأءۃ ہے: اورامام ابوحنیفہؒ کےنزدیک یہ فریضہ ایک آیت سے ادا ہوجاتا ہے اگرچہ چھوٹی ہو۔

پھرامام صاحب کےنزدیک جب ایک ایسی چھوٹی آیت پڑھی جو چند کلمات یادوکلموں پرمشتمل ہوجیسے باری تعالی کا فرمان: ثُـمَّ قُتِلَ کَیُفَ قَدَّرَ یا ثُـمَّ نَظَرَ تو باتفاق مشائخ نماز درست ہے اوراگرایک ایسی آیت پڑھی جوایک کلمہ ہے جیسے: مـدھآمّتٰن یاایسی آیت جوایک حرف ہےجیسے:صاد،نون،قاف تواس میں مشائخ کااختلاف ہےاوراصح قول یہ ہے کہ نماز درست نہ ہوگی۔(عالمگیری:۱/۸۹)

نمازمیں سورۂ فاتحہ کی قرأءۃ اوراس کے ساتھ دوسری سورۃ یا سورۃ کے قائم مقام (ایک طویل یا تین چھوٹی آیتوں) کا ملانا فقہ حنفی میں واجب ہے۔

أما قراءةالفاتحةوالسورة أو ثلاث آيات فهی واجبة أيضا(شامی:۱/۱۳۳)

مـن الـواجبات جملة أشياء منها تعيين قرا ء ة الفاتحة فإن قرائتها واحبة عـنـدنـا.... ومنها ضم السورةأو مايقوم مقامها من الآيات التی تعدل سورة. (کبیری:۲۵۸)

وتـجـب قـراء ة الفاتحة و ضم السورةأومايقوم مقامها من ثلاث آيـات قـصـار أوآية طويلة فی الأوليين بعد الفاتحة وفی جميع ركعات النفل والوتر.

ترجمہ: اور فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، پھر سورت یا اس کے قائم مقام تین

چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی آیت کا پڑھنا فاتحہ کے بعد پہلی دو رکعت میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ (عالمگیری:۱/۹۱)

قراءۃ مسنونہ کی مقدار

نماز میں فرض اور واجب قرأءۃ کی مقدار بیان کرنے کے ساتھ ساتھ فقہاء کرام نے اس بات کی بھی صراحت کی ہے کہ حالتِ اقامت میں فجر اور ظہر میں طوال مفصل (سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک) عصر اور عشاء میں اوساط مفصل (سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک) اور مغرب میں قصار مفصل (سورۂ لم یکن سے آخر قرآن تک) پڑھنا مسنون ہے۔

واستحسنوا فی الحضر طوال المفصل فی الفجر و الظهر و أوساطه فی العصر و العشاء وقصاره فی المغرب ، و طوال المفصل : من الحجرات إلى البروج والأوساط من سورة البروج إلى لم يكن و القصار من سورة لم يكن الى الآخر. (عالمگیری:۱/۹۹)

ترجمہ: فقہاء کرام نے بہ حالت حضر، فجر وظہر میں طوال مفصل، عصر وعشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل، سورتوں کو پڑھنا مستحسن قرار دیا ہے۔ طوال مفصل سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک ہے۔ اور اوساط مفصل سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک اور قصار مفصل سورۂ لم یکن سے آخر تک ہے۔

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ ایک فتوی میں تحریر فرماتے ہیں:

سوال: نماز میں کتنی مقدار قرأءۃ فرض، کتنی واجب اور کتنی سنت ہے؟

الجواب: حامداًومصلیاً:

ایک آیت کی مقدار فرض ہے، الحمد اور کوئی سورت یا تین آیات یا ایک آیت طویلہ واجب ہے، حضر میں مفصلات کا پڑھنا سنت ہے، یعنی فجر وظہر میں سورۂ حجرات سے آخر بروج تک کوئی سورت اور عصر وعشاء میں اس کے بعد سے 'لم یکن' تک اور مغرب میں اس کے بعد سے ختم تک۔ اس کے علاوہ بھی کبھی کبھی مخصوص سورتوں کا پڑھنا ثابت ہے، لیکن مقتدیوں کے حال اور وقت کی رعایت لازم ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ: ۷/۳۱)

مفصلات میں بروج اور لم یکن کے بارے میں اختلاف

مفصلات کی تقسیم میں سورۂ بروج اور سورۂ لم یکن کے ماقبل یا مابعد میں شامل ہونے کے بارے میں فقہاء، محدثین اور مفسرین کی عبارتوں میں قدرے اختلاف ہے، عامۃ الکتب میں اس طرح کی وضاحت کے بعد من حجرات إلى بروج و منه إلى لم يكن و منه إلى آخره ،جیسی مجمل عبارات ہیں۔

اور مناهل العرفان للزرقاني، برهان للزركشي ،درمختار وغیرہ میں ان کو ماقبل میں شمار کیا گیا ہے، یعنی بروج طوال میں اور لم یکن اوساط میں۔ فتح القدیر کی عبارت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

جب کہ الفقه على المذاهب الأربعة ، عون المعبود للعظيمآبادي، فتح المنعم شرح معالم للنووي، شرح أبوداؤد للعيني ، طحطاوي على مراقي الفلاح وغیرہ میں غایت کو مغیا میں شامل نہیں کیا گیا، یعنی بروج کو اوساط میں اور لم یکن کو قصار میں شمار کیا گیا ہے۔

علامہ شامیؒ نے مختصر انداز میں اس اختلاف پر روشنی ڈالی ہے، اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خود کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

ویسن فی الحضر للإمام و المنفرد طوال المفصل من الحجرات الی آخر البروج فی الفجرو الظهر، ومنها الی آخرلم یکن أوساطه فی العصر والعشاء، وباقیه قصاره فی المغرب .

(قوله : إلی آخر البروج) عزاه فی الخزائن إلی شرح الکنز للشیخ باکیر، وقال بعده : وفی النهر لا یخفی دخول الغایة فی المغیا هنا، اهـ. فالبروج من الطوال. وهو مفاد عبارة الهدایة المذکورة آنفاً، لکن مفاد ما نقلناه بعدها عن شرح المنیة وشرح المجمع أنها من الأوساط ، ونقله فی الشرنبلالیة عن الکافی ، بل نقل القهستانی عن الکافی خروج الغایة الأولی و الثانیة ،وعلیه فسورة لم یکن من القصار. وتوقف فی ذلك کله صاحب الحلیة وقال:العبارة لا تفید ذلك بل یحتاج إلی ثبت فی ذلك من خارج، والله أعلم، أی لأن الغایة تحتمل الدخول والخروج فافهم. (درمع الشامی:٢/٢٦٠،٢٦١)

اکابر علماء دیوبند کے فتاوی میں اکثر حضرات نے بروج کو اوساط میں اور لم یکن کو قصار میں شمار کیا ہے۔ فقط واللہ اعلم.

صفت قراءۃ:

امام کے لیے جھر اور سر کی تفصیل

فجر، ظہر اور عشاء کی ابتدائی دو رکعات : جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک میں باجماعت ادا کی جانے والی وتر، ؛ان تمام نمازوں میں جہراً قراءۃ کرنا واجب ہے، چاہے نماز وقت پر ادا کرے یا بعد میں جماعت کے ساتھ قضاء کرے۔

یجھر الامام وجوباً فی الفجرو أولیبی العشاء ین اداءً و قضاءً وجمعةو عیدین و تراویح ووتر بعدهاأی فی رمضان فقط للتوارث.
(درمع الشامی:۲/ ۲۴۹، عالمگیری:۱/۹۲)

ویجھر الامام فی صلوة الفجر والمغرب والعشاء والجمعة والعیدین والتی یخافت فیها الظهر والعصر. (خلاصة الفتاوی:۱/۹۴)

ترجمہ: امام صلوۃ فجر، مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعات میں چاہے ادا کرے یا قضاء، اسی طرح جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کی وتر میں جہراً قراءۃ کرے گا توارثاً عمل منقول ہونے کی وجہ سے۔

توارث کا مطلب یہ ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ صلوۃ فجر اور مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جہراً قراءۃ کرتے تھے اور ان کے علاوہ میں سراً، اور اسی پر بعد والے لوگوں کا بھی عمل جاری ہے۔

ویسر فی غیرها وهو الثالثة من المغرب والأخریان من العشاء وكذا جميع ركعات الظهر والعصر وإن كان بعرفة ...... كمتنفل بالنهار فإنه يسرّ (درمع الشامی:۲/۲۵۱/ عالمگیری:۹۲/۱)

ترجمہ: جہری نمازوں کے علاوہ میں امام سراً قراءۃ کرے گا، اور مغرب کی تیسری رکعت، عشاء کی اخیری دو رکعتیں اور اسی طرح ظہر وعصر کی تمام رکعتوں میں، اگرچہ عرفہ میں ہو، جیسا کہ دن میں نفل پڑھنے والا، کیوں کہ وہ سراً قرأت کرے گا۔

جہر اور سر میں منفرد کا حکم

اور منفرد یعنی تنہا نماز ادا کرنے والے کے لیے جہری نمازوں (فجر، مغرب، عشاء) میں چاہے ادا کرے یا قضاء، جہر وسرّ دونوں کا اختیار ہے؛ البتہ جہرا افضل ہے لیکن اس میں امام کی طرح مبالغہ نہ کرے اور سری نمازوں (ظہر، عصر) میں اس کے لیے بھی سراً قراءۃ کرنا لازم ہے۔

وإن كان منفردا إن كانت صلوة يخافت فيها يخافت حتماً هو الصحيح. وإن كانت صلوة يجهر فيها فهو بالخيار والجهر افضل ولكن لايبالغ مثل الإمام لأنه لا يسمع غيره. (عالمگیری:۹۲/۱)

نوافل لیل میں جہر کی گنجائش

منفرد کے لئے دن کی نوافل میں سرّ اقراءۃ کرنا ضروری ہے؛ البتہ رات کی نوافل میں جہر وسرا دونوں کی گنجائش ہے، عالمگیری میں ہے:

أما نوافل النهار فيخفى فيها .... وفى نوافل الليل يتخير (۹۳/۱)

جہرو سرّ کی حد :

جہر کا ادنی درجہ یہ ہے کہ دوسرا شخص قاری کی قراءۃ کی آواز سن سکے اور سرّ یعنی آہستہ قراءۃ کرنے کی ادنی حد یہ ہے کہ آدمی خود سن سکے، یہ فقیہ ابوجعفر ہندوانی رحمہ اللہ کا قول ہے اور فقہاءِ احناف کے یہاں یہی ارجح اور اصح ہے۔

وأدنى الجهر إسماع غيره وأدنى المخافتة إسماع نفسه ومن بقربه..... فشرط الهندوانی والفضلی لوجودها: خروج صوت يصل إلى أذنه.... وأن ماقاله الهندوانی أصح وأرجح لاعتماد أكثر علمائنا عليه

(درمع الشامی:۲/۲۵۲،۲۵۳)

وأدنى الجهر أن يسمع غيره و أدنى المخافتة أن يسمع نفسه وعلى هذا يعتمد كذا فی المحيط و هو الصحيح وبه أخذ عامة المشائخ. (عالمگیری:۱/۹۳)

مفتی گجرات حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری کا قراءۃ سرّی کے متعلق ایک فتوی درج ذیل ہے۔

سوال: سری نماز میں قراءۃ کس طرح پڑھنا چاہئے، تصحیح حروف کافی ہے، یا کسی قدر آواز ہونا ضروری ہے؟

الجواب: احوط قول یہ ہے کہ اس طرح پڑھے کہ اپنی آواز خود سن سکے، یہ ہندوانی کا قول ہے، بہت سے محققین نے اسے اختیار کیا اور شامی میں اسی کو اصح کہا ہے، دوسرا قول امام کرخی رحمہ اللہ کا ہے کہ صرف تصحیح حروف کافی ہے، اگر اس کے مطابق عمل کرلیا جائے تو نماز ہوجائے گی، پہلے قول پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے، احتیاط اسی میں ہے۔ (فتاوی رحیمیہ:۳/۹۹)

سری قراء ۃ میں جزوی جہر

اگرامام صاحب سری نماز میں ایک دوآیت اس طور پر پڑھے کہ قریب کے ایک دوشخص سن لے تو یہ سری قراءۃ کے منافی نہیں ہے؛ بلکہ اسے سر ہی کہا جائے گا، اور جہرتو یہ ہے کہ صف اول کوسنائی دے، البتہ جہری نماز میں امام صاحب اتنے زور سے قراءۃ نہ کرے کہ جس کی وجہ سے دوسروں کوتکلیف ہو۔

أن الإمـام إذا قرأ فی صلاۃ المخافتة بحیث سمع رجل أو رجلان لایـکـون جهـرا، والـجهرأن یسمع الکل، أی کل الصف الأول لا کل المصلین . (درمع الشامی:۲/۲۵۱)

ترجمہ: امام صاحب سرّ ی نماز میں اس طور پرقراءۃ کرے کہ ایک،دوآدمی سن لےتو یہ جہرنہیں ہوگااور جہر یہ ہے کہ صف اول کوسنائی دے نہ کہ تمام مصلیوں کو۔

کس قدر جہر مطلوب ہے ؟

ویـجهـر الامام وجوبا بحسب الجماعة، فإن زاد علیه أساء.. قوله فإن زاد عـلیـه أسـاء. وفـی الزاهدی عن أبی جعفر، لوزاد علی الحاجة فهو أفضل إلا إذا أجهد نفسه أو أذی غیره . (درمع الشامی:۲/۲۴۹)

ترجمہ: جماعت کے مطابق جہر کرنا واجب ہے، اس سے زیادہ جہر کرنا برا ہے، علامہ شامی فرماتے ہیں کہ ’زاہدی‘ میں ابوجعفر سے منقول ہے کہ ضرورت سے زیادہ جہرکرناافضل ہے، البتہ اس کے لیے خودکومشقت میں ڈالنایادوسروں کوتکلیف دیناپسندیدہ نہیں۔

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمودحسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ نے ایک

فتوی میں جہر وسرّ کی وضاحت اس طرح کی ہے:

سوال: اگر قراءۃ اتنی آواز سے ہو کہ قریبی شخص کو آواز بھن بھن کی سنائی دے تو اس نماز میں کوئی حرج تو نہیں ہے اور کس قدر آواز سے قراءۃ جہری قرار پائے گی؟ تشریح کے ساتھ تحریر فرمادیں اس لیے کہ بعض اوقات جہر وسرّ میں امتیاز مشکل ہو جاتا ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً:

اگر ایک دو آدمی کو اس طرح سنائی دے تو نماز میں کوئی خرابی نہیں ہے؛ بلکہ سرّ ہی ہے، امام کی آواز کو پہلی صف عموماً سن لے تو یہ جہر ہے۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

(فتاوی محمودیہ: ۳۹/۷)

صحت قرأۃ کی اہمیت وضرورت :

قرآن کریم کوصحت اور تجوید کے ساتھ پڑھنا از حد ضروری ہے، بعض مرتبہ انسان صحت اور تجوید سے غفلت برتنے کی بناء پر قرآن کریم کی تلاوت سے بجائے ثواب حاصل کرنے کے گناہ مول لیتا ہے، حدیث شریف میں ہے: رب تـــــال لـلـقرآن و القرآن يلعنه، (۱) بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں؛ لیکن قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔

نماز کی قرأت میں تو صحت و تجوید کی ضرورت واہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیوں کہ بسا اوقات قراءتِ صلوۃ میں دورانِ تلاوت قاری سے ایسی غلطی کا صدور ہوجاتا ہے جس سے نہ صرف تلاوت پر زد پڑتی ہے بلکہ نماز تک میں فساد پیدا ہوجاتا ہے اور بعض صورتوں میں اگر چہ نماز فاسد نہیں ہوتی؛ لیکن نماز کے ایک اہم رکن قرأت میں نقص پیدا ہوجانے کی وجہ سے مقدار ثواب میں کمی واقع ہوجاتی ہے، فن تجوید کی مشہور کتاب خلاصۃ البیان میں لکھا ہے:

وقـد نـقـصـت صلاة من لـم يجوّد مقدارالنقصان فيه بل يفسدها بعض صور اللحن الجلی كما فصل فی زلة القاری من كتب الفقه .

---

(۱) والـحـديـث لـم أعثـر عـليـه فی الكتب مخرجه وهو معروف عند القراء. (دراسۃ العرفان، شرح اردو خلاصۃ البیان، ص:۱۷) أيضاً ذكره الغزالی فی إحياء علوم الدين من قول أنس بن مالك .

ترجمہ: اور تجوید سے نہ پڑھنے والے کی نماز میں نقصان کے بقدر کمی واقع ہو جاتی ہے؛ بلکہ بعض لحن جلی کی صورتیں نماز کو فاسد کر دیتی ہیں جیسا کہ کتب فقہ کے باب زلۃ القاری میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ (خلاصۃ البیان:٦)

امام کا صحیح التلاوۃ ہونا

نماز میں صحت قرأت کی اسی ضرورت واہمیت کے پیش نظر فقہاء کرام نے صحت امامت کے لیے جن شرائط کو بیان کیا ہے، من جملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ذکر فرمائی ہے کہ امام وقاری ایسے اعذار سے صحیح وسالم ہونا چاہیے جو قرأت میں مخل بنتے ہیں، مثلا رعاف، فأفأۃ، تمتمہ، لثغ، وغیرہ؛ چنانچہ فقہ کی مشہور ومعتبر کتاب نورالایضاح میں مذکور ہے۔

وشروط صحة الإمامة للرجال الأصحاء ستة أشياء: الإسلام والبلوغ، والعقل والذكورة والقراءة والسلامة من الأعذار كالرعاف والفأفأة والتمتمة واللثغ .

ترجمہ: تندرست مردوں کی امامت صحیح ہونے کے لئے چھ چیزیں شرط ہیں: (۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) مذکر ہونا (۵) قراءت پڑھنے پر قادر ہونا (٦) عذروں سے سلامت ہونا مثلا نکسیر، گفتگو میں فاء فاء نکلنا، تاء تاء نکلنا، زبان کی شکستگی (یعنی سین کی جگہ ثاء اور راء کی جگہ عین نکلے)

(نورالایضاح:۷۷،۷۸)

نماز میں صحت قرأت کی ضرورت واہمیت کو فقہاء کرام نے استحقاق امامت کے مسئلہ میں بھی مدنظر رکھا ہے، چنانچہ فقہاء کے نزدیک 'اعلم باحکام الصلوۃ' (نماز

کے احکام کو زیادہ جاننے والے) کے بعد امامت کا زیادہ حقدار ’الاحسن تلاوۃً وتجویدا للقراءۃ‘ ہے، یعنی ایسا شخص جو اچھے طریقہ سے تلاوت اور صحت و تجوید کے ساتھ قرأت کر سکتا ہو۔ چنانچہ علامہ شامی رقم طراز ہے:

والأحق بالامامة... الأعلم بأحكام الصلاة... ثم الأحسن تلاوةً و تجويداً للقراءة . قوله ثم الأحسن تلاوة و تجويداً : أفاد بذلك أن معنى قولهم أقرأ أى أجود لا أكثرهم حفظا... ومعنى الحسن فى التلاوة أن تكون عالما بكيفية الحروف والوقف وما يتعلق بها.

ترجمہ: امامت کا زیادہ حقدار نماز کے احکام کو زیادہ جاننے والا ہے، پھر اچھے طریقہ اور تجوید کے ساتھ قرأت کرنے والا۔ مصنفؒ کے قول: ثم الأحسن تلاوة و تجويدا سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ فقہاء کرام کے قول ’ أقرأ ‘ کے معنی ’أجود ‘ ہے نہ کہ اكثرهم حفظا... اور تلاوت میں حسن کا معنی یہ ہے کہ امام حروف اور وقف کی کیفیتوں اور ان کے متعلقات سے واقف ہو۔ (درمع الشامی: ۲/۲۹۴)

فتح علی الامام (امام کو لقمہ دینا)

نماز میں امام سے دروان قرأت کسی غلطی کا صدور ہو، کوئی لفظ یا آیت چھوٹ جائے یا آگے کی آیت یاد نہ آئے؛ تو ایسی صورتوں میں مقتدی کی طرف سے اس کی نشاندہی کی جاتی ہے، اسے اصطلاح فقہاء میں 'فتح علی الامام' کہتے ہیں۔ اس طرح امام کو لقمہ دینا، مقتدی کے لیے اپنے امام کے حق میں جائز ہے۔

مقتدی کے لئے اپنے امام کو لقمہ دینے کے جواز کا ثبوت احادیث مبارکہ سے فراہم ہوتا ہے، چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ نماز میں دوران قراءۃ ایک آیت کریمہ تلاوت سے رہ گئی تو أقرأ الصحابہ حضرت ابی بن کعبؓ نے لقمہ دیا:

عن الجارود بن أبی سبرة عن أبیّ بن کعبؓ أن رسول الله ﷺ صلی بالناس فترك آية فقال : أيّكم أخذ عليّ شيئا من قراء تی؟ فقال أبیّ : أنا يا رسول الله، تركتَ آية كذا و كذا، فقال رسول الله ﷺ قد علمتُ إن كان أحد أخذها عليّ فإنك أنت هو.

ترجمہ: جارود ابن ابی سبرہ حضرت ابی ابن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ سے ایک آیت چھوٹ گئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کس شخص نے مجھے بتایا تھا؟ تو حضرت ابی

بن کعبؓ نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ، آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی تھی، حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھی یہی گمان تھا کہ جس نے بتایا ہے وہ آپ ہی ہوں گے۔ (مسند احمد: ۱۵/۴۷۴)

ابوداؤد شریف کی ایک حدیث سے بھی فتح علی الامام کے جواز کا ثبوت فراہم ہوتا ہے:

عن عبد الله ابن عمرؓ أن النبی ﷺ صلی صلاۃ فقرأ فیها فلبس علیه فلما انصرف قال لأبیّ: أصلیتَ معنا ؟ قال : نعم، قال : فما منعك .

ترجمہ: عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی، اس میں قرآت فرمائی، آپ ﷺ پر قراءت میں التباس ہوگیا، پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے حضرت ابیؓ سے فرمایا کیا آپ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! تو آپ نے فرمایا کہ پھر کس چیز نے آپ کو (لقمہ دینے سے) روکا؟ (ابوداؤد شریف: ۱۳۱)

اس حدیث کے ماتحت بذل المجھود میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

وھذاالحدیث یدل علی أن المقتدی یجوزله الفتح علی امامه

ترجمہ: اور یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مقتدی کے لئے اپنے امام کو لقمہ دینا جائز ہے۔ (بذل المجھود: ۴/۳۸۷۔)

مقتدی کا امام کو لقمہ دینا کب جائز ہے ؟

صحیح قول کے مطابق مقتدی کے لئے اپنے امام کو لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے، یعنی

ہرصورت میں لقمہ دینا درست ہے، چاہے امام نے ماتجوز بہ الصلوۃ کی مقدار قراءۃ کرلی ہو یا نہ کی ہو، امام دوسری آیت کی طرف منتقل ہوگیا ہو یا نہ ہوا ہو۔

اعـلم بأن فتح المصلي لا يخلو من ثلاثة أوجه :إما ان يكون على امـامـه ... فـان كان الفتح على امامه لا تفسد صلاته.... قالو لاتفسد على كل حال. (تاتارخانیہ:۲۲۵)

ترجمہ: جان لو! مصلی کا لقمہ دینا تین طریقہ سے خالی نہیں ہوگا، یا تو اپنے امام کو (لقمہ دینا) ہوگا۔ اگر لقمہ دینا اپنے امام کو ہے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، مشائخ نے فرمایا کہ کسی بھی صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

بـخـلاف فتحه على إمامه فإنه لا يفسد مطلقا لفاتح وآخذ بكل حال. قـولـه بـكل حال : أى سواء قرأ الإمام قدرما تجوز به الصلاة أم لا، وانتقل إلى آية أخرى أم لا، تكرر الفتح أم لا، هو الأصح .

ترجمہ: برخلاف مقتدی کا اپنے امام کو لقمہ دینا، اس لئے کہ وہ مطلقاً ہر حال میں نماز فاسد نہیں کرتا، نہ لقمہ دینے والے کی نہ لینے والے کی۔ مصنفؒ کا قول: بکل حـال، یعنی چاہے امام نے ماتجوز بہ الصلوۃ قرأۃ کی ہو یا نہ کی ہو، دوسری آیت کی طرف منتقل ہوگیا ہو یا منتقل نہ ہوا ہو، لقمہ دینا مکرر ہوا ہو یا مکرر نہ ہوا ہو؛ یہ ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ (درّ مع الشامی:۳۸۲،۲/۳۸۱)

لیکن بعض فقہاء (صاحب ہدایہ وغیرہم) کے نزدیک ماتجوز بہ الصلوۃ کی مقدار قرأت ادا ہوجانے کے بعد اور امام کے دوسری آیت کی طرف منتقل ہوجانے کے بعد لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد صلوۃ ہے۔

لہٰذا امام اور مقتدی کے لئے مناسب اور دور از کراہت بات یہ ہے کہ نہ مقتدی لقمہ دینے میں جلدی کرے اور نہ امام مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ امام کو چاہیے کہ دوسری آیت کی طرف منتقل ہو جائے، یا ما تجوز بہ الصلاۃ مقدار قرأۃ کر چکا ہو تو رکوع میں چلا جائے۔ ہدایہ میں ہے:

ولو كان الإمام انتقل إلى آية أخرى تفسد صلاة الفاتح وتفسد صلوة الامام لو أخذ بقوله لوجود التلقين والتلقن من غير ضرورة وينبغي للمقتدي أن لا يعجل بالفتح والإمام أن لا يلجئهم إليه بل يركع إذا جاء أوانه أو انتقل إلى آية أخرى.

ترجمہ: اور اگر امام ایک آیت سے دوسری آیت کی طرف منتقل ہو گیا ہو تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، اگر اس نے مقتدی کا قول لے لیا، تلقین وتلقن کے بغیر ضرورت پائے جانے کی وجہ سے۔ اور مقتدی کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ لقمہ دینے میں جلدی نہ کرے اور امام کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے؛ بلکہ رکوع کا وقت آچکا ہو تو رکوع کردے یا دوسری آیت کی طرف منتقل ہو جائے۔ (ہدایہ: ۱/۱۳۸)

ويكره للمقتدي أن يعجل بالفتح لأنّ الإمام ربّما يتذكر فيكون التلقين من غير حاجة ويكره للإمام أن يلجئهم إليه بأن يقف ساكتا بعد الحصر، أو يكرر الآية، بل ينتقل إلى آية أخرى، أو يركع إن قرأ القدر المستحب وقيل قدر الفرض۔

ترجمہ: اور مقتدی کے لئے لقمہ دینے میں جلدی کرنا مکروہ ہے، اس لئے کہ

امام کو بعض مرتبہ یاد آجاتا ہے، چنانچہ بغیر ضرورت تلقین ہو جائے گی اور امام کے لئے مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرنا مکروہ ہے، اس طور پر کہ حصر واقع ہونے کے بعد خاموش کھڑا رہے یا آیت کو بار بار پڑھتا رہے۔ بلکہ دوسری آیت کی طرف منتقل ہو جائے یا مستحب مقدار قرأءۃ کر لی ہو تو رکوع کر دے اور کہا گیا ہے کہ فرض مقدار۔

(طحطاوی علی مراقی الفلاح:۳۳۴)

فتاوی محمودیہ میں ہے:

سوال: امام نماز پڑھاتے ہوئے کسی آیت پر اٹک گیا اب مقتدی اس کو لقمہ دے تو نماز صحیح ہوگی یا فاسد ہو جائے گی یا قرأءۃ تین آیت کی مقدار ہو چکنے کے بعد لقمہ نہ دیا جائے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً:

امام اگر اتنی مقدار پڑھنے کے بعد اٹکا ہے کہ جس کے بعد رکوع کر دینا مناسب تھا، تب تو امام کو رکوع کر دینا چاہئے۔اور اگر اتنی مقدار سے پہلے ہی اٹک گیا تو اس کو چاہئے کہ دوسری سورت جو یاد ہو پڑھ دے، وہیں اٹکا نہ رہے، امام کے لئے اسی اٹکی ہوئی جگہ کو بار بار پڑھنا مکروہ ہے اور مقتدی کو چاہیے کہ لقمہ دینے میں جلدی نہ کرے، بلکہ توقف کرے کہ شاید امام رکوع کر دے، یا دوسری سورت پڑھ دے، یا خود ہی اٹکی ہوئی جگہ کو نکال کر صحیح پڑھ لے، جلدی لقمہ دینا مقتدی کے حق میں مکروہ ہے، جب امام نہ رکوع کرے نہ دوسری سورت پڑھے نہ خود نکال پائے تو لقمہ دیدے، خواہ تین آیت پڑھ چکا ہو یا اس سے کم، نماز کسی کی بھی فاسد نہ ہوگی، نہ امام کی نہ مقتدی کی، طحطاوی:ص ۱۸۳۔فقط واللہ سبحانہ تعالی اعلم (فتاوی محمودیہ:۱۵۱/۷)

فتاوی رحیمیہ میں ہے:

سوال: بعض مرتبہ فرض نماز میں امام پر نسیان طاری ہوتا ہے، اس وقت مقتدی لقمہ دے سکتا ہے؟ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ فرض نماز میں امام کا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھ لینے کے بعد کسی کا لقمہ قبول کر لینا نماز کو فاسد کر دے گا، اس مسئلہ کے متعلق تفصیل درکار ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: امام سے فرض نماز میں قراءت میں بھولنے یا متشابہات وغیرہ کی وجہ سے غلطی ہوجاوے تو دیکھا جائے گا اگر یہ چوک سورۂ فاتحہ اور ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھ لینے کے بعد ہوئی تو رکوع کر لے، مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کیا جائے اور مقتدی کو بھی چاہئے کہ عجلت سے کام نہ لے، لیکن اس کے باوجود کسی مقتدی نے لقمہ دیدیا اور امام نے لقمہ قبول کر لیا تو صحیح قول کے بموجب نماز درست ہوجائے گی فاسد نہیں ہوگی، درمختار میں ہے:

بخلاف فتحه على إمامه فإنه لايفسد مطلقاً لفاتح وآخذ بكل حال(قوله بكل حال) أى سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة أم لا وانتقل إلى آية أخرى أم لا، تكرر الفتح أم لا، هو الأصح ، نهر. (در مختار مع الشامى : ۱ / ۵۸۲)

یعنی مقتدی اپنے امام کو لقمہ دے تو نہ امام کی نماز فاسد ہوگی اور نہ مقتدی کی، چاہے امام بقدر ضرورت (فرض وواجب) قراءت کر چکا ہو یا نہ کی ہو،

لیکن حضرات فقہاءؒ نے تصریح فرمائی ہے کہ مقتدی درباب لقمہ جلدی نہ کرے، کیونکہ لقمہ دینا تعلیم وتعلم کی ایک ظاہری صورت ہے، جو بلاضرورت مکروہ

ہے، امام کوخصوصی ہدایت دی گئی ہے کہ مقتدی کولقمہ دینے پر مجبور نہ کرے بایں طور کہ ایک آیت یا ایک کلمہ بار بار پڑھتا رہے یا خاموش کھڑا رہے، جس سے مقتدی لقمہ دینے پر مجبور ہو، اگر بقدر واجب (ایک روایت کے مطابق بقدر مستحب) قرأت کر چکا ہے تو رکوع کرلے یا اگلی آیت یا سورت پڑھنا شروع کردے۔

ینبغی للمقتدی أن لایعجل بالفتح والإمام أن لایلجئهم إلیه بل یرکع إذا جاء أوانه أو ینتقل إلی آیة أخری (هدایه: ۱ / ۱۱٦) وکذا فی فتاوی هندیة (٦٣/١) فقط والله اعلم بالصواب. (فتاوی رحیمیہ: ۳/۴۹)

قراءۃ میں غلطی کی وجہ سے سجدۂ سہو یا کراہت کا حکم

مصلی سے دوران نماز قراءۃ میں جو غلطیاں واقع ہوتی ہیں، بعض ان میں سے ایسی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے نماز فاسد ہوکر واجب الاعادہ ہوتی ہے، اور سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو پاتی، جیسے نماز میں سورۂ انفطار کی تلاوت کرتے ہوئے آیت کریمہ: إِنَّ الأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ کے بجائے إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی اور اعادہ کرنا واجب ہوگا۔

وإن تغير المعنى نحو أن يقرأ: إن الأبرار لفي جحيم وإن الفجار لفي نعيم، أكثر المشائخ على أنها تفسد وهو الصحيح. (عالمگیری: ۱/۱۰۳)

اور بعض مرتبہ قراءۃ میں ایسی غلطی کا وقوع ہوتا ہے، جس کی بنا پر نماز فاسد تو نہیں ہوتی؛ البتہ اس میں کچھ نقص پیدا ہوجاتا ہے اور سجدۂ سہو سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے، چنانچہ اگر سجدۂ سہو کرلیا تو نماز درست ہوگی اور اعادہ کی ضرورت بھی باقی نہیں رہے گی۔

مثلاً سہواً سورۂ فاتحہ کو مکرر پڑھا یا اس کے ساتھ ایک آیت قصیرہ یعنی ایک چھوٹی سی آیت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا یا مقدار واجب سے قراءۃ کم کی، تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

ولـو كرّرها فی الأوليين يجب عليه سجود السهو، ولوقرأ الفاتحة وحـدهـا وتـرك السـورـة يـجـب عـلـيـه سجود السهو، وكذا لوقرأ مع الفاتحة آية قصيرة. (عالمگیری:۱/۱۵۸)

فما كان من واجبات القراء ة يجب سجود السهو بتركه، إذا قرأ فـاتحة الكتاب مرّتين ساهيا فعليه السهو، ولو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة وركع ساهيا فعليه السهو . (فتاوی تاتارخانیہ:۱/۳۹۱-۳۹۳)

ترجمہ: قراءۃ کے جو واجبات ہیں، ان کو سہواً ترک کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا،

اگرسورۂ فاتحہ کوسہواً مکرر پڑھا، یا سورۂ فاتحہ کے بعدسورت ترک کردی، یا اس کے ساتھ ایک ہی آیت قصیرہ پڑھی تو اس پرسجدۂ سہوواجب ہوگا۔

فتاوی رحیمیہ میں حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم لاجپوریؒ فرماتے ہیں:

سوال: نماز میں سورۂ فاتحہ بھول سے مکرر پڑھ لے تو سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں؟

الجواب: سورۂ فاتحہ بھول کر دوبارہ مسلسل پڑھ لینے سے سجدۂ سہوواجب ہوتا ہے، اس لئے کہ سورت ملانے میں تاخیر ہوئی، اگر سورت پڑھ لینے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی تو سجدۂ سہو لازم نہیں ہے، زادالفقیر میں ہے:

فلو قرأ الفاتحة ثم السورة ثم الفاتحة فلا سجودعليه(ص : ٦٣)

یعنی اگرسورۂ فاتحہ پڑھی اس کے بعدسورت پڑھی پھرسورۂ فاتحہ پڑھی تو سجدۂ سہونہیں ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ۱۴۲/۳)

سورہ فاتحہ عمداً مکرّر پڑھنا:

سورۂ فاتحہ عمداً مکرر پڑھنا مکروہ ہے، پھر تکرار فاتحہ پہلی دو رکعتوں میں سے کسی بھی رکعت میں ہو اور ولاءً (مسلسل) ہو یعنی تکرارِ فاتحہ کے درمیان قرأت سورت کے ذریعہ فصل نہیں ہوا تو ایسی صورت میں سجدۂ سہو لازم ہوگا۔

اور اگر تکرار فاتحہ پہلی دو رکعتوں میں نہیں ہے، بلکہ تیسری یا چوتھی رکعت میں ہو یا پہلی دو میں سے کسی ایک رکعت میں ہو لیکن مسلسل نہیں، بلکہ درمیان میں قرأت سورت کا فصل ہے یعنی پہلے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی، پھر کوئی اور سورت تلاوت کی پھر دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھی تو سجدۂ سہو نہ ہوگا۔

حلبی کبیری میں ہے:

من الواجبات جملة أشياء: منها تعيين قراءة الفاتحة فإنّ قراء تها واجبة عندنا..... ومنها الاقتصارفيهما أى فى الركعتين الأوليين على مرّة واحدة فى كل وحدة فانّه واجب حتّى لو كررها فى ركعة كره إن كان عمدا ووجب سجودالسهولو سهوا لأنه مخالف للمتوارث.... وقيد بالأوليين لأن الاقتصار على مرة واحدة فى كل ركعة مما بعدهما ليس بواجب حتى لو كررها سهوا لا يجب سجود السهو .

ترجمہ: واجبات چند امور ہیں: ان میں سے ایک سورہ فاتحہ کی تعیین ہے، بلاشبہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہمارے نزدیک واجب ہے، اور پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے پر اقتصار کرنا واجب ہے، یہاں تک کہ اگر عمداً سورۂ فاتحہ ایک رکعت میں مکرر پڑھی تو مکروہ ہوگا اور اگر سہوا مکرر پڑھی تو سجدۂ

سہو واجب ہوگا، اس لئے کہ یہ عمل متوارث کے خلاف ہے۔

اور (تعیین فاتحہ مرۃ واحدۃ) اولیین کے ساتھ مقید ہے، اس لئے کہ پہلی دو رکعت کے بعد والی کسی بھی رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے پر اقتصار واجب نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر سہواً مکرر پڑھ لیا (تیسری یا چوتھی رکعت میں) تو سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔ (کبیری:۲۵۸)(عالمگیری:۹۲/۱)

ولو كرر الفاتحة في ركعة من الأوليين متواليا.... يجب عليه سجود السهو ولوقرأ الفاتحة ثم السورة ثم الفاتحة لايلزمه السهو .

ترجمہ: اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں مسلسل سورۂ فاتحہ مکرر پڑھی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور اگر سورۂ فاتحہ پڑھی پھر سورت پڑھی پھر سورۂ فاتحہ پڑھی تو اس پر سجدہ لازم نہ ہوگا۔ (کبیری:۳۷۹)

فتاوی محمودیہ میں ہے:

سوال: اگر نماز میں کسی رکعت میں بھول کر یا قصدا سورۂ فاتحہ ایک سے زائد دفعہ پڑھی جاوے تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

الجواب: حامداومصلیا

اگر پہلی رکعت میں سہوا مسلسل مکرر پڑھا ہے تو سجدۂ سہو لازم ہے، اگر اخیر کی دو رکعت میں مکرر پڑھا ہے یا پہلی ہی دو رکعت میں مکرر پڑھا ہے مگر مسلسل نہیں؛ بلکہ ایک دفعہ سورت سے پہلے فاتحہ کو پڑھا ہے دوبارہ پھر سورت کے بعد پڑھا ہے، تو سجدۂ سہو لازم نہیں، عمداً پڑھنے سے بھی سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا، البتہ ایسی صورت میں نماز مکروہ ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ: ۷/ ۴۰۸، ۴۰۹)

سورۃ ملانے کی نیت سے تکرار فاتحہ :

اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ کی قراءت کے بعد بجائے کسی اور سورت کے ضم کرنے کے خود سورۂ فاتحہ ہی کو بہ نیتِ ضم مکرر پڑھے یہ بھی مکروہ ہے، اس سے ضم صورت کا واجب ادا نہ ہوگا اور سجدہ سہو واجب ہوگا۔ الا یہ کہ اس کو اور کوئی سورت یاد نہ ہو۔ امداد الاحکام میں ہے:

جس شخص کو فاتحہ کے علاوہ سورت یا آیات یاد نہ ہو اس کو فاتحہ کا بہ نیت ضم پڑھنا مکروہ ہے، اس سے واجب ادا نہ ہوگا، کیوں کہ ضم سورۃ علاوہ فاتحہ کے واجب ہے، اور جس کو یاد نہ ہو وہ بعد فاتحہ کے تسبیح پڑھے، تکرار فاتحہ سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ واللہ اعلم (امداد الاحکام: ۱/۵۷۹۔۵۸۰)

سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ مکرر پڑھنا

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ مکرر پڑھنے کی صورت میں حکم وہی ہوگا جو پوری سورۂ فاتحہ مکرر پڑھنے کی صورت میں ہوتا ہے، یعنی اگر سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ ولاء (مسلسل) پہلی دو میں سے کسی بھی رکعت میں مکرر پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور اخیری دو رکعتوں میں مکرر پڑھا یا سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پہلی دو رکعتوں مکرر پڑھا؛ لیکن ولاء نہیں بلکہ درمیان میں قرأت سورت کا فصل ہے تو سجدۂ سہو لازم نہ ہوگا۔

ولو قرأ الفاتحة إلا حرفا أو قرأ أكثرها ثم أعادها ساهيا فهو بمنزلة مالو قرأها مرتين .

ترجمہ: اگر سورہ فاتحہ پڑھی مگر ایک حرف (کچھ) نہیں پڑھا، یا اکثر سورہ فاتحہ

پڑھی، پھر بھول سے دوبارہ اس کا اعادہ کیا تو وہ پوری سورہ فاتحہ کے دومرتبہ پڑھنے کے درجہ میں ہے۔ (عالمگیری:۱/ ۱۵۸-درمع الشامی:۲/۱۵۲)

فتاوی رحیمیہ میں ہے:

صحیح یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کی ایک آیت بھی سہواً چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے، اورسورۂ فاتحہ کی تکرار سے یا آدھی سے زیادہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اعادہ کرنے سے سجدۂ سہوواجب ہے،امام نےمَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن تک پڑھ کرسہواًدوبارہ اعادہ کرنے سے سجدۂ سہوواجب نہیں۔

یہ حکم ان رکعتوں کا ہے جس میں سورۂ فاتحہ واجب ہے، ہاں جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ واجب نہیں ہے ان کا یہ حکم نہیں ہے۔ (فتاوی رحیمیہ:۳۰ر۱۴۷)

دوسری کسی سورة کو مکرر پڑھنا

فرائض میں ایک ہی رکعت میں ایک سورت مکرر پڑھنا مکروہ ہے،اسی طرح اگراسے دوسری سورتیں یاد ہونے کے باوجود دو رکعت میں ایک ہی سورت پڑھتا ہے تو یہ بھی مکروہ ہے۔ہاں نوافل میں مکروہ نہیں۔

یکره للمصلی سبعة و سبعون شیئاً... وتکرار السورة فی رکعة واحدة من الفرض .

ترجمہ: نمازی کے لئے ستتر (۷۷) چیزیں مکروہ ہے....اورفرض کی ایک رکعت میں سورت مکرر پڑھنا(مکروہ ہے)۔ (نورالایضاح:۸۹-۸۸)

ویکره تکرار السورةفی رکعة واحدة من الفرض و کذا تکرارها فی الرکعتین إن حفظ غیرها وقید بالفرض لأنه لایکره فی النفل.

ترجمہ: اور فرض کی ایک رکعت میں سورت کو مکرر پڑھنا مکروہ ہے، اور اسی طرح اگر دوسری سورت یاد ہو تو دو رکعتوں میں وہی سورت کو مکرر پڑھنا مکروہ ہے۔
(طحطاوی علی مراقی الفلاح:۳۵۲)

فتاوی محمودیہ کا ایک فتوی ملاحظہ فرمائے:

سوال: کیا نماز میں ایک رکعت میں ایک سورت یا ایک آیت مکرر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ یعنی اگر کوئی سورت یا آیت ایک ہی رکعت میں مکرر سہ کرر پڑھی جاوے تو کیا نماز میں حرج واقع ہوگا؟

الجواب: حامداو مصلیا: نماز ہو جاتی ہے لیکن فرض نماز میں قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے، نفل میں مکروہ نہیں۔

ویکره تکرارالسورة فی رکعة واحدة من الفرض، وقیدبالفرض، لأنـه لایکره فی النفل، لانّ شانه أوسع، لأنه ﷺ قام إلی الصباح بآیة واحدة یکررها فی تهجد. اه (مراقی الفلاح ص:۲۰۵) (فتاوی محمودیہ:۹۵/۷)

اور بعض مرتبہ مصلی سے دوران قراءۃ ایسی غلطیوں کا صدور ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے نماز میں نہ تو فساد پیدا ہوتا ہے نہ ہی سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، جیسے قراءۃ کرتے ہوئے ایک آیت سے دوسری آیت کی طرف منتقل ہو گیا یا درمیان میں کچھ آیات ترک کر دی، یا سورتوں میں ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا، یعنی پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی تھی دوسری رکعت میں اس سے اوپر والی سورت پڑھی۔ مذکورہ صورتوں میں اگرچہ کراہت پیدا ہو جاتی ہے؛ لیکن سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا اور نہ ہی نماز فاسد ہوتی ہے، لہذا ایسے مواقع میں سجدۂ سہو کرنے سے احتراز کرنا چاہیے۔

ایک آیت سے دوسری کی طرف منتقل ہونا :

لو انتقل فی الرکعة الواحدة من آیة الی آیة یکره (شامی۲/۲۶۹)

ترجمہ: اگر ایک ہی رکعت میں ایک آیت سے دوسری آیت کی طرف منتقل ہو گیا تو یہ مکروہ ہے۔

إذا أراد أن یقرأ فی صلاته سورة فأخطا فقرأ سورة أخری لا سهو علیه . (عالمگیری:۱،۱۵۸)

ترجمہ: نماز میں ایک سورت کی تلاوت کی، اس میں خطا کی تو پھر دوسری سورت پڑھی تو اس میں بھی سجدہ سہو نہیں آئے گا۔

دوسری رکعت میں ما قبل کی سورة پڑھنا

وإذا قرأ فی الرکعة الأولی سورة و قرأ فی الرکعة الثانیة سورة قبلها فلا سهو علیه (عالمگیری:۱/۱۵۸)

ترجمہ: اگر پہلی رکعت میں ایک سورت پڑھی اور دوسری رکعت میں اس سے پہلے والی سورت پڑھی تو اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

احسن الفتاوی میں ہے:

نماز میں خلاف ترتیب قراءۃ مکروہ ہے۔

سوال: نماز میں منکوسا قرآن کریم پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ومنہ الصدق والصواب

سجدۂ سہو نہیں؛ البتہ عمدا ایسا کرنا مکروہ ہے، سہوا مکروہ نہیں، ایک ہی رکعت

میں عمداً ایسا کیا تو فرض اور نفل دونوں میں مکروہ ہے اور دوسری رکعت میں اوپر سے پڑھا تو صرف فرض میں مکروہ ہے، نفل میں نہیں۔

قال فی الھندیة واذا قرأ فی رکعة سورة وفی الرکعة الأخری أو فی تلك الرکعة سورة فوق تلك السورة یکرہ وکذا إذا قرأ فی رکعة آیة ثم قرأ فی الرکعة الأخری أوفی تلك الرکعة آیة أخری فوق تلك آیة (إلی قوله) ھذا کله فی الفرائض،أمافی السنن فلایکرہ. (عالمگیری:ص ١/٧٠)

وفی الشامیة أن التنکیس أو الفصل بالقصیرة إنما یکرہ إذا کان عن قصد فلو سھوا فلا کما فی شرح المنیة.

وفیھا أیضاً تحت قوله 'ولا یکرہ فی النفل شیء من ذلك'

واعترض أیضاً: بأنھم نصوا بان القراءة علی الترتیب من واجبات القراءة فلو عکسه خارج الصلوة یکرہ، فکیف لایکرہ فی النفل تأمل.

وأجاب بأن النفل لاتساع بابه نزلت کل رکعة منه فعلا مستقلا فیکون کما لوقرأ انسان سورة ثم سکت ثم قرأ ما فوقھا فلا کراھة فیه. (رد المختار: ص ٥١١ / ج:١) فقط واللہ تعالی أعلم

(احسن الفتاوی:٣/٧٧)

درمیان میں چند آیات چھوڑ دینا

فتاوی رحیمیہ میں ہے:

قراءت میں چند آیات چھوٹ جائیں تو کیا حکم ہے؟

سوال: یہاں امام صاحب نے صبح کی نماز میں سورۂ منافقون شروع کی اور بیچ میں وَإِذَا رأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ، الآية. چھوڑ دی اوراس کے بعد لَنْ يَغْفِرَاللّٰهُ چھوڑ دی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: اس صورت میں نماز ہوگئی، سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا، فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاوی رحیمیہ: ۱۱۴/۳)

تدارک بعد زلة

غلط پڑھنے کے بعد صحیح پڑھنا

بعض مرتبہ امام سے نماز میں دورانِ قراءت ایسی غلطی ہو جاتی ہے جو مفسدِ صلوۃ ہوتی ہے، اور پھر خود بخود یا کسی کے لقمہ دینے سے اس کی اصلاح کر لیتا ہے، اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہوگا؟ نماز درست ہو جائے گی یا اعادہ واجب ہوگا؟

اس بارے میں فقہاء کرام کے دو قول ملتے ہیں:

(۱) بعض فقہاء نے صحت صلوۃ کے قول کو ترجیح دی ہے؛ کیوں کہ اس قسم کی غلطی سے احتراز ناممکن ہے، لہٰذا دفع حرج اور عمومِ بلوی کے پیش نظر صحتِ صلوۃ کا حکم دیا جائے گا۔

ذکر فی الفوائد لو قرأ فی الصلوة بخطأ فاحش ثم رجع و قرأ صحیحا قال عندی صلاته جائزة (عالمگیری:۱/۸۲)

إن الصلوة إذا جازت من وجه وفسدت من وجه یحکم بالفساد احتیاطا إلا فی باب القراءة لأن للناس فیها عموم البلوی. (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر:۱/۲۶۷)

ترجمہ: نماز جب ایک اعتبار سے درست اور ایک اعتبار سے فاسد ہو تو احتیاطاً فساد کا حکم ہوگا، مگر باب قراءت میں، اس لیے کہ اس میں عموم بلوی ہے۔

حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوری تحریر فرماتے ہیں:

''اس قسم کی غلطی اور لغزشوں سے احتراز ناممکن ہے، خصوصاً تراویح میں، اگر اصلاح کے بعد بھی فساد کا حکم قائم رکھا گیا تو ناقابل برداشت تنگی لازم آئے گی۔ لہٰذا دفعاً للحرج اور عمومِ بلوی کے پیش نظر مفتی کو صحت صلوۃ کا قول اختیار کرنا چاہیے۔

ذکر فی الفوائد لوقرأ فی الصلوة بخطأ فاحش ثم رجع و قرأ صحیحا قال عندی صلاته جائزة (عالمگیری:۱/۵۱)

مسئلة : إن الصلوة إذا جازت من وجه و فسدت من وجه يحكم بالفساد احتياطاً إلا فی باب القراءة ، لأن للناس عموم البلوی ، كذا فی الظهيرية، ذكر فی الفوائد لو قرأ فی الصلوة ...الخ .

(الفتح الرحمانی فی فتاوی السيد ثابت أبی المعانی، جمعه مولانا الشيخ حامد مرزا الفرغانی النمنكانی ، نزيل المدينة المنورة ص: ١٦٣)

اور مجموعہ فتاوی سعدیہ میں ہے:

سوال: شخصے در نماز تصلی ناراً حامیۃ تسقی من عین آنیۃ خوانده، نماز صحیح شد یا نہ؟

الجواب: نماز صحیح شد، فی المضمرات:ذکر فی الفوائد لوقرأ فی الصلوة بخطأ فاحش ثم رجع و قرأ صحيحا قال عندی صلاته جائزة انتهى.

سوال: قراءۃ میں امام نے غلطی کی جس سے معنی بدل گئے، لیکن مقتدی کے بتلانے سے غلطی درست ہوگئی تو نماز ہوگئی یا نہیں؟

جواب: جب مقتدی کے بتلانے سے صحیح پڑھ لیا تو نماز ہوگئی۔(کتاب عماد الدین مرتب مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری ۱۶۳ پاکستان)

اگر کسی نے قراءۃ میں کھلی ہوئی غلطی کی، پھر لوٹا کر صحیح پڑھا تو اس کی نماز جائز

اور درست ہے۔(عمدة الفقہ مؤلفہ: حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب مدظلہ:۲/۱۳۰ پاکستان) فقط واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب (فتاوی رحیمیہ:۳/۱۲۳)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے بھی امداد الفتاوی میں صحتِ صلوۃ کے قول کو ترجیح دی ہے۔ (امداد الفتاوی:۱/۲۵۱ تا ۲۵۷)

(۲) جب کہ دیگر فقہاء نے فسادِ صلوۃ کا قول اختیار کیا ہے،، علامہ ہمام ابن وہبان دمشقی اپنے رسالہ منظومہ میں نقل کرتے ہیں:

إن لحن القاری و أصلح بعده : إذا غيّر المعنی ،الفساد مقرر .

(نور الایضاح:۱۳)

ترجمہ: قاری نے غلط پڑھنے کے بعد اصلاح کرلی، اگر معنی متغیر ہو چکا ہے، تو فساد باقی رہے گا۔

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ کا فتوی:

قراءۃ میں غلطی کے بعد اس کے صحیح پڑھنے سے نماز کا حکم :

سوال: نماز میں کس طرح کی غلطی سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ اگر معنی بدل گئے ، پھر صحیح کر کے اعادہ کرلیا تو اس طرح سے نماز صحیح ہو گئی ؟ کبھی وسط جملہ میں سانس ٹوٹ جاتا ہے اس سے کچھ حرج ہے یا نہیں؟ اور تشہد وغیرہ اور قراءۃ میں کچھ فرق ہے یا ایک حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً

جو غلطی منافی الصلوۃ ہے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اگر معنی بگڑنے سے نماز فاسد ہو گئی تھی تو اس لفظ کا صحیح طور پر اعادہ کرنے سے نماز صحیح نہیں ہوئی؛ بلکہ

نماز کا اعادہ ضروری ہوگا، البتہ عالمگیری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز صحیح ہو جائے گی ، ہمارے اکابر اس کو نفل وتر اویح پر محمول کرتے ہیں اور کلمہ پر سانس توڑنے سے خواہ تشہد وغیرہ میں معنی صحیح رہیں یا بگڑیں، سب کا ایک حکم ہے۔

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (فتاوی محمودیہ: ۱۲۰/۷)

نوٹ: اوپر کی تفصیلات سے معلوم ہوا کہ ہمارے اکابرین میں حضرت اقدس تھانویؒ ، حضرت لاجپوریؒ وغیرہم غلطی کی اصلاح کے بعد رفع فساد کے قائل ہیں، جب کہ حضرت فقیہ الامتؒ تقرر فساد کے قائل ہیں۔

البتہ احناف کے نزدیک باب عبادت میں احتیاط پر عمل ہوتا ہے، لہٰذا اعادۂ صلوۃ والے قول پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔

مفتی گجرات حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم (صدر مفتی و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل) نے بھی اپنے فتاوی میں اعادۃ الصلوۃ ہی کو اولی قرار دیا ہے۔ (محمود الفتاوی: ۱/ ۴۶۵) جامعہ جمبوسر کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب بھڑکودروی (سابق مفتی دار العلوم کنتھاریہ) نے اپنے فتاوی کے مجموعہ'' زبدۃ الفتاوی (گجراتی)'' میں اسی رائے کو اختیار کیا ہے۔ اور دار الافتاء جامعہ جمبوسر کے مفتی حضرت الاستاذ مفتی اسجد صاحب دیولوی دامت برکاتہم ، بھی اسی کے مطابق فتوی تحریر فرماتے ہیں۔

معنی میں تغیرفاحش سے مراد :

قرأت میں غلطی کی وجہ سے معنی میں جوتغیر پیدا ہوتا ہے، وہ تغیر کبھی تو تغیر فاحش ہوتا ہے اور کبھی تغیر فاحش نہیں ہوتا، اگر معنی میں پیدا ہونے والا تغیر فاحش نہیں ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر معنی میں پیدا ہونے والا تغیر فاحش ہے تو اس صورت میں نماز فاسد ہوکر واجب الاعادہ ہوجاتی ہے۔

معنی میں کونسا تغیر فاحش ہے اور تغیرِ فاحش سے کیا مراد ہے؟ یہ امر قابل توجہ ہے؛ کیوں کہ بہت سی مرتبہ دورانِ نماز قرأت میں غلطی کی وجہ سے معنی میں تغیر تو پیدا ہوجاتا ہے، مگر وہ تغیر ایسا فاحش نہیں ہوتا، جس سے نماز فاسد ہوجائے۔

مثلاً ایک شخص نے نماز میں سورۂ بروج کی تلاوت کرتے ہوئے ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْر کے بجائے ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ پڑھا تو معنی میں تغیر تو ہوا؛ لیکن یہ تغیر فاحش نہیں لہٰذا اس صورت میں نماز واجب الاعادہ نہیں۔

ذکر کلمة مکان کلمة علی وجه البدل إن کانت الکلمة التی قرأها مکان کلمة یقرب معناها وهی فی القرآن لاتفسد صلاته نحو : إن قرأ مکان العلیم، الحکیم .

ترجمہ: بدل کے طور پر ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کی جگہ پڑھ دینا، اگر وہ کلمہ جسے اس دوسرے کلمہ کی جگہ پر پڑھا ہے، وہ قریب المعنی ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن

کریم میں بھی موجود ہے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، جیسے: اُلعَلِیمُ کی جگہ اُلحَکِیمُ پڑھا۔ (عالمگیری:۱/۱۰۲)

تغیر فاحش سے مراد معنی میں پیدا ہونے والا ایسا تغیر ہے، جس سے معنی بہت زیادہ متبدل ہو جائے۔ معنی مقصودِ قرآن کے خلاف ہو جائے، قاری کا اخبار قرآن کے خلاف خبر دینا لازم آئے، کفر وشرک کے بجائے ایمان واسلام یا ایمان واسلام کی بجائے کفر وشرک کا معنی پیدا ہو، جنت وجہنم کا فرق ہو جائے۔ اللہ تعالی اور شیطان مردود کا ذکر بجائے یک دیگر واقع ہو جائے، معنی میں عذاب ورحمت کا فرق ہو جائے، وغیرہ وغیرہ؛

تغیرِ معنی کی ان جیسی صورتوں میں نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہو جاتی ہے،

(۱) مثلاً ایک شخص نے سورۂ بیّنہ کی تلاوت کرتے ہوئے: إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے بعد أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّة کے بجائے درمیان میں وقف کئے بغیر إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولَئِكَ هُمْ شَرُّالْبَرِيَّة پڑھ دیا۔

(۲) یا کسی شخص نے سورۂ زمر کی تلاوت کرتے ہوئے بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ کے بجائے بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ پڑھ دیا تو یہ معنی میں تغیر فاحش کہا جائے گا، اور اس سے نماز فاسد ہو کر واجب الاعادہ ہوگی۔

أما إذا غير المعنى بأن قرأ: 'إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّة' تفسد عند عامة علمائنا و هو الصحيح. (عالمگیری ۱/۱۰۳)

ترجمہ: بہر حال جب معنی میں تغیر پیدا ہو جائے، اس طور پر کہ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّة پڑھا تو ہمارے اکثر علماء کے

نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور یہ ہی صحیح قول ہے۔

حلبی کبیری میں ہے:

وإذا تأملت فيما ذكرنا من أول الفصل إلى آخره علمت أنه إن أخطا بما يتغير تغيراً يلزم من اعتقاده الكفر تفسد صلوته مطلقاً، وإن لم يكن التغيير كذلك فإن كان فى هيئات الحروف من الإعراب و التشديد والتخفيف والمد و القصرلاتفسدإلا أن يكون التغيير فاحشا.

(حلبی کبیری:۴۲۵)

ترجمہ: فصل اول سے اخیر تک ہمارے ذکر کردہ مسائل میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر قاری نے قراءۃ میں تغیر اس طرح کیا کہ اس کا اعتقاد کفر تک مفضی ہے تو ہر حال میں اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر تغیر اس طرح کا نہیں ہے، تو پھر وہ اگر ہیئات حروف میں ہے، یعنی اعراب، تشدید و تخفیف، مدوقصر وغیرہ میں تو نماز میں فساد نہ آئے گا الآ یہ کہ وہاں بھی تغیر فاحش ہو جائے۔

زلات القاری

دوران صلوۃ قرأت میں مختلف قسم کی غلطیاں واقع ہوتی ہیں، کبھی آیت میں، کبھی کلمہ میں تو کبھی اعراب وغیرہ میں؛ پھران غلطیوں کی بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ کتب فقہ میں ان کے مسائل وجزئیات کو ''زلۃ القاری'' کے عنوان سے ذکر کیا جاتا ہے۔

مصلی سے دوران قرأت ہونے والی مختلف غلطیوں اوران کی صورتوں کو ذیل میں قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

قرأت میں ہونے والی غلطیاں چھ(۶)قسم کی ہیں:

(۱) آیت میں غلطی۔

(۲) کلمہ میں غلطی۔

(۳) حروف میں غلطی۔

(۴) اعراب میں غلطی۔

(۵) کلمہ کو قطع کرنے میں غلطی۔

(۶) وقف وابتداء میں غلطی۔

آیت میں غلطی

نمازی سے آیت میں چھ(٦) طریقے سے غلطی واقع ہوتی ہے:

(۱)زیادتی:

یعنی نمازی قرأت میں جس سورت کی تلاوت کر رہا تھا اس سورت کی دو آیتوں کے درمیان کسی دوسری سورت کی آیت کو زیادہ کر دے، مثلا سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ . إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے درمیان میں إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوْ الْقُوَّةِ الْمَتِيْن کوزیادہ کرکے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ . إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوْ الْقُوَّةِ الْمَتِيْن . إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھا۔

یا صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے بعد مِنَ النَّبِيّٖنَ والصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدآءِ و الصّٰلِحِيْنَ زیادہ کردیا۔

(۲) نقصان (کم کرنا)

یعنی نمازی دورانِ قرأت کسی آیت کو چھوڑ دے۔ مثلا سورۂ فجر کی تلاوت کرتے ہوئے: وَالْفَجْرِ کے بعد وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ پڑھا اور درمیان میں ایک آیت ولَيَالٍ عَشْرٍ کو چھوڑ دیا۔

(۳) تقدیم:

(۴) تأخیر:

نمازی نے کسی آیت کو ماقبل کی آیت سے مقدم کر دیا اور ماقبل کی آیت کو مؤخر کر دیا۔ مثلا سورۂ شمس کی تلاوت کرتے ہوئے وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا کے بجائے وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا، وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا پڑھا۔

(۵) ابدال (بدل دینا)

نمازی جس سورت کی تلاوت کر رہا تھا، اس سورت کی آیت کی جگہ کسی دوسری سورت کی آیت کو پڑھ دیا، مثلا سورۂ لیل کی تلاوت کرتے ہوئے: وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى کے بجائے: وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا جَلّٰها، وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى پڑھا۔

(٦) تکرار (دومرتبہ پڑھنا):

نمازی قرأت میں کسی سورت کی ایک آیت کو دومرتبہ پڑھ لے، مثلا سورۂ التین کی تلاوت کرتے ہوئے: وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ، وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ کے بعد وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ، وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ دومرتبہ پڑھا۔

آیت میں ہونے والی ان چھ (٦) طریقوں کی غلطیوں کا حکم یہ ہے کہ اگر مصلی نے ہر آیت پر وقف تام کرنے کے بعد دوسری آیت شروع کی ہے، تو نماز میں فساد پیدا نہ ہوگا۔ اور اگر مصلی نے آیت پر وقف نہیں کیا؛ بلکہ وصل کیا ہے تو اس

صورت میں دیکھا جائے گا کہ معنی میں تغیر وتبدل پیدا ہوا یا نہیں اگر معنی میں تغیر فاحش پیدا نہیں ہوا تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی، اور اگر بر بناء وصل معنی میں تغیر فاحش ہو گیا ہے تو نماز میں فساد پیدا ہو کر نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

زلۃ القاری للإمام النسفی میں ہے:

الخطأ فی الأية فعلی ستة أوجه : فهی الزيادة والنقصان والتقديم والتأخير، والإبدال والتكرار . . الجواب : فی كلها : لو وقف علی كل آية لم تفسد بالإتفاق، وإن وصل ولا مخالفة بين المعنيين لم تفسد أيضاً ، وإن اختلفا فهو علی الاختلاف الذی يأتيك فی أقسام الوقف .

ترجمہ: آیت میں ہونے والی غلطی چھ قسم پر ہے، زیادتی، نقصان، تقدیم، تاخیر، ابدال اور تکرار۔ ان تمام صورتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر مصلی نے ہر آیت پر وقف کیا ہے تو بالاتفاق نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر وصل کیا اور معنی میں مخالفت نہیں تب بھی فساد صلوۃ کا حکم نہ ہوگا۔ لیکن اگر معنی میں مخالفت ہے تو اس کا حکم اختلاف کے مطابق ہوگا جس کی تفصیل وقف کی اقسام میں آئے گی۔

عالمگیری میں امثلہ کے ساتھ اس کی وضاحت یوں ہے:

لو ذكر آية مكان آية إن وقف وقفا تاما ثم ابتدأ بآية أخری أو ببعض آية لا تفسد، كما لو قرأ :

(١) وَالْعَصْرِ إِنَّ الإنسَانَ، ثم قال: إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِیْ نَعِيْمٍ .

(٢) أو قرأ: وَالتِّيْنِ ، إلی قوله : وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ ، و وقف ثم قرأ : لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ فِیْ كَبَد

(۳) أو قرأ : إنّ الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت“ ووقف ثم قال: أولئك هم شر البرية ، لا تفسد .

أما إذا لم يقف و وصل إن لم يغير المعنى نحو: أن يقرأ : إنّ الَّذِيْنَ اٰمَـنُـوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت فَلَهُمْ جَزاء الحسنى، مكان قوله : كانت لهم جنّٰت الفردوس نزلا ، لا تفسد.

أما إذا غير المعنى بأن قرأ : ’إِنَّ الَّـذِيْـنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُوْلَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ،إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَاب الى قوله”خَالِدِيْنَ فِيْهَا أُوْلَئِكَ هُمْ خيرُ الْبَرِيَّةِ‘ تفسد عند عامة علمائنا و هو الصحيح .

ترجمہ: اگر ایک آیت کو دوسری آیت کی جگہ پڑھ دیا، اگر وقف تام کیا ہے پھر دوسری آیت یا آیت کے بعض حصہ سے شروع کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی جیسا کہ

(۱) وَالْعَصْرِ إِنَّ الإِنسَانَ پڑھا پھر إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْم پڑھا،

(۲) یا وَالتِّيْنِ سے باری تعالی کے قول وَهٰـذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْن تک پڑھا اور وقف کر دیا پھر لقد خلقنا الانسان فی کبد پڑھا

(۳) یا إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت پڑھ کر وقف کر دیا پھر أُوْلٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

اور اگر وقف نہیں کیا بلکہ وصل کیا، مگر معنی میں تغیر فاحش پیدا نہیں ہوا جیسے إنّ الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت فَلَهُمْ جزاء الحسنى پڑھ دیا بجائے كانت لهم جنات الفردوس نزلا پڑھنے کے، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

اور اگر معنی میں تغیر واقع ہو جائے اس طور پر کہ إِنَّ الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ،إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَاب سے خَالِدِيْنَ فِيْهَا أُولٰٓئِكَ هُمْ خيرُ الْبَرِيَّة **تک پڑھا،توہمارے اکثر علماء کے نزدیک نماز فاسد ہوجائے گی اور یہ ہی صحیح ہے۔** (عالمگیری:۱/۱۰۳)

اکابر کے فتاوی اور دیگر تطبیقات

(۱) امام نے سورہ حجر کی آیت وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي الخ **میں** فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ **کے بعد** وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِيْنَ **کی جگہ** وَاسْتَغْفِرْهُ **تین بار پڑھا۔تو اس صورت میں بلا کراہت نماز ہوگئی۔** (کفایت المفتی:۳/۴۶۵-۴۶۶)

(۲) نماز عشاء میں وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى **کی جگہ** لِلْيُسْرٰى **پڑھ دیا،اگر وصل کر کے ایک ہی سانس میں پڑھا ہوتو نماز فاسد ہے اور اعادہ ضروری ہے۔اور اگر** وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى **پر وقف کر کے یعنی آیت کر کے سانس توڑ کر دوسرے سانس میں** فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى **سے ابتداء کی تو نماز فاسد نہیں۔** (فتاوی رحیمیہ:۳،۱۱۹)

(۳) فجر کی نماز میں امام نے سورہ نبأ میں إِلَّا حَمِيْمًا وَ غَسَّاقًا **کے بعد بجائے** جَزَاءً وِفَاقًا **کے** جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا **پڑھا۔اس صورت میں اگر** وَغَسَّاقًا **پر آیت کر دی تھی تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔** (فتاوی محمودیہ۷/ ۱۳۸)

(۴) نماز میں سورہ عم یتساءلون میں إِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا جَزَاءً وِّفَاقًا إِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَاباً **کے بعد کی آیتوں کو چھوڑ کر** فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَزِيْدَكُمْ إِلَّا عَذَاباً **پڑھ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔** (فتاوی محمودیہ:۷/ ۱۲۵-۱۲۶)

(۵) سورۂ عصر میں ''اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ '' کی جگہ ''اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡن '' پڑھا تو چونکہ آیت کریمہ کا معنی درست ہے لہذا نماز صحیح ہوگئی۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا:۲/۲۲۱)

(۶) سورۂ بلد میں ''وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَة '' کے بعد وقف کیا پھر ''اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَة '' پڑھا تو درمیان میں چونکہ وقف تام کردیا یعنی سانس توڑ کر ٹھہر گیا پھر دوسری آیت پڑھی لہذا نماز فاسد نہیں ہوئی۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا:۲/۲۳۲)

(۷) سورۂ جمعہ میں آیت ''بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰه '' چھوٹ گئی تو نماز میں کوئی نقص نہیں آیا۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۷)

(۸) سورہ قیامۃ میں ''بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَه '' کے بجائے ''بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَه '' پڑھا تو نماز ہوجائے گی۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۴)

(۹) امام نے قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھی اور اس میں ''اَللّٰهُ الصَّمَد '' چھوڑ دیا تو نماز ہوگئی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۵)

(۱۰) سورۂ زلزال میں ''وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ' چھوڑ دی تو معنی میں تغیر نہ ہونے کی وجہ سے صحتِ نماز میں کچھ شبہ نہیں۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۸)

(۱۱) ''بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰٓی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَه '' آیت کریمہ پڑھنا بھول گیا اور اوّل سے اخیر تک پوری سورۂ قیامہ پڑھی تو نماز درست ہوگئی۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۹)

(۱۲)''وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا''اور''وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ''کے درمیان کی آیات چھوڑ دی تو نماز ہوگئی۔ (فتاوی درالعلوم دیوبند:۷۹/۴)

(۱۳)سورۂ مرسلٰت میں''فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ''کے بجائے''فَالْمُدَبِّرٰتِ امْرًا''پڑھا تو اس صورت میں نماز ہوگئی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۸۵/۴)

(۱۴)سورۂ رحمٰن میں''حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ''اور''مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ''کے درمیان کی آیات چھوڑ دی تو نماز ہوگئی نماز میں کوئی نقص نہیں رہا۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:۹۱/۲)

کلمہ میں غلطی :

دوران قرأت نمازی سے کلمہ میں واقع ہونے والی غلطیاں بھی حسب سابق (زیادتی، نقصان، تقدیم، تاخیر، ابدال، تکرار) چھ طریقے پر ہوتی ہیں:

(۱) زیادتی:

نمازی قرأت کرتے ہوئے کسی کلمہ کو زیادہ کردے، اس کی چار صورتیں ہیں:

(۱) وہ زیادہ کیا ہوا کلمہ قرآن میں ہوگا اور معنی میں تغیر واقع نہیں ہوا ہوگا، مثلاً سورۂ ناس کی تلاوت کرتے ہوئے مَلِكِ النَّاس کے بعد أَجْمَعِيْن زیادہ کرکے مَلِكِ النَّاسِ أَجْمَعِيْن پڑھا، یا سورۂ حشر کی تلاوت کرتے ہوئے، آخری آیت میں وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم کے بعد الرَّحِيْمُ بڑھا کر وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم الرَّحِيْمُ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

اسی طرح سورۂ ملک (تبارک الذی) کی تلاوت کرتے ہوئے پڑھا: الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم یعنی وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْر کے بعد الرَّحِيْم کا اضافہ کردیا، اسی طرح سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم الكَرِيْم پڑھا یعنی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کے بعد الكَرِيْم بڑھا دیا، تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۲) وہ زیادہ کیا ہوا کلمہ قرآن میں موجود ہو اور معنی میں تغیر فاحش واقع ہو

جائے، مثلاً سورۂ بروج کی تلاوت کرتے ہوئے: إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے بعد وَكَفَرُوْا کو زیادہ کرکے إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَفَرُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔

یا جیسے پارہ ۲۶ میں سورۂ فتح کی تلاوت کرتے ہوئے اس طرح پڑھا: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا یعنی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے بعد ثم كفروا کا اضافہ کردیا۔

اسی طرح سورۂ بینہ کی قرأت کرتے ہوئے یوں پڑھے: إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا فَكَفَرُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ، یعنی إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا کے بعد کلمہ فَكَفَرُوا بڑھادیا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۳) وہ زیادہ کیا ہوا کلمہ قرآن میں موجود نہ ہو اور معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو جائے، مثلاً سورۂ مرسلت کی تلاوت کرتے ہوئے قاری نے الْمُكَذِّبِيْنَ کے بعد الْمُوَحِّدِيْنَ کو زیادہ کرکے وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ الْمُوَحِّدِيْنَ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۴) وہ زیادہ کیا ہوا کلمہ قرآن میں موجود نہ ہو اور معنی میں بھی تغیر فاحش واقع نہ ہو؛ مثلاً سورۂ واقعہ کی قرأت کرتے ہوئے لَحْمِ طَيْرٍ کے بعد قاری نے دَجَاجَةٍ کو زیادہ کرکے وَلَحْمِ طَيْرٍ دَجَاجَةٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ پڑھا،

یا جیسے سورۂ نحل کی تلاوت کرتے ہوئے یوں پڑھے وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ والفَرَسَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً یعنی الفَرَس کا اضافہ کردیا تو اس صورت میں امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہوجائے گی اس لئے کہ یہ لفظ قرآن کریم میں

نہیں ہے، اور امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے یہاں نماز فاسد نہ ہوگی، کیوں کہ معنی میں زیادہ تغیر نہیں ہوا ہے، اور اکثر مشائخ نے یہ ہی عدم فساد والاقول اختیار کیا ہے۔

مسائل هذا الفصل على وجهين :أحدهما أن تكون الكلمة الزائدة موجودة فى القرآن، وإنه على قسمين ، إن كان لايغير المعنى لاتفسد صلاته بالاجماع ، نحو أن يقرأ: 'إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ' أو يقرأ : ' قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ '.فإن كان يغير المعنى تفسد صلاته بلا خلاف، نحو أن يقرأ: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ أولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ، أو يقرأ : فَأَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَطَغٰى واٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا .

الوجه الثانى : أن لا تكون الكلمة الزائدة موجودة فى القرآن، وأنه على قسمين أيضاً، إن كان لا يغير المعنى نحو أن يقرأ : فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ ونَخلٌ وَتُفَّاحٌ وَرُمَّان، أو يقرا: كُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖ إِذَا أَثْمَرَ وَاسْتحصد، عند عامة المشائخ لا تفسد صلاته، وزعموا أن هذا قول أبى حنيفةؒ ، وعندأبى يوسفؒ تفسد صلاته .

وإن كان يغير المعنى نحوأن يقرأ : إِنَّمَا نُمْلِى لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْماً وَجَمَالاً، تفسد بلاخلاف .

ترجمہ: اس فصل کے مسائل دو قسم پر ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ کلمۂ زائدہ قرآن میں موجود ہو اور اس کی دو صورتیں ہیں:

اگر معنی میں تغیر واقع نہیں ہوا تو بالاجماع نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے: إِنَّ اللّٰهَ

كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْراً بَصِيْراً پڑھا(سورہ فاطر)،

یا قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ پڑھ دے۔

اور اگر معنی میں تغیر پیدا ہو گیا تو بالا تفاق اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ پڑھے یا فَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَطَغٰى وآثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا . پڑھ دے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ کلمۂ زائدہ قرآن کریم میں موجود نہ ہو، اس کی بھی دوصورتیں ہیں:

اگر معنی میں تغیر نہیں ہوا، جیسے فيهما فاكهة ونخل وتفاح ورمان پڑھے تو اکثر مشائخ کے نزدیک اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور مشائخ کا خیال ہے کہ یہ قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اور اگر معنی میں تغیر پیدا ہو گیا، جیسے: إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْماً وَ جمَالاً تو بالا تفاق نماز فاسد ہو جائے گی۔

(تاتارخانیہ:۲،۱۰۳/محیط برھانی:۲،۳۷/عالمگیری:۱۰۲-۱۰۳،۱)

فالمعتبرفی عدم الفسادعند عدم تغیر المعنی کثیراً وجود المثل فی القرآن عنده والموافقة فی المعنی عندهما. (شامی:۲،۳۹۴)

ترجمہ: معنی میں عدم تغیر فاحش کے وقت عدم فساد صلوۃ کا حکم امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس کلمہ کے قرآن کریم میں موجود ہونے کے اعتبار سے ہوگا، اور طرفینؒ کے نزدیک معنی میں موافقت و مطابقت کے اعتبار سے۔

اعلم أن الكلمة الزائدة إما أن تكون فی القرآن أولا، وعلى كل،

إمـا أن تـغير أولا، فإن غيرت أفسدت مطلقا نحو: وعمل صالحا و كفر فلهم أجرهم، ونحو: وأما ثمود فهديناهم وعصينا هم.

وإن لم تغير فإن كان فی القرآن نحو: وبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِرّاً، لم تفسد فی قولهم و إلا نحو: فَاكِهَةٌ ونَخْلٌ وَتُفَّاحٌ وَرُمَّانٌ...لا تفسد، و عند أبی یوسف تفسد لأنها لیست فی القرآن. (شامی:۲،۳۹۵-۳۹۶)

ترجمہ: تو جان کہ کلمۂ زائدہ یا تو قرآن کریم میں موجود ہوگا یا نہیں ہوگا اور دونوں صورتوں میں معنی متغیر ہوا ہوگا یا نہیں ہوا ہوگا، اگر معنی متغیر ہو چکا ہے، تو مطلقاً نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے: وعَمِلَ صَالِحاً وَكَفَرَ فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ ، پڑھا، یا وَأَمَّاثَمُوْدُ فَهَدَيْنَاهُمْ وَعَصَيْنَا هُمْ پڑھا۔

اور اگر معنی متغیر نہیں ہوا تو اس صورت میں اگر وہ کلمہ قرآن کریم میں موجود ہے جیسے: وبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِرًّا تو اس صورت میں بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی، ورنہ (یعنی معنی میں تغیر فاحش نہیں ہوا ہے اور وہ کلمہ قرآن میں موجود نہیں ہے،) جیسے: فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَتُفَّاحٌ وَرُمَّانٌ پڑھا تو امام ابو یوسفؒ کے یہاں نماز فاسد ہو جائے گی۔

اکابر کے فتاوی اور مزید تطبیقات

(۱) اگر نماز میں ’’لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ‘‘ کے بجائے ’’لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ الّا خِطَابًا ‘‘ پڑھا تو معنی میں تغیر فاحش کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

(فتاوی محمودیہ: ۱۴۷/۷)

(۲) نقصان:

نمازی دورانِ صلوۃ قرأت میں کسی کلمہ کو چھوڑ دے (کم کردے)۔

اس کی دو صورتیں ہے:

(۱) کلمہ چھوڑ دینے کی وجہ سے معنی میں تغیر پیدا ہوجائے مثلاً سورۂ انشقاق کی تلاوت کرتے ہوئے فَمَالَهُمْ لَايُؤْمِنُوْنَ، میں کلمہ لا چھوڑ کر فَمَالَهُمْ يُؤْمِنُوْن پڑھ دیا تو اس صورت میں صحیح قول کے مطابق نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۲) کلمہ کو چھوڑنے کی وجہ سے معنی میں تغیر پیدا نہ ہو، مثلاً سورۂ قلم کی تلاوت کرتے ہوئے: هَمَّازٍ مَشَّآءٍ بِنَمِيْم میں مشّاء کو چھوڑ کر هَمَّازٍ بِنَمِيْم پڑھا،

یا سورۂ حشر کی تلاوت کرتے ہوئے اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِن کے بجائے القدوس کو چھوڑ کر اَلْمَلِكُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِن پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

وإن ترك كلمة من آية فان لم يتغير المعنى كما لو قرأ: وماتدرى نفس ماذا تكسب غدا، وترك 'ذا' أو قرأ: 'وَلِئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَ هُمْ مِنْ بَعْدِ مَاجَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ' وَتَرَكَ 'مِنْ' أَوْ قَرَأَ: وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا، بِتَرْكِ 'سَيِّئَة' الثانية؛ لا تفسد .

وإن تغير المعنى بأن قرأ: فما لهم لا يؤمنون، و ترك: 'لا' أوقرأ: 'وإذا قرئ عليهم القرآن لا يسجدون' وترك 'لا'، فإنّه تفسد صلوته عند العامة لأنه اخبر بخلاف ما أخبر الله تعالى واعتقاده كفر، وقيل: لا تفسد لأن فيه بلوى و ضرورة و الصحيح هوالأول .

ترجمہ: اور اگر آیت میں سے کسی کلمہ کو چھوڑ دیا اور معنی میں تغیر نہیں ہوا جیسا کہ وَمَاتَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا میں سے ذا کو چھوڑ دیا۔ یا وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَ هُمْ مِنْ بَعْدِمَا جَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ میں سے من کو چھوڑ دیا۔ یا وَجَزَاء سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا میں سے دوسرے سیئۃ کو چھوڑ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

اور اگر معنی میں تغیر پیدا ہو گیا اس طور پر کہ: فَمَالَهُمْ لَايُؤْمِنُوْن میں سے 'لا' کو چھوڑ دیا، یا وَإِذَاقُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَايَسْجُدُوْن میں سے 'لا' چھوڑ دیا تو بلاشبہ اکثر فقہاء کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اس لئے کہ اس نے اللہ تعالی کے خبر دینے کے برخلاف خبر دی، اور اس طرح کا اعتقاد کفر ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی؛ کیوں کہ اس میں عمومِ بلوی اور ضرورت ہے، مگر صحیح پہلا قول ہی ہے۔ (حلبی کبیری:۴۲۴)

وإن ترك كلمة من آية فإن لم تغير المعنى مثل: وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا، بترك 'سيئة' الثانية لا تفسد وإن غيرت مثل: فَمَالَهُمْ لَايُؤْمِنُوْن، بترك 'لا' فإنه يفسد عند العامة وقيل لا والصحيح الأول. (شامی:۲/۳۹۶)

فتاوی محمودیہ میں ہے:

سوال: جو امام نماز میں کوئی حرف (کلمہ) بھول کر چھوڑ دے، جیسا إِذَاجَاءَ أَجَلُهُمْ، میں جَاءَ أَجَلُهُمْ یا وَكَانَ سَعْيُكُمْ مشْكُوْرا میں وَكَان چھوڑ کر سَعْيُكُم پڑھ جائے تو نماز صحیح ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً

ان دونوں صورتوں میں نماز فاسد نہیں۔

اور ہر صورت کا حکم یکساں نہیں، جیسی سورت ہوگی ویسا حکم ہوگا۔

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۷/ ۱۳۷)

اکابر کے فتاویٰ اور مزید تطبیقات

(۱) سورۂ ماعون میں ''هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ '' کے بجائے ''هُمْ صَلَاتِهِمْ'' پڑھ دینے سے نماز ہوجائے گی۔ (محمود الفتاویٰ: ۴/ ۲۱۶)

(۲) نماز میں '' فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ '' کے بجائے ''فَادْخُلِیْ عِبٰدِیْ '' پڑھ دیا تو معنی میں کوئی فساد نہیں آیا لہذا نماز ہوگئی۔ (احسن الفتاویٰ: ۳/ ۷۸، ۷۹)

(۳) ''یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ '' میں ''اَنْتَ'' چھوٹ گیا تو نماز صحیح ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۷۲)

(۴) ''یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ '' میں ''لِلصَّلٰوةِ'' چھوڑ دیا تو معنی فاسد نہ ہونے کی وجہ سے نماز ہوگئی۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۷۵)

(۵) ''اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ '' میں ''وَلِقَآئِهٖ'' چھوڑ دیا تو نماز درست ہوگئی۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۷۷)

(۶) ''فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ '' میں ''كَانَ'' کو چھوڑ دیا تو نماز صحیح ہوگئی اعادہ ضروری نہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۸۵)

(۷) ''وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ '' میں ''اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ '' چھوڑ دیا تو نماز ہوگئی کوئی نقص نہیں رہا۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۹۱)

(۳) تقدیم:

کسی کلمہ کو اس سے اگلے والے کلمہ سے پہلے پڑھنا۔

(۴) تأخیر:

کسی کلمہ کو اس کے بعد والے کلمہ سے مؤخر کر دینا۔

اس تقدیم وتأخیر کلمہ کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) کلمہ میں تقدیم وتاخیر کی وجہ سے معنی میں تغیر پیدا نہ ہو، مثلاً سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتے ہوئے: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ میں وَرُسُلِهٖ وَمِيْكٰلَ وَجِبْرِيْلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ پڑھا،

یا سورۂ انعام کی تلاوت کرتے ہوئے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ کی جگہ وَيَحْيٰى وَزَكَرِيَّا وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

اسی طرح انتیسویں پارے میں سورۂ دہر کی تلاوت کرتے ہوئے آیت کریمہ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ، کے بجائے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ كَفُوْرًا اَوْ اٰثِمًا پڑھا یعنی کلمہ متقدم اٰثِمًا کو پیچھے اور کلمۂ متأخر كَفُوْرًا کو آگے کر دیا، تو اس صورت میں عدم تغیر معنی کی وجہ سے فسادِ صلوۃ کا حکم نہیں ہوگا۔

(۲) کلمہ میں تقدیم وتاخیر کی وجہ سے معنی میں تغیر پیدا ہو جائے مثلا سورۂ

انفطار کی تلاوت کرتے ہوئے : إِنَّ الْأَبْـرَارَ لَـفِـىْ نَـعِيْمٍ ، وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِىْ جَحِيْم **کی جگہ** إِنَّ الْأَبْـرَارَ لَـفِىْ جَحِيْم ،وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِى نَعِيْم ، **پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔**

إن قـدّم كـلـمة على كلمة أو أخّر إن لم يتغير المعنى لا تفسد نحو إن قـرأ: لَهُـمْ فِيْهَـا زَفِيْـرٌوَّ شَهِيْق، وقدَّم الشَّهِيْق و كذا فى الخلاصة و إن تغير الـمعنى نحو : أن يقرأ: إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِىْ جَحِيْم ،وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِى نَعِيْمُ ، فأكثر المشائخ على أنها تفسدو هو الصحيح .

ترجمہ: اگر ایک کلمہ کو دوسرے پر مقدم کر دیا یا مؤخر کر دیا اگر معنی میں تغیر پیدا نہیں ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے: لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌوَّ شَهِيْق **میں** شَهِيْق **کو مقدم کر دیا۔ اسی طرح خلاصہ میں ہے۔ اور اگر معنی میں تغیر پیدا ہو گیا جیسے:** إِنَّ الْأَبْـــرَارَ لَـفِــىْ جَـحِيْـم ،وَإِنَّ الْـفُـجَّــارَ لَفِى نَعِيْم **پڑھے تو اکثر مشائخ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور یہ ہی صحیح قول ہے۔** **(عالمگیری:۱/۱۰۳)**

أن يـقـدّم كـلـمة عـلـى كـلـمة و لايغير المعنى بأن يقرأ : لَهُمْ فِيْهَا شَهِيْقٌ وَزَفِيْر، أو يقرأ فَأَنْبَتْنا فِيْهَا عِنَباً و حَبّا، لاتفسد صلاته ، و لو قرأ: إِنَّ الْأَبْـرَارَ لَـفِـىْ جَـحِيْـم ،وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِى نَعِيْمُ، فأكثر المشائخ أنه تفسد و هو الصحيح. **(تاتارخانیہ:۲/۱۰۴)**

و فى المحيط البرهانى :

و كـذلك إن قـرأ: إِنَّـمَاذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَائَهٗ فَخَافُوْنِ وَلَا تَخَافُوْهُمْ،لا تفسد صلوته و إن تغيرالمعنى تفسد صلوته. (محیط برہانی:۲/۳۰)

ترجمہ:اسی طرح اگر إِنَّمَاذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَائَهُ فَخَافُوْنِیْ وَلَا تَخَافُوْهُمْ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر معنی بدل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ یعنی اگر فخافوھم و لاتخافونِ پڑھایا فلا تخافونِ و خافوھم پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

اکابر کے فتاوی اور دیگر تطبیقات

(۱) سورۂ العصر میں پہلے ''وَتَوَا صَوْا بِالصَّبْرِ'' پھر ''وَتَوَاصَوْا بِالْحَق'' پڑھا تو نماز درست ہوگئی۔ (محمود الفتاوی:۴/۲۱۷)

(۲) آیت کریمہ ''اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ'' میں ''مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ'' کی جگہ ''مِنَ النورالی الظلمٰت'' اور ''مِنَ النور الی الظلمٰت'' کی جگہ ''مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ'' پڑھا تو اس صورت میں نماز نہیں ہوئی کیوں کہ یہ غلطی مفسدِ معنی ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۱،۷۲)

(۳) سورۂ نمل میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم'' میں ''الرَّحِيْم الرحمن'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۴) سورۂ یوسف میں ''وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ'' میں ''اِلَّا بِاللّٰه'' پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

----

(۵)ابدال:

قاری فی الصلوۃ سے دوران قراءۃ واقع ہونے والی پانچویں قسم کی غلطی ابدال ہے یعنی ایک کلمہ کودوسرے کلمہ سے بدل دینا۔

اس صورت میں دیکھا جائے گا کہ وہ بدلا ہوا کلمہ قرآن کریم میں سے ہے یا نہیں اوراس کی وجہ سے معنی متغیر ہوا ہے یا نہیں ہوا۔

اس طرح یہ کل چار صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) اگر وہ بدلا ہوا کلمہ قرآن کریم میں ہے، اوراس کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش بھی نہیں ہوا ہے، تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، جیسے مصلی نے سورۂ ملک کی تلاوت کرتے ہوئے آیت کریمہ إِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ کے بجائے إِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيْم پڑھا تو اس صورت میں بالاتفاق اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

سورۂ بروج کی تلاوت کرتے ہوئے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ، ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ کی جگہ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ،ذُو الْعَرْشِ الْكَرِيْم پڑھا یا سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے ہوئے وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ کی جگہ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَة پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

ذكر كلمة مكان كلمة على وجه البدل، إن كانت الكلمة التى قرأها مكان كلمة يقرب معناها، وهى فى القرآن لا تفسد صلوته نحو إن قرأ : مكان 'العليم' 'الحكيم' .

ترجمہ: ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کی جگہ پر بطور بدل ذکر کرنا (پڑھنا) اگر وہ کلمہ جو اس نے دوسرے کلمہ کی جگہ پر پڑھا ہے وہ قریب المعنی ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن میں موجود بھی ہے، تو اس کی نماز میں فساد نہیں آئے گا، جیسے: العلیم کی جگہ الحکیم پڑھا۔

ذکر کلمة مکان کلمة علی وجه البدل...... وأنه علی وجهین أیضا، الأول :أن یوجد الکلمة التی هی بدل فی القرآن، وأنه علی قسمین، الأول : أن یوافق البدل المبدل فی المعنی نحوان یقرأ: الفاجر، مکان الأثیم، فی قوله: طعام الأثیم، والجواب فیه أن صلاته تامة علی قول أصحابنا رحمهم الله. (فتاوی تاتارخانیہ:۹۵/۲)

ترجمہ: ایک کلمہ کو دوسرے سے بدلنا، وہ دو قسم پر ہیں:

قسم اول یہ کہ 'بدل' قرآن کریم میں موجود ہو۔

پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

اول یہ کہ بدل اور مبدل منہ کے درمیان معنی میں موافقت ہو، جیسے سورۂ دخان میں باری تعالی کے قول: طَعَامُ الْأَثِيْم کے بجائے طعام الفاجر پڑھا، اس صورت میں حکم یہ ہے کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک اس کی نماز تام ہو جائے گی۔

(۲) اگر وہ کلمہ بدل قرآن کریم میں موجود تو ہے؛ لیکن اس کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش واقع ہو جائے تو اس صورت میں قول صحیح کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً سورۂ فاطر کی تلاوت کرتے ہوئے آیت کریمہ یٰأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ میں بجائے الله کے الشیطان پڑھ دیا،

اسی طرح فَجَعَلْنٰه فِی قَرَارٍ مَکِیْنٍ ، إِلٰی قَدَرٍ مَعْلُوْمٍ ، فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ، میں قاری نے نعم کو بئس سے بدل کر فقدرنا فبئس القدرون پڑھا تو اس صورت میں صحیح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی۔

اسی طرح سورۂ طلاق کی تلاوت کرتے ہوئے: فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْراً کے بجائے فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا يُسرىٰ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

اسی طرح وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا میں أظلم کو أحسن سے بدل کر وَمَنْ أحسن مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِباً پڑھا یا سورۂ مرسلت کی تلاوت کرتے ہوئے وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ میں مُكَذِّبِیْنَ کو مؤمنین یا مسلمین سے بدل کر وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِلْمُؤْمِنِیْنَ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

وإن كان في القرآن ؛ ولكن لاتتقاربان في المعنى نحو إن قرأ : وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا غَافِلِيْن ، مكان ' فَاعِلِيْنَ ' ونحوه مما لو اعتقده يكفر، تفسد عند عامة مشائخنا، وهو الصحيح من مذهب أبي يوسف رحمة الله وكذا في الخلاصة. (عالمگیری:۱/۱۰۲)

ترجمہ: اگر وہ کلمہ قرآن کریم میں موجود ہو؛ لیکن دونوں کے معنی میں بعد و دوری ہو، جیسے آیت کریمہ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ میں بجائے فاعلین کے غافلین پڑھا اور اس کے مانند دیگر ایسی غلطیاں جس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہو، تو اس صورت میں ہمارے مشائخ کے نزدیک فساد صلوۃ کا حکم ہوگا، اور امام ابو

یوسفؒ کا مذہب صحیح بھی یہی ہے۔

القسم الثانی: أن یکون یخالف البدل المبدل من حیث المعنی، وأنه علی نوعین : إن کان اختلافا متقاربا نحو :

– أن یقرأ : 'الحکیم' مکان ' العلیم' .

– أو ' السمیع' مکان ' البصیر' .

– ونحو أن یقرأ : ' خبیراً'مکان 'بصیراً' .

– أو یقرأ : ' کلا إنها موعظة مکان قوله تذکرة ،

وفی هذا النوع صلوته تامة . روی عن ابن مسعودؓ أنه قال : لیس الخطأ فی القرآن أن یقرأ مکان الحکیم العلیم. (محیط برہانی:۲،۶۶-۶۷)

و فی الخلاصة و به ویفتی .

وإن کان اختلافا متباعداً نحو :

– أن یختم آیة الرحمة بآیة العذاب، أو آیة العذاب بآیة الرحمة،

– أو أراد أن یقرأ:الرحمن علم القرآن، فجری علی لسانه 'الشیطٰن'

– أواراد أن یقرأ: 'الشیطٰن یعدکم الفقر' فجری علی لسانه' الرحمن'

فعلی قول أبی حنیفة ومحمد تفسد صلاته ، وأما علی قول أبی یوسف،لا تفسد صلاته إن لم یقصد ذلك..... وفی الخانية. والصحيح هو الفساد، (فتاوی تاتارخانیہ:۲/۹۶)

ترجمہ: دوسری قسم یہ ہے کہ بدل مبدل کے مابین معنی کے اعتبار سے مخالفت ہو اور اس کی دوصورتیں ہیں: پہلی یہ کہ اگر یہ اختلاف قریب المعنی ہونے میں ہے

یعنی دونوں کا معنی قریب قریب ہے، جیسے: العلیم کی جگہ الحکیم یا البصیر کی جگہ السمیع پڑھا یا جیسے: بصیراً کی جگہ خبیرا پڑھا یا کلا إنها تذکرة کے بجائے کلا إنها موعظة پڑھا تو اس صورت میں اس کی نماز تام ومکمل ہوجائے گی، حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قرآن میں حکیم کے بجائے علیم پڑھ دینا، کوئی خطا نہیں ہے۔

اور خلاصہ میں اسی پر فتوی ہے۔

اور اگر بدل مبدل منہ کے معنی میں بعد و دوری ہو جیسے: آیت رحمت کو آیت عذاب پر ختم کرے اور آیت عذاب کو آیت رحمت پر یا جیسے الرحمن علم القرآن پڑھنے کا ارادہ کیا؛ لیکن اس کی زبان پر الشیطن جاری ہوگیا، اسی طرح الشیطن یعد کم الفقر پڑھنے کا ارادہ تھا؛ لیکن اس کی زبان سے الرحمن نکل گیا۔ تو اس صورت میں امام ابوحنیفہؒ وامام محمدؒ کے قول کے مطابق نماز فاسد ہوجائے گی، اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی، لیکن قول صحیح فساد صلوۃ ہی کا ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کا ایک دلچسپ واقعہ :

تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب) میں امام رازی فرماتے ہیں کہ

روی أن عبدالله بن مسعودؓ كان يعلم رجلاً القرآن، فقال : إن شجرة الزقوم ، طعام الأثيم، (الدخان ٤٣) و كان الرجل عجمياً فكان يقول : طعام اليتيم ؛ فقال : قل : طعام الفاجر، ثم قال عبد الله : إنه ليس الخطأ فى القرآن أن يقرأ مكان العليم الحكيم ، بل أن يضع أية الرحمة مكان أية العذاب. (تفسیر کبیر، سورہ فاتحہ، المسائل الفقهیه من هذه السورة، ۱/۱۷۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ ایک عجمی شخص کوقرآن سیکھارہے تھے، حضرت ابن مسعودؓ نے اس سے فرمایا پڑھو: إن شجرة الزقوم، طعام الأثيم (دخان:۴۳) تواس آدمی نے جو عجمی تھا، پڑھا کہ طعام الیتیم۔ حضرت ابن مسعودؓ نے جب دیکھا کہ اس سے یہ لفظ أثیم نہیں پڑھا جارہا ہے تو فرمایا کہ پڑھو:طعام الفاجر ۔پھر فرمایا کہ قرآن میں علیم کی جگہ حکیم پڑھا جانا کوئی خطانہیں، بلکہ خطا تو یہ ہے کہ آیت رحمت کوآیت عذاب کی جگہ پر پڑھ دے۔

(۳) اوراگر کلمہ قرآن کریم میں نہیں ہے اوراس کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش بھی پیدا ہوگیا تواس صورت میں باتفاق ائمہ نماز فاسد ہوجائے گی،مثال کے طور پرنماز میں سورۂ طلاق کی تلاوت کرتے ہوئے: فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْراً کے بجائے فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا نَجَاحاً پڑھا تواس صورت میں سب کے نزدیک فساد صلوۃ کا حکم ہوگا۔

یا سورۂ صف کی تلاوت کرتے ہوئے:وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا میں أظلم کوأعدل سے بدل کروَمَنْ أَعْدَلُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَى اللّٰهِ كَذِباً پڑھا یا سورۂ مرسلت کی تلاوت کرتے ہوئےوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ میں مُكَذِّبِيْن کو موحدین سے بدل کروَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ للموحدين پڑھا تواس صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔

وإن لم تكن الكلمة فى القرآن ولاتتقاربان فى المعنى تفسد صلاته بلا خلاف إذا لم تكن تلك الكلمة تسبيحا ولا تحميداً ولا ذكراً . (عالمگیری:۱/۱۰۲)

الوجه الثانی : أن لا توجد الکلمة التی هی بدل فی القرآن وأنه علی قسمین أیضاً.... القسم الثانی: أن لا یوافق البدل المبدل من حیث المعنی، نحو أن یقرأ :

’قَوْسَرَة‘ مکان’ قَسْوَرَة‘

أو ’کَعَفصٍ‘ مکان’کَعَصْفٍ‘

أو ’ فَسُحُقاً لأَصْحٰبِ الشَّعِیْرِ‘ مکان’السَعِیْر‘،

تفسد صلاته بالاتفاق، لأن هذه الألفاظ لیست بمنقولة فی القرآن، ولیس بین هذه الالفاظ وبین المنقولة فی القرآن مقاربة من حیث المعنی ، فلهذا تفسد عند الکل، والله اعلم۔ (محیط برھانی:۲/۶۷)

ترجمہ : وہ کلمہ بدل قرآن کریم میں موجود نہ ہو، اس کی دوصورتیں ہیں: صورت ثانیہ یہ ہے کہ ان دونوں کلموں (مبدل منہ وبدل) کے معنوں میں موافقت و مطابقت نہ ہو؛ بلکہ مخالفت ہو، جیسے: آیت کریمہ میں قَسْوَرَة کے بجائے قوْسَرَة پڑھے یا کعصف کے بجائے کعفص یا باری تعالی کے فرمان: فَسُحُقًا لِأَصْحٰبِ السَّعِیْرِ کے بجائے:فَسُحُقًا لِأَصْحٰبِ الشَّعِیْرِ پڑھے تو بالاتفاق نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لئے کہ یہ الفاظ قرآن کریم میں وارد نہیں ہوئے، نیز بدل اورقرآن کریم کے الفاظ کے مابین معناً کوئی مقاربت بھی نہیں ہے، لہٰذا تمام کے نزدیک فساد صلوۃ کا حکم ہوگا۔

(۴) اور اگر وہ کلمہ قرآن کریم میں نہیں ہے، اوراس کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش بھی نہیں ہوا ہے، تو اس صورت میں امام ابوحنیفہؒ وامام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد

نہیں ہوگی، اور امام ابو یوسفؒ کے قول کے مطابق فاسد ہو جائے گی، جیسے:

سورۂ نمل کی تلاوت کرتے ہوئے آیت کریمہ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً کے بجائے وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْفَرَس پڑھا،

اسی طرح سورۂ منافقون کی تلاوت کرتے ہوئے باری تعالی کے قول: وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ کے بجائے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَجَاحِدُوْن پڑھا،

تو اس صورت میں طرفینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی، اور امام یوسفؒ کے نزدیک فاسد ہو جائے گی۔

اسی طرح سورۂ قیامۃ کی تلاوت کرتے ہوئے

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ میں القمر کو البدر سے بدل کر قاری نے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ البدر پڑھا

یا سورۂ بروج کی تلاوت کرتے ہوئے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ میں جنّت کو بساتین سے بدل کر لَهُمْ بساتين تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ پڑھا،

تو اس صورت میں طرفین کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی؛ لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

وإن لم تكن تلك الكلمة فى القرآن؛ لكن يقرب معناها، عن أبى حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى: لاتفسد، وعن أبى يوسف رحمه الله تعالىٰ تفسد، نحو إن قرأ 'التيابين' مكان' التوابين'. (عالمگیری:۱/۱۰۲)

الـوجه الثانی : أن لا توجد الكلمة التی هی بدل فی القرآن ، وإنّه علـی قسـمیـن أیـضاً، الأول أن یوافق البدل المبدل من حیث المعنی، نحو أن یقرأ:

’انّ اللّٰه لایغفرأن یکفربه‘، مكان’ أن یشرك به‘

أو قرأ ’فَبِأَیِّ آلاءِ رَبِّکُمَا تَجْحَدَانِ‘ مكان ”تکذّبان‘

أو قرأ ’ألم ذلك الكتاب لاشك فیه‘ مكان قوله لاریب فیه

أو مـایشبـه ذلك، وفـی هذاالقسم لاتفسد صلاته عند أبی حنیفة ومحمد ـــــ وعندأبی یوسفؒ تفسد صلاته .

القسم الثانی أن لا یوافق البدل المبدل من حیث المعنی،

نحو أن یقرأ : ’قوسرة‘ مكان ’قسورة‘

أو’كعفص‘ مكان قوله ’كعصف‘،

أو ’فَسُحْقًا لِّأَصْحٰبِ الشَّعِیْرِ‘ مكان ’السعیر‘

تفسد صلاته بالإتفاق .

ترجمہ: دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ کلمہ بدل قرآن میں موجود نہ ہو، اوراس کی بھی دوقسمیں ہیں:(۱) بدل معنی کےاعتبار سےمبدل کا موافق ہوجیسے:

إِنَّ اللّٰهَ لَایَغْفِرُأَنْ یُكْفَرَبِهٖ پڑھےأَنْ یُشْرَكَ بِهٖکی جگہ،

یا فبأی آلاء ربکما تجحدان پڑھے تکذّبان کی جگہ،

یا ألـم ذلك الـكتـاب لاشك فیـه پڑھے باری تعالیٰ کےقول:لاریـب فیه کی جگہ، یااس کےمشابہ۔

اس قسم میں امام ابوحنیفہؒ اورامام محمدؒ کے نزدیک اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اورامام ابو یوسفؒ کےنزدیک اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

دوسری قسم یہ ہے کہ بدل معنی کے اعتبار سے مبدل کا موافق نہ ہوجیسے :قسورۃ کی جگہ قوسرۃ پڑھا،یاباری تعالیٰ کےقول کعصف کی جگہ کعفص پڑھا،یا فسحقا لأصحب الشعیر پڑھے السعیر کی جگہ تو بالاتفاق اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ (محیط برہانی:۲/٦٧)

اکابر کے فتاوی اورمزید تطبیقات

(۱) سورۂ زلزال میں ''خَیرًا'' کی جگہ ''شَرًا'' پڑھا تو معنی میں کوئی فساد نہیں آیااس لیے نماز درست ہوگئی۔ (أحسن الفتاوی:۸۱/۳)

(۲) سورۂ الطّور میں ''بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ'' کے بجائے ''بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ'' پڑھ لیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ:۱۳۳/۷)

(۳) ''اِنَّہٗ لَایُفْلِحُ الکٰفِرُوْن'' کے بجائے ''اِنَّہٗ لَایُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ'' سہوًا پڑھ لیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ:۱۳۳/۷،۱۳۴)

(۴) ''اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَھُم'' کی جگہ ''اِنَّ عَلَیْنَآ اِیَابَھُم'' پڑھا تو نماز ہوگئی اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (فتاوی رحیمیہ:۱۱۸/۳)

(۵) ''تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِھَا فَاقِرَۃٌ'' میں ''فَاقِرَۃٌ'' کی جگہ ''فِراق'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (محمود الفتاوی:۲۱۷/۴)

(٦) سورۂ نساء کی آیت کریمہ ''وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا''

میں ''سَبِیۡلًا'' کی جگہ ''نَصِیۡرًا'' پڑھا تو چونکہ دونوں کے مطلب میں کچھ خاص فرق نہیں ہے اس لیے نماز صحیح ہوگئی۔ (فتاوی دینیہ: ۱/۴۷۹)

(۷) ''وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی'' میں ''فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی'' پڑھا (یُسۡرٰی) کی جگہ تو معنی بگڑ گئے لہٰذا نماز فاسد ہوجائے گی۔ (فتاوی محمودیہ: ۷/۱۳۴)

(۸) سورۂ فجر میں ایک جگہ ''اَھَانَنۡ'' اور دوسری جگہ ''اَکۡرَمَنۡ'' ہے دومقتدی کے بقول دونوں جگہ ''اَھَانَنۡ'' پڑھا تو دونوں کا قول معتبر مانتے ہوئے نماز لوٹانا چاہئے۔ (فتاوی محمودیہ: ۷/۱۵۰)

(۹) قوم عاد کی کفریہ حالت کا تذکرہ کرکے آخر میں ''کَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ'' میں بجائے ''مُجۡرِمِیۡنَ'' کے ''مُحۡسِنِیۡنَ'' پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ (خیر الفتاوی: ۲/۲۹۸)

(۱۰) دورانِ قرأت ''وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ'' کو ''لَا یُحِبُّ الصّٰبِرِیۡنَ'' پڑھ دیا گیا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ (کتاب الفتاوی: ۲/۲۰۹)

(۱۱) سورۂ طٰہٰ کی آیت کریمہ ''کَیۡ نُسَبِّحَكَ كَثِیۡرًا ۔ وَّنَذۡكُرَكَ كَثِیۡرًا'' میں سہوًا ''کَیۡ نُسَبِّحَكَ قَلِیۡلًا وَّ نذکرك کثیرا'' پڑھا تو چونکہ معنی بدل جاتے ہے اسلئے نماز فاسد ہوگئی اعادہ ضروری ہے۔ (فتاوی دینیہ: ۱/۴۷۳)

(۱۲) ''دِھَاقًا'' کے بجائے ''دِحَاقًا'' ہائے حطّی سے پڑھا تو چونکہ معنی بگڑ گئے لہذا نماز فاسد ہوجائے گی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۴/۷۹)

(۱۳) امام نے ''وَکَانَ الشَّیۡطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوۡرًا'' کے بجائے ''وکان الشیطن للانسان کفورًا'' پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ: ۷/۱۳۵)

(۱۴) سورۂ ممتحنہ پارہ ''۲۸'' میں ''اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِینَ قٰتَلُو کم فی الدِّینِ'' کی جگہ ''لم یُقٰتِلُو کُم فی الدِّینِ ولم یُخرِجُو کم'' تا ''ھم الظّٰلِمُون'' پڑھا تو چونکہ معنی بگڑ گئے لہذا نماز فاسد ہوجائیگی۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۳۸/۷، ۱۳۹)

(۱۵) امام صاحب نے ''اِنَّ الاِنسَانَ لِرَبِّهٖ لَکَنُود'' کی جگہ ''اِنَّ الاِنسَانَ لِرَبِّهٖ لَکَبِیر'' پڑھا تو نماز صحیح اور درست ہے۔ (فتاوی دارالعلوم زکریا: ۲۲۳/۲)

(۱۶) امام صاحب نے نماز میں ''وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی'' کی جگہ ''وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَاَغْنٰی'' پڑھ لیا تو اس صورت میں معنی فاسد نہ ہونے کی وجہ سے نماز صحیح اور درست ہے۔ (فتاوی دارالعلوم زکریا: ۲۲۸/۲، ۲۲۹)

(۱۷) سورۂ احزاب کی آیت ۷ میں ''عَذَابًا مُھِینًا'' کی جگہ ''اَجرًا عظِیمًا'' پڑھا تو قرأت میں فاحش غلطی کی وجہ سے نماز فاسد ہوگئی۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا: ۲۲۹/۲)

(۱۸) سورۂ جمعہ کی دوسری آیت هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ میں کلمہ ''اٰیٰتِه'' کی جگہ ''اٰیَاتِنا'' پڑھا اس صورت میں نماز ہوگئی اعادہ کی ضرورت نہیں، اہل بلاغت کے نزدیک غائب سے تکلم کی طرف التفات ہونا ایک خوبی اور حسن سمجھا جاتا ہے اور قرآن شریف میں بہت جگہ التفات واقع ہوا ہے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۷۳/۴)

(۱۹) سورۂ مؤمنون میں ''رَبُّ الْعَرْشِ الکَرِیم'' کے بجائے ''رَبُّ الْعَرْشِ العظیم'' پڑھا تو نماز ہوگئی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۷۶/۴)

(۲۰) ''اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِینَةً لَّهَا'' کی جگہ ''فتنةً لَّهَا'' پڑھا تو

نماز درست ہوگئی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۷)

(۲۱) ''فَضَرَبْنَا عَلٰی اٰذَانِہِم ''کے بجائے ''عَلٰی اٰثَارِھِمْ''پڑھا تو نماز درست ہوگئی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۷)

(۲۲) ''اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْن ''کے بجائے ''مِنْ قبله والمؤمنون''پڑھا تو نماز ہوگئی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۸۷)

(۲۳) سورۂ نمل میں ''الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ''کی جگہ ''الرَّحْمٰنِ الکریم ''پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۲۴) سورۂ مرسلت میں ''اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ ''کے بجائے ''اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِی بَسَاتِیْن ''پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی (عندالطرفین)۔

(رسالہ زلۃ القاری)

(۲۵) سورۂ نساء میں ''وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَاوَعَصَیْنَا ''میں ''وَاَطَعْنَا'' پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۲۶) سورۂ اعلی میں ''وَیَتَجَنَّبُہَا الْاَشْقٰی ''میں ''الْاَشْقٰی'' کی جگہ ''الْاَتْقٰی ''پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

تبدیل نسبت واضافت

ابدال کلمہ کی ایک اور قسم ہے، تبدیل نسبت واضافت؛ یعنی قرآن کریم میں مذکوراشخاص کی نسبت جن کی طرف ہے، تبدیل کرکے ان کے علاوہ دوسروں کی طرف ان اشخاص کی نسبت کردینا۔ جن کی طرف نسبت کی جائے اسے منسوب الیہ اور جن کی نسبت کی جائے اسے منسوب کہتے ہیں۔ اس کی دوصورتیں ہیں:

(۱) منسوب الیہ قرآن میں موجود ہو مثلاً سورۂ تحریم کی تلاوت کرتے ہوئے: وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ الَّتِيۡٓ أَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا میں قاری نے وَمَرۡيَم ابۡنَت زَكَرِيا پڑھا تو اس صورت میں امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی، اور اکثر مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

البتہ اگر منسوب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہو تو اس صورت میں چاہے منسوب الیہ قرآن میں موجود ہو پھر بھی اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً سورۂ صف کی تلاوت کرتے ہوئے: وَاِذۡ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ يٰبَنِيۡٓ اِسۡرَآئِيۡلَ إِنِّيۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ إِلَيۡكُم میں قاری نے وَإِذۡ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ داود پڑھ دیا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۲) منسوب الیہ قرآن میں موجود نہ ہو مثلاً سورۂ تحریم کی تلاوت کرتے ہوئے: وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ الَّتِيۡٓ أَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا میں قاری نے: وَمَرۡيَم ابۡنَت فرحان پڑھ دیا تو اس صورت میں بالاتفاق نماز فاسد ہو جائے گی۔

ولو نسب إلى غير مانسب إليه إن لم يكن المنسوب إليه فى القرآن نحو: 'مريم ابنة غيلان' تفسد بلاخلاف، ولو كان فى القرآن نحو: 'مريم ابنة لقمان'، و'موسى بن عيسى' لا تفسد عند محمدؒ وعليه عامة المشائخ ولوقرأ 'عيسى بن لقمان' تفسد و لوقرأ 'موسى بن لقمان' لا، لأنّ عيسى لاأب له و موسى له أب إلّا أنّه أخطأ فى الإسم. كذا فى الوجيز للكردرى .

ترجمہ: اور اگر اس کے علاوہ کی طرف منسوب کیا جس کی طرف منسوب

کیا جاتا ہے، اور وہ منسوب الیہ قرآن میں موجود نہیں ہے، جیسے مریم ابنت غیلان تو بہ اتفاق نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر منسوب الیہ قرآن میں موجود ہے جیسے مریم ابنت لقمان ، اور موسی بن عیسی تو امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور اسی قول پر اکثر مشائخ ہیں اور اگر عیسی بن لقمان پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

اور اگر موسی بن لقمان پڑھا تو فاسد نہ ہوگی، اس لئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے باپ نہیں اور حضرت موسی علیہ السلام کے باپ تو ہیں، مگر یہ کہ اس (قاری) نے نام میں غلطی کی۔ (عالمگیری:۱/۱۰۲)

قرأ 'عیسی بن لقمان' تفسد صلاته لأنّه نسبه إلى الأب و ليس له أب، ولو قرأ 'موسی بن مریم' لا تفسد صلاته لأنّ كلا هما فی القرآن وليس فيه نسبة لمن لا أمّ له إلى الأم، فلاتفسد صلاته، ولو قرأ 'موسی بن عیسی' لا تفسد صلاته فی قول محمد وإحدى الروايتين عن أبی يوسف وعليه العامة، ولوقرأ 'عیسی بن عمران' تفسد صلاته ولوقرأ 'موسی بن لقمان' قال الفقيه أبو جعفر والقاضی الامام الزرنجریؒ : لا تفسد صلاته بخلاف ما لو نسب عیسی إلى الأب لأنّ عيسى لا أب له و لا كذلك 'موسى بن لقمان' لأنّ موسى له أبٌ إلّا أنّه أخطأ فی اسم الأب وموسى ولقمان كلاهمافی القرآن فلاتفسد صلاته، ولوقرأ 'عیسی بن سارة' تفسد صلاته ولو قرأ : 'مريم ابنة غيلان' تفسد صلاته لأنّه قرأ ما ليس فی القرآن. والله أعلم .

ترجمہ: عیسی بن لقمان پڑھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ

اس (قاری) نے حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت باپ کی طرف کردی حالاں کہ ان کے باپ نہیں ہے اور اگر موسی بن مریم پڑھا تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، اس لئے کہ دونوں قرآن میں ہے اور اس میں جس شخص کی ماں نہ ہو اس کی ماں کی طرف نسبت نہیں ہے؛ چنانچہ اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر موسی بن عیسی پڑھا تو امام محمدؒ کے قول کے مطابق اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اور امام ابو یوسفؒ سے ایک روایت اسی طرح مروی ہے اور اکثر مشائخ اسی قول پر ہیں۔

اور اگر عیسی بن عمران پڑھا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر موسی بن لقمان پڑھا تو فقیہ ابو جعفر اور قاضی امام زرنجری نے فرمایا اس کی نماز فاسد نہ ہوگی برخلاف عیسی علیہ السلام کو باپ کی طرف منسوب کرنا، اس لئے کہ عیسی علیہ السلام کے باپ نہیں ہے اور موسی بن لقمان ایسا نہیں ہے اس لئے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے باپ ہیں، مگر یہ کہ اس (قاری) نے باپ کے نام میں غلطی کی اور موسی ولقمان دونوں قرآن میں موجود ہے، چنانچہ اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر عیسی بن سارة پڑھا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی اور اسی طرح اگر مریم ابنة غیلان پڑھا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی اس لئے کہ اس نے وہ پڑھا جو قرآن میں نہیں ہے، واللہ اعلم۔ (فتاوی قاضی خان: ۱۵۰،۱۴۹/۱)

ومن هذا القبيل أي من ذكر كلمة مكان كلمة تغيير النسب فلو قرأ: 'عيسى بن لقمان' تفسد، لأنه نسبه إلى الأب واعتقاد أن له أبا كفر، ولو قرأ 'موسى بن مريم' لا تفسد. لأن كلاهما فى القرآن وليس فيه نسبة من لا أم له إلى الأم ولا دليل قطعي على أن أمه ليس اسمها

مـريم، ولوقرأ: 'موسى بن عيسى' لا تفسد على قول أبي يوسف وعليه عـامة الـمشائخ وكذا لو قرأ موسى بن لقمان. ولو قرأ عيسى بن سارة تفسد وكذا لوقرأ' مريم ابنة غيلان' . (حلبی کبیری:۴۲۲،۴۲۳)

ترجمہ:اسی قبیل کا ایک مسئلہ استبدال نسبت کا ہے یعنی ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کی جگہ پر ذکر کرنا۔چنانچہ عیسی بن لقمان پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی،اس لئے کہ اس نے عیسی علیہ السلام کی نسبت باپ کی طرف کی اوراس بات کا عقیدہ رکھنا کہ عیسی علیہ السلام کے باپ تھے کفر ہے۔

اوراگر موسی بن مریم پڑھا تو فاسد نہ ہوگی،اس لئے کہ یہ دونوں کلمے قرآن کریم میں موجود ہے، نیز اس میں ایسا بھی نہیں کہ بغیر ماں والے کو ماں کی طرف منسوب کردیا گیا ہو۔اورموسی علیہ السلام کی والدہ کا نام مریم نہ ہواس کی کوئی دلیل قطعی بھی نہیں ہے۔

اوراگر موسی بن عیسی یا موسی بن لقمان پڑھا تو امام ابویوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور عامۃ المشائخ کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن عیسی بن سارہ یا مریم ابنة غیلان پڑھنے کی صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔

تنبیہ: (۱) حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت حضرت مریم علیہا السلام کے علاوہ دوسرے کسی بھی شخص کی طرف کی تو نماز فاسد ہوجائے گی؛ کیوں کہ جب عیسی علیہ السلام منسوب ہوں گے تو منسوب الیہ مذکر ہوگا یا مؤنث اگر مذکر ہے تو چونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے باپ نہیں ہے،لہٰذا معنی میں تغیر فاحش کی وجہ سے نماز

فاسد ہو جائے گی اور اگر منسوب الیہ مؤنث ہے، مثلاً سـارہ، تو وہ غیر قرآن ہوگا؛ کیوں کہ قرآنِ کریم میں حضرت مریم علیہا السلام کے علاوہ بطورِ علَم کسی عورت کا نام مذکور نہیں، لہٰذا قاری کے غیر قرآن (مؤنث منسوب الیہ) کے تلاوت کرنے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

تنبیہ (۲) اوپر مذکور کتبِ فقہیہ کی عبارات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مختلف حضرات (لقمان، عیسیٰ، مریم وغیرہم) کی طرف نسبت کی امثلہ ابدال کلمہ کے ضمن میں ذکر کی گئی ہیں۔ جب کہ یہ مثالیں زیادتیِ کلمہ کی بحث میں ہونی چاہیے؛ کیوں کہ قرآن مجید میں کہیں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کسی دوسرے شخص کی طرف نسبت و اضافت مذکور نہیں۔ اس اعتبار سے 'موسیٰ' کے بعد بطور منسوب الیہ جس کا بھی ذکر ہوگا وہ زیادتی کلمہ ہی شمار ہوگا۔

(٦) تکرار:

قاری کا ایک ہی کلمہ کو دو مرتبہ پڑھنا، اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) تکرارِ کلمہ کی وجہ سے معنیٰ میں تغیر پیدا نہ ہو؛ مثلاً سورۂ ملک کی تلاوت کرتے ہوئے إِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ میں قاری نے كَبِيْرٌ کو مکرر کرکے وَأَجْرٌ كَبِيْرٌ كَبِيْرٌ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۲) تکرارِ کلمہ کی وجہ سے معنیٰ میں تغیر پیدا ہو جائے، مثلاً سورۂ مزمّل کی تلاوت کرتے ہوئے ربُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلاً میں قاری نے ربّ کو مکرر کرکے رَبّ رَبّ المشرق والمغرب پڑھا تو تکرارِ

کلمہ کی اس صورت میں صحیح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی۔

و کذا لو کرّر کلمة، قوله (و کذا لو کرّر کلمة) قال فی الظهيرية و إن کرّر الکلمة و إن لم يتغيربها المعنی لاتفسد و إن تغير نحو:'ربّ ربّ العالمين' و ملك ملك يوم الدين' قال بعضهم لاتفسد و الصحيح أنّها تفسد. (درّ مع الشامی: ٢/٣٩٧)

ترجمہ: اوراگرکسی کلمہ کومکرر پڑھا،(قوله و کذا لو کرر کلمة)ظہیریہ میں فرمایا ہے کہ اگر کلمہ کومکرر پڑھا اوراس کی وجہ سے معنی متغیر نہیں ہوا ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی،اوراگر معنی متغیر ہوگیا جیسے رب رب العلمين اور ملكِ ملك يوم الدين تو بعض مشائخ نے فرمایا نماز فاسد نہ ہوگی،اور صحیح قول یہ ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

(درمع الشامی،٢/ ٣٩٧)(عالمگیری: ١/١٠٣)

فساد صلوۃ کا یہ حکم نقل کرنے کے بعد شامی میں ظہیریہ کی تاکیداوراس پر علامہ شامیؒ کی تفصیلی نوٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ تکرار کلمہ کی صورت میں فساد صلوۃ کا حکم مطلقاً نہیں۔ملاحظہ ہو:

هذا فصل يجب أن يتأتی فيه لأن فيه دقيقة و إنما تقع التفرقة فی هذا بمعرفة المضاف و المضاف إليه ، قلت : ظاهره أن الفساد منوط بمعرفة ذالك ، فلو کان لا يعرفه أو لم يقصد معنی الإضافة وإنما سبق لسانه إلی ذلك أو قصد مجرد تکرير الکلمة لتصحيح مخارج حروفها ، ينبغی عدم الفساد و کذا لو لم يقصد شيئا لأنه يحتمل الإضافة ويحتمل التأکيد و علی احتمال الإضافة يحتمل إضافة الأول إلی محذوف دل عليه

مـا بـعده كما مقرر فى قولهم : يا زيد زيد اليعملات، (۱) وعند الاحتمال يـنتـفى الفساد لعدم تيقن الخطأ، نعم لو قصد إضافة كل إلى مايليه فلا شك فى الفساد بل يكفر ، هذا ما ظهر لى فتأمله .

ترجمہ: یہ ایک فصل ہے جس میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے، کیوں کہ اس میں پیچیدگی ہے، اور بلا شبہ مضاف اور مضاف الیہ کی معرفت سے حکم میں فرق واقع ہوگا۔ قـلت : میں کہتا ہوں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ فساد صلوۃ کا حکم اس پر (اضافت اور اس کا معنی ومطلب جاننے پر) موقوف ہے۔ چنانچہ اگر قاری کو اضافت کی معرفت ہی نہیں، یا قاری نے اضافت کے معنی کا قصد نہیں کیا، بلکہ اس کی سبقت لسانی سے ایسی اضافت ہوگئی، یا قاری نے محض مخارج حروف کی تصحیح کے لیے کلمہ کو مکرر پڑھا تو عدم فساد کا حکم ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر کسی طرح کا کوئی قصد نہ ہوتو بھی عدم فساد صلوۃ کا حکم ہونا چاہیے، کیوں کہ اضافت کا احتمال بھی ہے اور تاکید کا احتمال بھی۔ اور احتمال اضافت کی صورت میں یہ امکان بھی ہے کہ اول کلمہ کی اضافت اس محذوف کی طرف ہو جس پر مابعد دلالت کرتا ہے، جیسا کہ نحویین یا زید زیـد الیـعملات میں بیان کرتے ہیں۔ اور اس طرح کے احتمال کی صورت میں خطا یقینی نہیں لہٰذا فساد کی نفی کی جائے گی۔ ہاں اگر اولِ کلمہ کی اس کے جمیع مابعد کی طرف

---

(۱) وهـذه قطعة من بيت لعبد الله بن رواحة الأنصارى رضى الله عنه، يـقـولـه فـى زيـد بـن أرقم وكان يتيماً فى حجره – يوم غزاة مؤتة وهو بـكـمـالـه : يا زيد زيد اليعملاتِ الذبلِ– –تطاول الليل عليك فانزِلِ. ومذهب المبرد أنه مضاف إلى محذوف مثل ما أضيف إليه الثانى .
(شرح ابن عقیل مع منحۃ الجلیل:۳/۲۷۲-۲۷۳)

اضافت کا قاری نے قصد کیا ہےتو فساد صلوۃ میں کوئی شک وشبہ نہیں، بلکہ کفر کا حکم لگایا جائے گا۔هذا ما ظهر لی فتأمله .(شامی:۲/ ۳۹۷)

خلاصہ یہ ہوا کہ تکرار کلمہ، مضاف میں ہو، اور ایسے مواقع میں ہو کہ تکرار مضاف سے معنی میں فساد ہوسکتا ہوتو اس کی چند صورتیں ہیں:

تکرار مضاف قصداً ہو، اور قصد تاکید یا تصحیح مخارج کا ہو، یا اول کلمہ کی اضافت محذوف مضاف الیہ کی طرف مقصود ہوتو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

اگر تکرار قصداً ہو، اور قصد کے اول کی جمیع مابعد کی طرف اضافت کا قصد ہے تو نماز فاسد ہوجائے گی، جیسے: رب رب العالمين۔

اگر تکرارِ مضاف قصداً نہ، بلکہ سبقت لسانی سے ہو، یا اضافت کے معنی و مطلب کی معرفت ہی نہیں، یا بلا ارادہ تکرار ہوگئی، تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ کیوں کہ دیگر صحیح معانی کے احتمال کے ہوتے ہوئے خطا اور معنی میں تغیر فاحش یقینی نہیں۔

حروف میں غلطی :

الخطأ: فعلى ستة أوجه فهي : الزيادة والنقصان والتقديم والتأخير و الإبدال و التكرار . (زلۃ القاری، للنسفی)

نمازی سے دورانِ قرأت حروف میں واقع ہونے والی غلطی چھ(۶) طریقے پر ہوتی ہے۔

(۱) زیادتی:

نمازی تلاوت کرتے ہوئے دورانِ قرأت کسی حرف کو زیادہ کردے، اس کی دوصورتیں ہیں:

(۱) زیادتیٔ حرف کی وجہ سے معنی میں تغیر نہ ہو، مثلاً سورہ رحمٰن کی تلاوت کرتے ہوئے فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰن میں واو زیادہ کرکے وَفِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰن پڑھے،

یا سورۂ مرسلٰت کی تلاوت کرتے ہوئے كَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ میں فاء زیادہ کرکے فَكَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ پڑھے،

یا سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کرتے ہوئے: قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيٓ أَعْمٰى میں واو زیادہ کرکے وَقَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيٓ أَعْمٰى پڑھے،

یاسورۂ الصّٰفّٰت کی تلاوت کرتے ہوئے وَمَا کَانَ عَلَیۡکُمۡ مِنۡ سُلۡطٰن، بَلۡ کُنۡتُمۡ قَوۡماً طٰغِیۡن میں قاری نے الف زیادہ کرکے بل کنتم قوما طٰغينا پڑھا تو ایسی صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۲) زیادتیٔ حرف کی وجہ سے معنی میں تغیر پیدا ہو جائے، مثلاً سورۂ عصر کی تلاوت کرتے ہوئے وَالْعَصْرِ ، إِنَّ الإِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ میں قاری نے والعصر کے بعد واو زیادہ کرکے وَإِنَّ الإِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ پڑھا،

یاسورۂ بروج کی تلاوت کرتے ہوئے: قُتِلَ أَصْحٰبُ الْأُخْدُوْدِ سے پہلے واو زیادہ کرکے وَشَاهِدٍ وَ مَشْهُوْدٍ وَّقُتِلَ أَصْحٰبُ الْأُخْدُوْدِ پڑھا،

تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، کیوں کہ جس بات پر قسم کھائی جا رہی ہے (جواب قسم)، اس پر واو داخل کرنے کی وجہ سے عبارت کا معنی مقصود قرآن کے خلاف ہو کر اس میں تغیر فاحش پیدا ہو جاتا ہے۔

عالمگیری میں ہے:

إن زاد حرفاً فإن كان لايغير المعنى لا تفسد صلاته عند عامّة المشائخ نحو أن يقرأ :

’وانهی عن المنكر‘ بزيادة الياء وكذا نحوأن يقرأ : ’هُمْ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا‘ فيجزم الميم من هم ويظهر الألف من الذين، وكانت الألف محذوفة فلا تفسد الصلاة، وكذا نحو أن يقرأ ’وما خلق اَلْذَكَرَ و الأنثى‘ فأظهر الألف وكانت محذوفة وأظهر اللام وكانت مدغمة فی الذال،

وإن غير المعنى نحوأن يقرأ : 'وزرابيب مبثوثة' مكان 'وزرابیّ' أو 'مثانين' مكان 'مثانی' أو' الذكر والأنثى و إن سعيكم لشتى' 'والقران الحكيم وإنك' بزيادة الواو تفسد.

ترجمہ: اگر کسی حرف کوزیادہ کردیا اور معنی میں تغیر پیدا نہیں ہوا تو اکثر مشائخ کے نزدیک اس کی نماز فاسد نہ ہوگی،

جیسے یاء کی زیادتی کے ساتھ وَانْهِي عَنِ الْمُنْكَرِ پڑھے،

اوراسی طرح: هُمُ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا پڑھے، هم کی میم کوجزم دے اور اَلَّذِيْنَ کے الف کوظاہر کرے حالانکہ الف محذوف تھا،

اسی طرح: وَماخلق اَلْذَكَرَ والأنثى پڑھے الف کوظاہر کرے حالانکہ وہ محذوف تھا اور لام کوظاہر کرے حالانکہ وہ ذال میں مدغم تھا،

تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

اوراگر معنی میں تغیر پیدا ہوگیا، جیسے:

زرابیّ کی جگہ زرابيب مبثوثة .

یا مثانی کی جگہ مثانین پڑھے،

یاواو کی زیادتی کے ساتھ الذكر والأنثى وإنَّ سعيكم لشتى،

یاو القرآن الحكيم وإِنك پڑھے تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(عالمگیری:۱/۱۰۲)

ولو زاد حرفا لا يغير المعنى لاتفسد عندهما وعن الثانی روايتان كما لو قرأ :

'وأنهى عن المنكر' بزيادة الياء،

’ويتعدى حدوده يدخلهم نارا‘

وإن غيرأفسد مثل: ’وزرابيب‘ مكان ’زرابىّ مبثوثة‘ ،’ومثانين‘ مكان’مثانى‘ وكذا ’والقرآن الحكيم وانّك لَمن المرسلين‘ بزيادة الواو تفسد أى لأنه جعل جواب القسم قسما .

ترجمہ: اوراگرکسی حرف کوزیادہ کردیا،مگراس سے معنی میں تغیر پیدانہیں ہواتو طرفین کےنزدیک نماز فاسدنہ ہوگی اوردوسرے(امام ابویوسفؒ)سے دوروایتیں مروی ہے۔جیسا کہ اگر یاءکی زیادتی کےساتھ وَانهى عن المنكر پڑھااور ويتعدى حدوده يدخلهم نارا پڑھا۔

اوراگرمعنی میں تغیر پیداہوگیاہےتونماز فاسدہوجائے گی جیسے: زرابىّ مبثوثة کی جگہ زرابيب اورمثانى کی جگہ مثانين پڑھا اوراسی طرح والقرآن الحكيم وإنّك لَمِنَ الُمرسلين واوکی زیادتی کےساتھ پڑھاتونماز فاسدہوجائے گی،اس لئے کہ اس نے جواب قسم کوقسم بنادیا۔ (درمع الشامی:۲/۳۹۴)

محیط برہانی میں ہے:

إذا زاد حرفاً لا توجبه الكلمة فى الأصل إلا أنه لا يغير النظم والحكم ولا يقبح المعنى نحو أن يقرأ : ’ وما أنت إلّا بَشَرٌ مثلنا‘ مكان ’ما أنت إلابشر مثلنا‘ لا تفسد صلاته .

وإن زاد حرفا لا توجبه الكلمة فى الأصل وتفسد النظم و يقبح المعنى نحو أن يقرأ ’يٰس، وَالُقُرآنِ الُحَكِيمِ،وإِنَّكَ لَمِنَ الُمُرسَلِيُنَ‘ بزيادة واو فى إِنَّكَ، أو قرأ : ’ وَالضُّحىٰ وَالَّيُلِ إِذَا سَجىٰ وَمَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا

قَـلـىٰ ' بزيادة واو فى ماودّعك، أو قرأ : وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَإِنَّ سَعْيَكُمْ ' بـزيادة واو فى 'إنَّ'؛ فقال بعض مشائخنا، أخاف أن تفسد صلاته، لأن فـى ادخـال الـواو فـى هـذه الصورة تغيرا و تعطيلا للقسم، لأن اِدخال الـواو يـخـرجـه مـن أن يكون جواب القسم، هذا هو المنقول من أهل الـلـغة ، فيـوجـب هذه الزيادة افساد المعنى و تعطيل القسم، فلهذا قال، أخاف أن تفسد صلاته. (محیط برہانی:۲/۶۴)

ترجمہ: کسی ایسے حرف کو زیادہ کر دیا جو اصل کلمہ میں نہیں تھا، مگر یہ کہ اس نے نظم اور حکم میں تغیر نہیں کیا، اور نہ معنی میں قباحت پیدا کی، جیسے وَ مَـا أَنْـتَ إِلَّا بشَرٌ مِثْلنا پڑھا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر ایسے حرف کو زیادہ کر دیا جو اصل کلمہ میں نہیں تھا، لیکن نظم اور معنی میں قباحت پیدا کر دی جیسے: يـس والـقـرآن الحكيم وإنك لمن المرسلين ،إنك میں واو کی زیادتی کے ساتھ پڑھا۔ وَالـضُّـحـىٰ وَالـلَّيْـلِ إِذَا سَجى ومَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَـا قَـلٰى، مـا ودعك میں واو کی زیادتی کے ساتھ پڑھا، یا وَالـنَّهَـارِ إِذَا تَـجَـلّٰى وَإِنَّ سَعْيَكُمْ '. إن میں واو کے ساتھ پڑھا، تو بعض مشائخ کے بقول فساد صلوۃ کا اندیشہ ہے۔

اس لئے کہ اس صورت میں واو کو داخل کرنا قسم کو معطل ومتغیر کرنا ہے اور دخول واؤ کی وجہ سے وہ اس کو جواب قسم سے نکال دیتا ہے، یہی اہل لغت سے منقول ہے، اور یہ زیادتی فساد معنی اور قسم کے معطل ہونے کو ثابت کرے گی، لہٰذا اس وجہ سے فساد صلوۃ کا حکم ہوگا۔

اکابر کے فتاوی اور دیگر تطبیقات

(۱) سورۂ رحمٰن میں ''وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا'' کو ''وَضَعَاهَا'' اور سورۂ تین میں ''وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ'' کی جگہ ''وَعَامِلُواالصّٰلِحٰت'' پڑھا تو معنی میں چونکہ غیر معمولی قسم کی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی لہذا نماز درست ہو جائے گی۔

(کتاب الفتاوی:۲/۱۹۹،۲۰۰)

(۲) ''مِنْ مَنِيّ يُّمْنٰى'' میں ''مِنْ مَانِيّ يُّمْنٰى'' پڑھا تو یہ غلطی بھی فی نفسہ موجب فساد ہے لتغییر المعنی لیکن عموم بلوی کی وجہ سے عدم فساد کا فتوی دیا جائے گا۔

(امداد الاحکام:۱/۵۸۶)

(۳) ''اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ۔ كَلَّا۔ اِنَّاخَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ'' میں ''مِمَّالايَعْلَمُون'' پڑھ دینے کے بعد اعادہ صلوۃ کیا تو یہ اعادۂ صلاۃ درست ہے۔ (محمود الفتاوی:۵/۱۳۶)

(۴) سورۂ فاتحہ میں ''نَسْتَعِيْن'' کی جگہ ''نستاعين'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۳۱)

(۵) سورۂ ''والضحی'' کی آخری آیت ''وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ'' پڑھنے میں ''ربّك'' کے بعد الف کا اضافہ کر دے تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۳۲)

(۶) سورۂ فاتحہ میں ''رَبِّ الْعٰلَمِيْن'' کی جگہ ''راب العالمين'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (محمودیہ:۷/۱۳۲)

(۷) سورۂ والعصر میں ''لَفِی'' کے بجائے ''لافی'' پڑھنے سے نماز نہیں

ہوتی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۸۲/۴)

(۸) سورۂ لقمان میں ''اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى'' کی جگہ ''واُولٰٓئِكَ'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۹) ''اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ''میں ''واِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۱۰) سورۂ توبہ میں ''اَلتَّآئِبُوْنَ'' کو ''واَلتَّآئِبُوْنَ'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۱۱) ''اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ'' میں ''الْمُسْتَقِيْمَا'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۱۲) ''يُبَيِّنْ لَّنَا مَاهِيَ'' میں ''مَاهِيا'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۱۳) پارہ نمبر ۲۴ میں ''يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ'' میں اگر ''اٰياتی'' پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ:۱۳۶/۷)

(۲) نقصان:

یعنی نمازی قرأت میں کسی حرف کو کم کردے، چھوڑ دے، حذف کردے۔

حذفِ حرف کی اولاً دو قسمیں ہیں: (۱) حذف حرف بہ طریق ایجاز وترخیم ہو۔ (۲) حذفِ حرف بہ طریق ایجاز وترخیم نہ ہو۔

(۱) نقصان یا حذف حرف بہ طریق ایجاز وترخیم ہو:

بعض مرتبہ کسی حرف کو حذف کرنا ایجاز وترخیم کے طریقہ پر ہوتا ہے، اگر

حرف کو کسی ایسے کلمہ سے حذف کیا جس میں قواعد کے مطابق ایجاز وترخیم جائز ہے تو اس صورت میں حذف حرف سے نماز فاسد نہ ہوگی، اور اگر حرف کو کسی ایسے کلمہ سے حذف کردیا جس میں ایجاز وترخیم درست نہیں تھا تو ایسی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً سورۂ مریم کی تلاوت کرتے ہوئے:

یٰزَکَرِیَّآ إِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ میں یٰزَکَرِیَّا میں سے قاری نے الف کو حذف کر کے یٰزَکَرِیَّ پڑھا،

یا سورۂ انبیاء کی تلاوت کرتے ہوئے: قَالُوآ أَأَنتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یآ إِبْرَاهِیْمُ میں میم کو حذف کر کے یَا إِبْرَاهِیُ پڑھا،

یا سورۂ ہود کی تلاوت کرتے ہوئے قَالُوا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنتَ فِیْنَا میں یا صَالِح میں سے قاری نے حاء کو حذف کر کے یَا صَالِ پڑھا،

تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی، اور اگر سورۂ ہود کی تلاوت کرتے ہوئے: قیل یٰنوح اهبط بسلٰم منا میں قاری نے نوح میں سے حاء کو حذف کر کے 'یا نو' پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۲) نقصان یا حذف حرف بہ طریق ایجاز وترخیم نہ ہو۔

اگر حذف حرف بہ طریق ایجاز وترخیم نہیں ہے تو تغیر معنی اور عدم تغیر معنی کے اعتبار سے اس کی دو صورتیں بنتی ہے:

(۱) نقصان حرف یعنی کسی حرف کو حذف کردینے کی وجہ سے معنی میں تغیر پیدا نہ ہو، مثلاً سورۂ شوری کی تلاوت کرتے ہوئے:

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْأَعْلَامِ میں قاری نے واو کو چھوڑ کر مِنْ اٰیٰتِهِ

الُجَوَار پڑھا،

یا سورۂ حشر کی تلاوت کرتے ہوئے: وَمَن يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيُدُ الُعِقَابِ **میں قاری نے فاء کو چھوڑ کر** إِنَّ اللَّهَ شَدِيُدُ الُعِقَابِ **پڑھا،**

یا سورۂ نبأ کی تلاوت کرتے ہوئے وَسُيِّرَتِ الُجِبَالُ فَكَانَتُ سَرَابا **میں قاری نے تاءِ اول کو حذف کر کے** وَسُيِّرَ الُجِبَالُ فَكَانَتُ سَرَابا **پڑھا تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔**

(۲) کسی حرف کو حذف کر دینے کی وجہ سے معنی میں تغیر پیدا ہو جائے، مثلا :

سورۂ انشقاق کی تلاوت کرتے ہوئے وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ **میں ذال کو حذف کر کے** وَأَنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ **پڑھا،**

یا سورۂ قصص کی تلاوت کرتے ہوئے: إِنَّهٗ لَايُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ **میں قاری نے لا کو حذف کر کے** إِنَّهٗ يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ **پڑھا،**

تو ان صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

ومنها: حذف حرف:إن كان الحذف على سبيل الايجاز والترخيم، فإن وجد شرائطه نحو إن قرأ: 'ونادو يا مال' لاتفسد صلاته، وإن لم يكن على وجه الايجاز و الترخيم، فإن كان لايغير المعنى لا تفسد صلاته نحو: إن قرأ: 'ولقد جاء هم رسلنا بالبينات' بترك التاء من جاء ت، وإن غير المعنى تفسد صلاته عند عامة المشايخ نحو إن قرأ : 'فمالهم لايؤمنون' بترك 'لا'. (عالمگیری:۱/۱۰۲)

ترجمہ: اور قراءت میں ہونے والی غلطیوں کی ایک قسم کسی حرف کو حذف

کردینا، کم کردینا ہے، اگر یہ حذف کرنا ایجاز اور ترخیم کے طریقہ پر ہے. جیسے: ونادو یامالکُ کو یا مالِ پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر ایجاز وترخیم کے طور پر نہ ہو، تو اگر معنی متغیر نہیں ہوا ہے، تو بھی نماز میں فساد نہیں آئے گا۔ جیسے: وَلَقَدُ جاء هم رسلنا بالبينات پڑھے، اور جاء تهم سے تاء کو حذف کردے۔

اور اگر اس طرح نقصان حرف کی وجہ سے معنی میں تغیر وتبدل پیدا ہو جائے تو عامۃ المشائخ کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ جیسے: فَمَا لَهُمُ لَا يُؤْمِنُونَ کو 'لا' ترک کر کے صرف يؤمنون پڑھا۔

محیط برہانی میں ہے:

الفصل الخامس: في حذف حرف من الكلمة : فنقول: إن كان الحذف على سبيل الإيجاز و الترخيم يكون من تلك الكلمة فلايوجب الفساد ــــــ أماإذا لم يكن على سبيل الإيجازو الترخيم، فإن كان لا يتغير المعنى، لاتفسد صلاته، نحوأن يقرأ: ' ولقدجاء هم رسلنابالبينات' بترك التاء من جائتهم، أويقرأ : 'وأوتوه من بعدماجاء هم البينات' بترك التاء من جاء تهم، أويقرأ: 'قالوا إنماأنت من المسحرين، ماأنت إلّابشرٌ مثلنا' بترك الواوقبل قوله 'ماأنت'، أويقرأ: 'سبحان الذى بيده ملكوت كل شئ'، بترك الفاء من'فسبحان'.

وإن غيّرالمعنى : تفسد صلاته عند عامة المشائخ رحمهم اللّٰه تعالىٰ نحوأن يقرأ: 'فتتنزل عليهم الملائكة أن تخافوا وتحزنوا' ،بترك

’لا‘ قبل قوله ’تخافوا‘ وقبل قوله ’تحزنوا‘، فإنه تفسد صلاته.

ترجمہ: پانچویں **فصل کلمہ میں** سے کسی حرف کو حذف کرنے کے بارے میں ہے۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں: اگر حذف کلمہ میں ایجاز وترخیم کے طریقہ پر ہو، تو فساد پیدا نہیں کرے گا۔ بہرحال جب ایجاز وترخیم کے طریقہ پر نہ ہو اور معنی میں تغیر پیدا نہ ہوتو اس سے نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے: ولقدجاء هم رسلنابالبينات، پڑھے جائتهم سے تاء کو حذف کرکے۔ یا وأوتوه من بعدماجاء هم البينات پڑھے، جائتهم سے تاء کو حذف کرکے، یاقالو إنما أنت من المسحرين ما أنت إلا بشر مثلنا ، پڑھے، ما أنت سے پہلے واو کو حذف کرکے۔ یا سبحان الذی بيده ملكوت كل شئ پڑھے، فسبحان میں سے فاء کو حذف کرکے۔

اور اگر معنی میں تغیر پیدا ہوجائے تو اکثر مشائخ کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہوجائے گی، جیسے: فتتنزل عليهم الملائكة أن تخافوا وتحزنوا پڑھے، تخافوا اور تحزنوا سے پہلے لا کو حذف کرکے۔ (محیط برہانی: ۲/۷۱،۷۲)

شامی میں اس کی کچھ اور امثلہ بھی ہیں:

قوله: أو نقص حرفاً، إعلم أن الحرف إماأن يكون من أصول الكلمة أو لا، وعلى كل إما أن يغير المعنى أو لا، فإن غيّر نحو : ’خلقنا‘ بلاخاء أو ’جعلنا‘ بلا جيم تفسد عند أبي حنيفة ومحمد و نحو: ’ما خلق الذكر و الأنثى‘ بحذف الواو قبل ’ماخلق‘ تفسد. قالوا: وعلى قول أبي يوسف لاتفسد، لأن المقروء موجود في القرآن.

وإن لم يتغير كالحذف على وجه الترخيم بشروطه الجائزة في

العربية نحو: 'يامال' فی 'يامالك' لا يفسد إجماعًا . (شامی:۲/ ۳۹۶)

ترجمہ: تو جان کہ حذف ہونے والا حرف یا تو اصل کلمہ ہوگا یا اصل کلمہ نہ ہوگا، اور دونوں صورتوں میں معنی متغیر ہوا ہوگا یا نہیں ہوا ہوگا؛ اگر معنی متغیر ہوگیا، جیسے: خلقنا بغیر خاء اور جعلنا بغیر جیم پڑھے،تو حضرات طرفین کے نزدیک نماز فاسد ہوجائے گی،جیسے: واللیل إذا یغشی ، والنھار إذا تجلی ، ماخلق الذکر و الأنثی میں 'ماخلق' سے پہلے حرف 'واؤ' کو حذف کردیا۔(چوں کہ عطف ختم ہوکر یہ جملہ قسم سے خارج ہوکر الگ ہوجاتا ہے،اور معنی اس کا فاسد ہوجاتا ہے)اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک فاسد نہیں ہوگی، اس لیے کہ پڑھا ہوا لفظ قرآن کریم میں موجود ہے۔

اور اگر معنی متغیر نہیں ہوا جیسے،عربی میں ترخیم کے جواز کی شرطوں کے ساتھ، علی وجہ الترخیم کوئی حرف حذف کیا جائے،مثلاً'یامالك' کے بجائے'یامال' پڑھے تو بالاجماع نماز فاسد نہ ہوگی۔

ترخیم کی شرائط

کلمہ میں سے بہ طریق ایجاز وترخیم کسی حرف کو حذف کرنے کے لئے تین شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے،اگر ان تین شرائط میں سے کوئی بھی شرط مفقود ہوگی تو حذف حرف جائز ودرست نہ ہوگا اور تینوں شرطیں پائی جائے تو کلمہ میں سے حرف کو حذف کرنا درست وجائز ہوگا۔

(۱)حذف اسم نداء میں ہونا چاہئے۔

(۲)منادی(محذوف منہ کلمہ)معرفہ(علم)ہونا چاہئے۔

(۳)اسم منادی چار حروف یا اس سے زیادہ پر مشتمل ہونا چاہیے، جیسے: 'یــا صالح' میں بہ طریق ایجاز وترخیم حاء کو حذف کر کے 'یاصالِ' پڑھا جائے۔

وللحذف على الترخيم شرائط ثلاثة :

أحدها أن يكون الحذف فى اسم النداء، حتى لا يجوز الترخيم فى الأفاعيل، ولا فى الحروف ولا فى اسم المعرف بالالف واللام ولا فى النعت.

والثانى أن يكون المنادى معرفا، نحو قوله : يا حارث و مأشبه ذلك ولا يصح فى المنكر نحو : يا قاتل ، يا ضارب؛ إلا فى قوله : يا صاحب يا فلان .

والثالث أن يكون الاسم المنادى على أربعة أحرف أو مازاد على ذلك أما إذا كان على ثلاثة أحرف فلا يجوز الترخيم إلا إذا كان ثالث الحروف الهاء.

ترجمہ: بہ طریق ترخیم حذف کرنے کی تین شرطیں ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ حذف اسم نداء میں ہو، لہٰذا افاعیل (افعال) اور حروف میں ترخیم جائز نہیں ہے، اسی طرح معرف بالالف واللام اور صفت میں بھی ترخیم درست نہیں۔

اور دوسری شرط یہ ہے کہ منادی معرفہ (علَم یا اس کے قائم مقام) ہو، جیسے قائل کا قول ''یاحارث'' اور اس کے مشابہ۔ پس نکرہ میں ترخیم صحیح نہیں ہے، جیسے: یا قــاتل ، یاضارب ،سوائے 'یاصاحب' اور 'یافلان' میں، اور تیسری شرط یہ ہے کہ اسم منادی چار حروف یا اس سے زیادہ پر مشتمل ہونا چاہیے، بہرحال جب تین حرفوں

پر مشتمل ہوتو ترخیم جائز نہیں ہے، مگر جب کہ تیسرا حرف ھاء ہو۔

(فتاوی تاتارخانیہ:۲/۱۰۱)

اکابر کے فتاوی اور دیگر تطبیقات

(۱)''فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ ''میں ''عَمَلَ عَمَلٍ مّنکم ''پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۳۶)

(۲) قرأت میں''وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ'' کی جگہ''وَیَاكَ نَسْتَعِیْنُ''بدون الف پڑھا تو نماز ہوجائے گی۔ (فتاوی رحیمیہ:۳/۱۱۸)

(۳) سورۂ الدھر میں''وَسَبِّحْهُ'' کی جگہ''سَبِّهٖ''پڑھا تو چونکہ معنی میں تغیر فاحش پیدا ہوگیا اس لیے نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ (محمود الفتاوی:۱/۴۶۳)

(۴) اگر قاری نے''لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ ''کے بجائے''أنزلن'' پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۱۲)

(۵) سورۂ بقرہ میں''مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَاالْمُشْرِكِیْنَ ''میں''وَلَاالْمُشْرِكِیْنَ'' کی جگہ''وَالْمُشْرِكِیْنَ''پڑھا تو نماز ہوگئی دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (فتاوی عثمانی:۱/۴۷۰)

(۶)''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ''میں لا چھوڑ کر ''اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ ''پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی دار العلوم زکریا:۲/۲۳۸)

(۷)''وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ''میں''كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۸) سورۂ اعراف میں''اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ''میں''لا'' ترک

کر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۳) سورۂ مزّمّل میں ''کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ''میں ''اِلٰی '' چھوڑ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۳) تقدیم:

یعنی نمازی کا دوران قرأت کسی حرف کو اس سے پہلے والے حرف سے آگے کر دینا۔

(۴) تاخیر:

یعنی نمازی کا دوران قرأت کسی حرف کو اس کے بعد والے حرف سے مؤخر کر دینا۔

حروف میں ہونے والی اس تقدیم وتاخیر کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) حروف میں تقدیم وتاخیر کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو جائے، مثلا سورۂ مدّثّر کی تلاوت کرتے ہوئے: فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ میں کلمہ قَسْوَرَةٍ کی واو کو سین سے مقدم اور سین کو واو سے مؤخر کر کے قو سرۃ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۲) حروف میں تقدیم وتاخیر کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا نہ ہو تو مختار قول کے مطابق نماز فاسد نہ ہوگی، مثلا سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتے ہوئے فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشَرَةَ عَيْنًا میں کلمہ فَانْفَجَرَتْ کی جیم کو راء سے مؤخر اور راء کو جیم سے مقدم کر کے فَانْفَرَجَتْ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہو گی۔

عالمگیری میں ہے:

الخطأ فی التقدیم و التأخیر: ولوقدّم علی حرف إن تغیر المعنی تفسد صلاته کعفص مکان عصف و إن لم یتغیرلا تفسد کما إذا قرأ ' غثاء أوحی ' مکان 'أحوی'. هوالمختار.

ترجمہ: تقدیم وتاخیر میں غلطی: کسی حرف کودوسرے پرمقدم کردیا،اگرمعنی میں تغیر پیداہوگیاہےتواس کی نماز فاسد ہوجائے گی،جیسے عصف کی جگہ عفص پڑھا۔اوراگرمعنی میں تغیر پیدانہیں ہواتو نماز فاسد نہ ہوگی،جیسے أحوی کی جگہ غثاء أوحی پڑھے۔یہ ہی قول پسندیدہ ہے۔ (عالمگیری:۱/۱۰۳)

لوقدّم بعض حروف الکلمة علی بعض 'کعفص' مکان 'کعصف' و'سرخ' مکان 'خسر' یفسد إن غیر المعنی .

ترجمہ :اگرکلمہ کے حروف میں کسی حرف کو دوسرے پر مقدم کر دیا، جیسے : کعصف کی جگہ کعفص اور خسرکی سرخ پڑھ دیا،اورمعنی میں تغیرہوگیاتو نماز فاسد ہوجائے گی۔ (حلبی کبیری:۴۲۴)

اکابر کے فتاوی اور دیگر تطبیقات

(۱)''فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ''میں''فَاِذَا بَقِرِ الْبَصَرُ''پڑھاتونماز فاسد نہ ہوگی (عندالطرفین)۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۵)ابدال:

یعنی نمازی کاقرأت میں ایک حرف کی جگہ دوسراحرف پڑھنا۔

اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) حرف بدل اور حرف مبدل منہ کے مخارج قریب ہوں، اور ابدالِ حرف کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش نہ ہوا ہو، مثلاً سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے اللّٰہُ الصَّمَدُ میں صاد کو سین سے بدل کر اللّٰہُ السَّمَدُ پڑھا، یا سورۂ شوریٰ کی تلاوت کرتے ہوئے، وإِنَّكَ لَتَهْدِیْ إِلیٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِیْم میں مستقیم کی تاء کو طاء سے بدل کر مسطقیم پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۲) بدل اور مبدل منہ کے مخارج قریب ہوں اور ابدال حرف کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو گیا ہو، مثلاً سورۂ حشر کی تلاوت کرتے ہوئے: لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوْ اللّٰہَ میں نَسُوْا کی سین کو صاد سے بدل کر نصو الله پڑھا یا سورۂ شعراء کی تلاوت کرتے ہوئے: إِلَّا مَنْ أَتیٰ اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ میں بقلب کی قاف کو کاف سے بدل کر بکلب سلیم پڑھا تو اس صورت میں، اگر چہ معنی میں تغیر فاحش کا تقاضہ یہ ہے کہ نماز فاسد ہو جائے، مگر چوں کہ قرب مخرج کی بنیاد پر اس طرح کی غلطی میں ابتلاء عام ہے، بنا بریں عمومِ بلوی کی وجہ سے متأخرین کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی۔ البتہ متقدمین کا قول احوط اور اولیٰ ہے۔

(۳) بدل مبدل منہ میں بعد مخرج ہو اور ابدال حرف کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا نہ ہو؛ مثلاً سورۂ دہر کی تلاوت کرتے ہوئے وَإِذَا رَأَیْتَ ثَمَّ رَأَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا میں کبیرا کی باء کو ثاء سے بدل کر قاری نے وملکا کثیراً پڑھا یا سورۂ دہر ہی کی دوسری آیت إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا میں حکیما کے کاف کو لام سے بدل کر حلیما پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۴) بدل اور مبدل منہ کے درمیان بعد مخرج ہو اور ابدال حرف کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو جائے، البتہ وہ ایسے حروف ہوں، کہ ان میں تمیز کرنا اور الگ الگ ادا کرنا قاری کے لیے دشوار نہ ہو، مثلاً سورۂ انشراح کی تلاوت کرتے ہوئے أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ میں صدر کی صاد کو غین سے بدل کر أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ غَدْرَكَ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۵) بدل اور مبدل منہ کے درمیان بعد مخرج ہو اور ابدال حرف کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو جائے، البتہ وہ ایسے حروف ہوں، کہ ان میں تمیز کرنا اور الگ الگ ادا کرنا قاری کے لیے دشوار ہو اور قصداً ایک حرف کو دوسرے کی جگہ نہیں پڑھا، بلکہ بلاقصد، مشقت یا عجز کی وجہ سے، یا ناواقفیت سے، ایسا ہو گیا جیسے: ضاد، ظاء، ذال کے درمیان، ضاد اور دال پر کے درمیان، زاء اور ذال کے درمیان؛ وغیرہ تو باوجود تغیر معنی کے، مشقت اور حرج کے پیش نظر متأخرین کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی، اگرچہ متقدمین کے نزدیک معنی میں تغیر فاحش کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ متأخرین کا قول اوسع اور متقدمین کا قول احوط ہے۔ اور نماز جیسی مہتم بالشان عبادت میں حتی الامکان احوط پر عمل کرنا بہتر ہوگا۔

امام نسفی زلۃ القاری میں فرماتے ہیں:

إقامة حرف مقام حرف أخر وهو لا يخلو إما أن يكون بينهما قرب مخرج أو بعد مخرج، وهو إما أن يتغير بها المعنى أو لا يتغير ... وإن كان قرب المخرج ولم يتغير بها المعنى لم تفسد نحو أن يقرأ: 'اهْدِنَا السِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ' مَكَانَ 'الصِّرَاطَ' اَو قراَ: 'بِمُزَيْطِرْ' مكان

’بِمُصَيْطِرْ‘ أو قرأ : ’يَبْصُطُ‘ مكان ’يَبْسُطُ‘ ـ وأما ما يتغير بها المعنى كَالصَّيْفِ وَالسَّيْفِ وَالنَّصْرِ وَالنَّسْرِ ؛ قال محمد بن سلمة : لم تفسد لعموم البلوى ... وأما إذا بعد المخرج و تغير بها المعنى نحو أن يقرأ : ’فَسُحْقًا لِأَصْحٰبِ الشَّعِيْرِ‘ بالشين المعجمة مكان ’السَّعِيْرِ‘ ، قال أبو مطيع تفسد، وإن لم يتغير بها المعنى نحو : أن يقرأ : ’إِنَّا أَنْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ‘ بالنون مكان ’أَعْطَيْنَاكَ‘ أو قرأ : ’ فَلَا تَكْهَرْ‘ بالكاف مكان ’فَلَا تَقْهَرْ‘ على قياس أبی يوسف تفسد لأنه ليس فی القرآن، ولو قرأ : ’عَظِيْم‘ مكان ’عَلِيْم‘ أو قرأ : ’حَكِيْم‘ مكان ’حَلِيْم‘ لم تفسد بالاتفاق.

ترجمہ: ایک حرف کو دوسرے کی جگہ پڑھ دینا دو حال سے خالی نہ ہوگا؛ دونوں حرفوں کے درمیان قرب مخرج ہوگا یا بعد مخرج، اور اس کی وجہ سے معنی متغیر ہوا ہوگا یا نہیں ہوا ہوگا۔ اگر قرب مخرج ہے اور اس کی وجہ سے معنی متغیر نہیں ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے: اهدنا الصراط المستقيم میں السراط، صاد کے بجائے سین سے پڑھے۔ یا بمصیطر کی جگہ بمزیطر زاء سے پڑھے، یا یبسط کی جگہ یبصط صاد سے پڑھے۔ اور جن صورتوں میں معنی بدل جائے، جیسے: صیف و سیف اور نصر و نسر، تو ان صورتوں میں محمد بن سلمۃ فرماتے ہیں کہ عموم بلوی کے پیش نظر نماز فاسد نہ ہوگی۔

اور بعد مخرج ہوتے ہوئے تبدیلی کی وجہ سے معنی فاسد ہو جائے، جیسے: فَسُحْقًا لِأَصْحٰبِ السَّعِيْرِ کی جگہ الشَّعِيْرِ پڑھے، تو اس صورت میں ابو مطیع فرماتے ہیں کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اس کی وجہ سے معنی متغیر نہیں ہوا جیسے: إِنَّا

أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ میں بجائے عین کے نون کے ساتھ أَنْطَيْنَاكَ پڑھے یا فَلاَ تَقْهَرْ کی جگہ فَلاَ تَكْهَرْ کاف سے پڑھے، تو امام ابو یوسفؒ کے قول کے مطابق، اس وجہ سے کہ یہ لفظ قرآن میں نہیں؛ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر علیم کی جگہ عظیم پڑھے یا حلیم کی جگہ حکیم پڑھے تو بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی۔ (زلۃ القاری للنسفی)

عالمگیری میں کچھ مزید امثلہ کے ساتھ یہ مسئلہ یوں مذکور ہے:

ذكر حرف مكان حرف إن ذكر حرفا مكان حرف ولم يغير المعنى بأن قرأ: إِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ إِنَّ الظَّالِمُوْنَ وما أشبه ذلك لم تفسد صلاته وإن غير المعنى فإن أمكن الفصل بين الحرفين من غير مشقة كالطاء مع الصاد فقرأ الطالحات مكان الصالحات تفسد صلاته عند الكل، وإن كان لا يمكن الفصل بين الحرفين إلا بمشقة كالظاء مع الضاد والصاد مع السين والطاء مع التاء اختلف المشائخ قال أكثرهم لا تفسد صلاته .

ترجمہ: ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پڑھنا: اگر ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پڑھا اور معنی میں تغیر فاحش نہیں ہوا، اس طور پر کہ إنَّ المسلمون، إنَّ الظالمون پڑھا بجائے مسلمین اور ظالمین کے۔ اور اس کے مانند پڑھا تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، اور اگر معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو گیا اور دونوں حرفوں کے درمیان بغیر مشقت کے فصل کرنا ممکن ہو، جیسے: طاء و صاد، میں صلحت کی طلحت پڑھا تو تمام کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر دونوں حرفوں کے درمیان بغیر مشقت کے فصل کرنا ممکن نہ ہو، جیسے ظاء اور ضاد کے درمیان، صاد اور سین کے

درمیان ، طاء اور تاء کے درمیان ،؛ تو مشائخ نے اس میں اختلاف کیا ہے، اکثر مشائخ نے فرمایا کہ اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری:۱/۱۰۱)

شامی کی درج ذیل عبارات سے اوپر کی پانچوں صورتوں کا حکم بہت واضح طور پر سمجھا جاسکتا ہے:

أو بـدلـه بـآخر نحو..... ’أَيَّاب‘ بدل ’أَوَّاب‘ لم تفسد ما لم يتغير المعنى إلا مايشق تمييزه كالضاد والظاء فأكثرهم لم يفسد ها. الأصل فيـمـا إذا ذكر حرفا مكان حرف وغير المعنى: إن أمـكن الفصل بينهما بلا مشقة تفسد ، وإلا يمكن إلا بمشقة كالظاء مع الضاد المعجمتين، والصاد مع السين المهملتين والطاء مع التاء قال أكثرهم لاتفسد.

ترجمہ: حرف کوکسی دوسرے حرف سے بدل دے جیسے: أواب کی جگہ أيَّـاب پڑھا،تو نماز فاسد نہ ہوگی جب تک کے معنی میں تغیر پیدا نہ ہوا ہو؛ سوائے یہ کہ تمیز مشکل ہو(تو تغیر معنی کے باوجودنماز فاسد نہ ہوگی) جیسے ضاد اور ظاء،تو اکثر مشائخ نماز کو فاسد قرار نہیں دیتے ہیں۔

ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پڑھ دے اس کی وجہ سے تغیر معنی ہو جائے تو اس صورت میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر دونوں حرفوں کے درمیان بغیر مشقت کے فصل ممکن ہوتو نماز فاسد ہو جائے گی اور بغیر مشقت کے امتیاز ممکن نہ ہو جیسے: ظاء معجمہ اور ضاد معجمہ کے درمیان ، اور صاد مہملہ اور سین مہملہ کے درمیان اور طاء اور تاء کے درمیان ؛تو اکثر مشائخ نے فرمایا نماز فاسد نہ ہوگی۔(درمع الشامی:۲/۳۹۶)

قوله: إلا مـا يشق...... وإلايمكن إلا بـمشـقّة كالظاء مع الضاد

المعجمتين و الصاد مع السين المهملتين و الطاء مع التاء قال أكثرهم لاتفسد .

وفى خزانة الأكمل قال القاضى أبو عاصم إن تعمد ذلك تفسد. وإن جرى على لسانه أو لايعرف التمييز لاتفسد وهو المختار. وفى التاتارخانية عن الحاوى حكى عن الصفار أنه كان يقول الخطأ إذا دخل فى الحروف لا تفسد لأن فيه بلوى عامة الناس لأنهم لا يقيمون إلا بمشقة وفيها إذا لم يكن بين الحرفين اتحاد المخرج ولا قربه إلا أن فيه بلوى العامة كالذال مكان الضاد أو الزاى المحض مكان الذال والظاء مكان الضاد لا تفسد عند بعض المشائخ.

وهذا كله قول المتأخرين وقد علمت أنه أوسع و أن قول المتقدمين أحوط قال فى شرح المنية وهو الذى صحّحه المحققون وفرعو عليه فاعمل بما تختار والاحتياط أولى سيّما فى أمرالصلاة التى هى أوّل مايحاسب العبد عليها .

ترجمہ: مصنفؒ کا قول إلا مـا يشق..... اوراگر دونوں حرفوں کے درمیان فصل کرناممکن نہ ہو، مگر مشقت سے، جیسا کہ ظاء معجمہ اور ضاد معجمہ کے درمیان، اور صاد مہملہ اور سین مہملہ کے درمیان، اور طاء اور تاء کے درمیان، تو اکثر مشائخ نے فرمایا نماز فاسد نہ ہوگی۔

اورخزانۃ الاکمل میں ہے کہ قاضی ابو عاصم نے فرمایا اگر عمداً ایسا کرے تو نماز فاسد ہوجائے گی اوراگراس کی زبان پر جاری ہوجائے یا وہ تمیز نہ کرسکتا ہوتو اس کی

نماز فاسد نہ ہوگی اور یہ ہی قول مختار ہے، اورتا تارخانیہ میں حاوی سے نقل کیا گیا ہے کہ امام صفار سے منقول ہے کہ ’’جب حروف میں غلطی ہو جائے تو فساد پیدا نہیں کرے گی، اس لئے کہ اس میں لوگوں کا ابتلاء عام ہے کیوں کہ لوگ حروف کو بلا مشقت کے اداءنہیں کر پاتے۔‘‘ اوراسی میں ہے کہ جب دوحرفوں کے درمیان اتحاد اورقرب مخرج نہ ہو؛ مگر اس میں لوگوں کا ابتلاء عام ہو، جیسے ’ذال‘ اور’ضاد‘ کے درمیان، یا ’زاء‘ اور’ذال‘ کے درمیان یا ’ظاء‘ اور’ضاد‘ کے درمیان،تو بعض مشائخ کےنزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور یہ سب متأخرین کےاقوال ہیں۔اورآپ کومعلوم ہے کہ اس میں وسعت ہے۔اورمتقدمین کا قول احوط ہے،شرح منیہ میں ہے:اور یہی (احتیاط کرنا)وہ قول ہے جس کی محققین نے تصحیح فرمائی ہےاوراس پرتفریع کی ہے، پس آپ جس پر چاہیں عمل کر سکتے ہیں۔اوراحتیاط اُولی ہے خاص کرنماز کے معاملہ میں، کیوں کہ یہ وہ عبادت ہے جس کا حساب بندہ سے سب سے پہلے لیا جائے گا۔ (شامی:۲/ ۳۹۷،۳۹۶)

نوٹ:ہمارےاکابرکےزیادہ ترفتاوی احوط قول کےمطابق ہیں۔

فائدہ : قرب و بعد مخرج کے بارے میں

ہمزہ، ہاء،عین، حاء،غین، خاء؛ یہ چھ حروف قریب المخارج ہیں۔قاف اور کاف؛ یہ دوحرف قریب المخارج ہیں۔جیم،شین اوریاءِ غیرمدہ؛ یہ تینوں حرف قریب المخارج ہیں۔لام،نون اورراء؛ یہ تینوں حروف قریب المخارج ہیں۔طاء،دال اورتاء ؛ یہ تینوں حروف قریب المخارج ہیں۔زاء،سین، اور صاد؛ یہ تینوں حرف قریب

المخارج ہیں۔ثاء، ذال ،ظاء؛ یہ تینوں حروف قریب المخارج ہیں۔باء، فاء، میم اور واؤ غیر مدہ؛ یہ چاروں حروف قریب المخارج ہیں۔الف مدہ، یاء مدہ اور واو مدہ؛ یہ تینوں حروف قریب المخارج ہیں۔ضاد، ظاء ؛قریب المخرج نہیں ہے۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب (خلاصۃ البیان:۱۱،۱۰،فوائد مکیہ:۳۲ قرآت اکیڈمی، ترکیسر)

علامہ نسفی اپنے رسالہ 'زلۃ القاری' میں فرماتے ہیں:

فصل فی بیان قرب المخرج وبعد المخرج: فنقول :

وهو العين والغين والحاء والخاء والهمزه والهاء من مخرجٍ.

والقاف والكاف من مخرجٍ.

والضاد والجيم والشين من مخرجٍ.

والصاد والسين والزاي ،من مخرجٍ.

والطاء والتاء والدال من مخرجٍ.

واللام والراء والنون من مخرجٍ.

والباء والفاء والميم من مخرجٍ.

والواو والياء والألف من مخرجٍ.

والظاء والثاء والذال من مخرجٍ.

وأمّاالظاء والضاد فليسا من مخرج واحدٍ؛

ولذا قال أبو مطيع وجماعة من مشايخ بلخ لوقرأ 'ضالمين' بالضاد مكان 'ظالمين' بالظاء، تفسد لأنّه لغوٌ .

ترجمہ: یہ فصل قرب مخرج اور بعد مخرج کے بیان میں ہے، ہم کہتے ہیں:

عین، غین، حاء، خاء، ہمزہ اور ہاء ایک مخرج سے ہیں۔ قاف اور کاف ایک مخرج سے ہے۔ ضاد، جیم اور شین ایک مخرج سے ہیں۔ صاد، سین اور زاء ایک مخرج سے ہیں۔ طاء، تاء اور دال ایک مخرج سے ہیں۔ لام، راء اور نون ایک مخرج سے ہیں۔ باء، فاء، میم ایک مخرج سے ہیں۔ واو، یاء اور الف ایک مخرج سے ہیں۔ ظاء، ثاء اور ذال ایک مخرج سے ہیں۔ اور ظاء اور ضاد ایک مخرج سے نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے ابو مُطیع اور مشائخ بلخ کی ایک جماعت نے فرمایا کہ اگر ظلمین بالظاء کی جگہ ضالمین بالضاد پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ یہ لغو ہے۔ (زلۃ القاری)

مذکورہ بالا عبارت میں ضاد کو جیم اور شین کے ساتھ قریب المخرج بیان کیا گیا ہے، حفص عن عاصم کے علاوہ دیگر قراءت سے یہ ثابت ہے۔

القول بخروج الضاد من مخرج الجیم وهو وسط اللسان هو مذهب الامام خلیل . (زلۃ القاری ،للامام النسفی)

اکابر علماء دیوبند کے فتاوی ضاد ، دال وغیرہ کے بارے می

لفظ ضاد کو کس طرح ادا کرنا چاہیے:

سوال: لفظ ضاد کو نماز میں کس طرح پڑھنا چاہیے؟

جواب: ضاد کو اس کے مخرج سے پڑھنا چاہیے، نہ نکل سکے تو جیسے بھی ادا ہو جائے، نماز ہو جاتی ہے۔ (فتاوی دار العلوم ج۴ ص۹۱ باب زلۃ القاری)

ضالین کو دالین پڑھنے سے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

سوال: ضالین کو دالین پڑھنے سے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ضاد کو بصورت دال مفخم (دالِ پُر) پڑھنے سے نماز کے نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا تو تمام عرب قراء وعلماء اور ائمہ میں سے بھی کسی کی نماز نہ ہوگی اور نہ مقتدیوں کی نماز ہوگی؛ کیونکہ وہ سب دالین پڑھتے ہیں، پس معلوم ہوا کہ یہ حکم لگانا غلط ہے اور حرج ہے البتہ عمدہ بہتر یہی ہے کہ مخرج سے ادا کرنے میں کوشش کرے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج۴ص۹۲)

لفظ ضاد کے بارے میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا فتویٰ

د، ظ، ض؛ کے حرف جداگانہ اور مخارج الگ ہونے میں تو شک نہیں ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ قصداً کسی حرف کو دوسرے مخرج سے ادا کرنا سخت بے ادبی ہے اور بسا اوقات باعثِ فسادِ نماز ہے، مگر جو لوگ معذور ہیں اور ان سے یہ لفظ مخرج سے ادا نہیں ہوتا وہ حتی الوسع کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان کی نماز بھی درست ہے۔

اور دالِ پُر ظاہر ہے کہ خود کوئی حرف نہیں ہے، بلکہ ضاد ہی ہے اپنے مخرج سے پورے طور پر ادا نہیں ہوا تو جو شخص دال خالص یا ظاء خالص عمداً پڑھے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، مگر جو شخص دالِ پُر کی آواز میں پڑھتا ہے آپ اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں۔ جو شخص باوجود قدرت کے ضاد کو ضاد کے مخرج سے ادا نہ کرے وہ گنہگار بھی ہے اور اگر دوسرا لفظ بدل جانے سے معنٰی بدل گئے تو نماز بھی نہ ہوگی اور اگر کوشش وسعی کے باوجود ضاد اپنے مخرج سے ادا نہیں ہوتا تو وہ معذور ہے۔ اس کی نماز ہو جاتی ہے اور جو شخص خود صحیح پڑھنے پر قادر ہے تو ایسے معذور کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے مگر جو شخص قصداً خالص دال یا ظاء پڑھے تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل: ۳۲۰،۳۲۱،۳۴۳)

لفظ ضاد کے بارے میں مفتی شفیع صاحب ؒمفتیٔ اعظم پاکستان کا فتویٰ

عوام کی نماز تو بلا کسی تفصیل وتنقیح کے بہر حال صحیح ہو جاتی ہے خواہ ظاء پڑھیں یا دال یا زاء وغیرہ؛ کیونکہ وہ قادر بھی نہیں اور سمجھتے بھی یہی ہیں کہ ہم نے اصلی حرف ادا کیا ہے۔ اور قراء مجوِّدین اور علماء کی نماز میں تفصیل مذکور ہے کہ اگر غلطی قصداً ایا بے پرواہی سے ہو تو نماز فاسد ہے اور سبقت لسانی یا عدم تمیز کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔ (جواہر الفقہ ج ۱ ص ۳۳۸)

تنبیہ: لیکن جواز اور عدمِ فساد سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ بے فکر ہو کر ہمیشہ غلط پڑھتے رہنا جائز ہو گیا اور پڑھنے والا گنہگار بھی نہ رہے گا؛ بلکہ اپنی قدرت اور گنجائش کے موافق صحیح پڑھنے کی مشق کرنا اور کوشش کرتے رہنا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہو گا اگر چہ نماز فاسد ہو جیسا کہ عالمگیری مصری ج ا ص ۴ ۷ باب چہارم میں تصریح موجود ہے۔ (جواہر الفقہ :۱/ ۳۳۹)

ضاد کا مخرج

سوال: حرفِ ضاد بعض لوگ مشابہ بہ 'دال' پڑھتے ہیں اور بعض مشابہ بہ 'ظاء'، اور بعض ڈال پڑھتے ہیں۔ صحیح کونسا ہے؟

جواب: ضاد، ایک مستقل حرف ہے، اس کا مخرج دال، یا ظاء سب سے علیحدہ ہے، جو شخص ضاد کو اپنے اصلی مخرج سے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اسے کسی ماہر قاری سے مشق کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور جب تک اس کوشش میں کامیاب نہ ہو اسے ظاء کے مشابہ پڑھنا دال کے مشابہ پڑھنے سے بہتر ہے؛ لیکن نماز دونوں صورتوں میں ہو جائے گی۔ (فتاویٰ عثمانی:۱/ ۴۶۹)

ض کا مخرج

سوال: و لا الضالین جس کا مخرج زبان کا کنارہ، ڈاڑھوں کے ساتھ ہے، کیا و لا الظالین کے مشابہ پڑھ سکتے ہیں یا و لا الدالین موٹا کر کے پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ضاد کا مخرج دال اور ظاء دونوں سے الگ ہے اور وہ یہ کہ زبان کا کنارہ دائیں بائیں دونوں ڈاڑھوں کو چھولے، اس کی آواز بھی دال اور ظاء سے الگ ہے؛ لیکن ظاء کے ساتھ اس کی مشابہت دال کی بہ نسبت زیادہ ہے۔ نوٹ: ض کے مخرج سے متعلق تفصیل کے لئے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا رسالہ رفع التضاد عن حکم الضاد جواہر الفقہ ص: ۳۲۵ ج: ۱، ملاحظہ فرمائیں۔ (فتاوی عثمانی: ۱/ ۴۶۹)

اکابر کے فتاوی اور دیگر تطبیقات

(۱) ''وَانْحَرْ'' کی جگہ ''وَانْهَر'' پڑھے تو متقدمین کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور لوٹانا ضروری ہوگا البتہ علماء متأخرین کے نزدیک بوجہ عمومِ بلوی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی رحیمیہ: ۳/ ۱۲۳)

(۲) لفظ ''بِالسَّاهِرَة'' کی جگہ ''بِالسَّاحِرَة'' ہائے حطی کے ساتھ پڑھا جس کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش لازم آیا اور لفظ ''بِالسَّاحِرَة'' قرآن میں موجود نہیں نیز پڑھنے والا اہل علم میں سے ہے لہٰذا نماز نہ ہوگی اعادہ ضروری ہے۔ (فتاوی رحیمیہ: ۳/ ۱۱۸)

(۳) جو شخص ''اَلْحَمْدُ'' پڑھنے پر قادر نہیں بلکہ اس کی جگہ ''الهمد'' پڑھتا ہے یعنی ''حاء'' کی جگہ ''هاء'' پڑھتا ہے نماز اس کی بھی صحیح ہو جائے گی۔

(فتاوی محمودیہ: ۷/ ۱۳۰)

(۴) امام صاحب نے ''وَلَمْ يَجِدُوا'' کے بجائے ''ولا يجدوا'' پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۳۵/۷)

(۵) سورۂ کہف آیت ''قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا، اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ '' میں ''اَلَّذِينَ '' کی جگہ ''اَللَّظِين '' پڑھا تو یہ لفظ مہمل ہو گیا نماز لوٹائی جائے۔

(فتاوی محمودیہ: ۱۴۰/۷، ۱۴۱)

(۶) نماز میں قراءت کرتے ہوئے ''فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْم '' کے بجائے ''ماأحسن تقويم '' پڑھ دے تو نماز درست ہو جائے گی۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۴۱/۷)

(۷) سورۂ دہر میں ''يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِي رَحْمَتِهٖ '' میں ''رَحْمَتِهٖ'' کی جگہ ''رَحْمَتِي '' پڑھا تو نماز درست ہو جائے گی، علم بلاغت کا مشہور قاعدہ ہے جسے التفات کہتے ہیں یعنی غائب کے بعد مخاطب یا متکلم یا بالعکس لانا ''يُدْخِلُ '' میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر ضمیر غائب سے ہوا اور ''رحمتی '' میں متکلم سے ہوا، جس طرح (الحمدللّٰه ربّ العٰلمين) میں صیغۂ غائب کے ساتھ اور (إيّاك نعبد) میں مخاطب کے ساتھ۔ (فتاوی دار العلوم زکریا: ۲۳۶/۲)

(۸) ''لَايَسْمَعُونَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا'' کی جگہ ''لَايَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا كِذّٰبًا'' پڑھا تو معنی کے فاسد ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوئی۔

(فتاوی دار العلوم زکریا: ۲۳۷/۲)

(۹) سورۂ اعلیٰ میں ''غُثَاءً اَحْوٰى '' کو ''غُشَاءً اَحْوٰى '' یعنی ''ث'' کو ''ش'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند: ۷۳/۴)

(۱۰) سورۂ طارق میں ''لَقَوْلٌ فَصْلٌ '' میں ''ق'' کو ''ک'' (کاف) پڑھ

دیا(لَکُوْل فَصْل)اور یہ شخص صحیح پڑھنے پر قادر ہے لہذا اس صورت میں نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۷۶/۴)

(۱۱)"خیرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی "کے بجائے"خیرٌ لَّکَ و الاولی "پڑھا تو اس صورت میں نماز ہوگئی معنی میں ایسا تغیر نہیں ہوا جو مفسد صلوۃ ہو اب معنی یہ ہوگئے کہ البتہ آخرت اور دنیا دونوں آپ کے لئے بہتر ہیں جیسا کہ مفہوم آیت "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً" کا ہے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۸۲/۴)

(۱۲)"لَحٰفِظُوْنَ"کے بجائے"لَنٰفِظُوْنَ"پڑھا تو نماز ہوگئی۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:۹۱/۴)

(۱۳)"فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ"میں"عَلِیْم"پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (رسالہ زلۃ القاری)

(۱۴)"مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰن"سورۂ نجم میں ہے اس آیت میں "مِنْ"کو"اِلَّا"سے بدل کر پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۱۵)سورۂ مرسلت"اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ"میں"فِیْ ضَلٰلٍ" پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(٦)تکرار:

یعنی نمازی کا قرأت میں کسی حرف کو دو مرتبہ پڑھنا۔

اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) تکرار کسی مضعّف کو ظاہر کرنے کے لئے ہو مثلاً سورۂ کہف کی تلاوت کرتے ہوئے: قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ، فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۔میں

فارتدّا کی دال کوظاہر کر کے فار تدَدا پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۲) تکرار کسی مضعّف کے اظہار کے لئے نہ ہو بلکہ زیادتی ہو مثلاً سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے: الحمدللّٰہ میں کلمۂ الله میں دو کی بجائے تین لام کے ساتھ 'الحمدلللّٰہ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

تکرار الحرف أو الكلمة إن كرّر حرفاً واحداً، فإن كان ذلك اظهار تضعيف لم تفسد صلاته، نحو أن يقرأ: 'وَمَنْ يرتدد' وإن كان زيادةً نحو أن يقرأ: 'الحمد لللّٰه' بثلاث لامات تفسد صلاته.

ترجمہ: حرف یا کلمہ کو مکرر پڑھنا، اگر کسی ایک حرف کو مکرر کیا اور اگر وہ تکرار اظہارِ مضعف ہے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی جیسے: ومن یرتدد پڑھے اور اگر وہ تکرار زیادتی ہے جیسے: الحمد لللّٰہ تین لاموں کے ساتھ پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری:۱/۱۰۳)

اعراب میں غلطی

نماز میں مصلی سے دوران قرأءت اعراب میں مختلف قسم کی غلطیاں واقع ہوتی ہیں، مثلا (۱) مشدد کو مخفف اور مخفف کو مشدد پڑھنا، (۲) ممدود کو مقصور اور مقصور کو ممدود پڑھنا، (۳) مظہر کو مدغم اور مدغم کو مظہر پڑھنا، (۴) رفع ،نصب ، جر وغیرہ حرکات وسکنات کو بدل دینا وغیرہ۔

اس کی مختلف صورتیں درج ذیل ہے:

(۱) تشدید وتخفیف:

نمازی دوران قرأت کسی مخفف (بغیر تشدید والے) حرف کو مشدد (تشدید والا) بنا کر پڑھے یا کسی حرفِ مشدد کو مخفف کر کے پڑھے۔

اگر تشدیدِ مخفف یا تخفیفِ مشدد سے معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنی میں تغیر فاحش پیدا نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، مثلا سورۂ مدّثّر کی تلاوت کرتے ہوئے: فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ میں قَدَّر کی دال کو مخفف کر کے فَقُتِلَ كَيُفَ قَدَر پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی، اور اگر سورۂ فاتحہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ کی یاء کو مخفف پڑھا تو اس صورت میں اکثر مشائخ فساد کے قائل ہیں؛ لیکن مختار قول کے مطابق اس صورت میں بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

لوترك التشديد فی قوله 'إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ' أو قَرَأَ 'الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ' وأسقط التشديد على الباء، المختار أنها لا تفسد وكذا فی جميع المواضع وإن كان قول عامة المشائخ انها تفسد .

ترجمہ:اگر باری تعالی کے قول إيّاك نعبد وإيّاك نستعين میں تشدید کو چھوڑ دیایاالحمد لله رب العالمين پڑھااور باء پر سے تشدید کو ساقط کر دیا تو مختار قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی ،اوراسی طرح تمام جگہوں میں ،اگر چہ عامۃ المشائخ کا قول یہ ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری:۱/۱۰۴)

الفصل التاسع من زلة القارى فی ترك المد و التشديد فی موضعهما و الإتيان بهما فی غير موضعهما إن كان لا يغير المعنى ولا يقبح الكلام، لا يوجب فساد الصلوة وإن كان يغير المعنى ويقبح الكلام اختلف المشائخ، قال بعضهم : لا تفسد صلاته وقال عامتهم تفسد صلاته، مثال الأول فی ترك التشديد إذا قرأ : 'مَلْعُوْنِيْنَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوْا وَقُتِّلُوا' بغيرتشديد، لا تفسد صلاته لأنه قريب من ' قُتِّلوا' بالتشديد .

مثال الثانی إذا قرأ: 'قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ' وذكر 'الرب' من غير تشديد أو قرأ : 'إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوء' ذكر ' الأمارة' بغير تشديد ولو قرأ 'إِيَّاكَ نَعْبُد' بغير تشديد؛ قال بعضهم تفسد صلاته لأن'إيا' ضوء، كأنه قرأ 'ضوئك نعبد' وفی الذخيرة ولو اعتقد ذلك يكفّر فإذا قرأ سهواً تفسد صلاته، والأصح أنه لا تفسد وفی الخلاصة وهو المختار.

ترجمہ: زلۃ القاری کی نویں فصل مداورتشدید کوان کی جگہوں میں چھوڑ دینے

اوران کی جگہوں کے علاوہ میں ان کو بجالانے کے بارے میں ہے۔ اگر معنی میں تغیر اور کلام میں خرابی پیدا نہ ہو تو یہ نماز میں فساد پیدا نہیں کرے گا، اور اگر معنی میں تغیر اور کلام میں خرابی پیدا ہو جائے تو مشائخ کا اس میں اختلاف ہے، بعض نے فرمایا: نماز فاسد نہ ہوگی اور اکثر مشائخ فرماتے ہیں کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

تشدید کو ترک کرنے کے بارے میں اول کی مثال جب مَلْعُوْنِيْنَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوْا وَقُتِّلُوا بغیر تشدید کے پڑھا تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، اس لئے کہ وہ قتلوا بالتشدید کے قریب ہے۔ دوسرے کی مثال جب قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھا اور الرب کو بغیر تشدید کے پڑھا، یا إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ پڑھا اور الامارة بغیر تشدید کے پڑھا۔

اور اگر إِيَّاكَ نَعْبُدُ بغیر تشدید کے پڑھا تو بعض مشائخ فرماتے ہیں: اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اس لئے کہ إیا ضوء (روشنی، سورج) کو کہتے ہیں، گویا کہ اس نے ضوئك نعبد (ہم تیری روشنی کی عبادت کرتے ہیں) پڑھا اور ذخیرہ میں ہے اگر اس کا اعتقاد رکھے تو کافر قرار دیا جائے گا، تو جب سہوا پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اصح قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی، اور خلاصہ میں ہے کہ یہ ہی قول مختار ہے۔ (فتاوی تاتارخانیہ: ۲/ ۱۰۷)

تنبیہ: لفظ إیاك مشدد کو مخفف پڑھنے کی صورت میں فساد اور عدم فساد دونوں طرح کے قول ہے، عامۂ مشائخ کی طرف فساد منسوب ہے، جب کہ عدم فساد کو مختار اور اصح کہا گیا ہے، شامی کی عبارت اس الجھن کو دور کر دیتی ہے:

وفی الفتح: عامة المشائخ على أن ترك المد والتشديد كالخطأ

فی الإعراب فلذا قال کثیر بالفساد فی تخفیف 'رب العالمین' و'ایاك نعبد' لأن إیا مخففاً الشمس والأصح لا یفسد وهو لغة قلیلة فی إیا المشددة و علی قول المتأخرین لا یحتاج إلی هذا. (درمع الشامی:۲/۳۹۴)

ولو ترك التشدید فی 'إیاك' أو 'رب العالمین' : المختار أنه لا یفسد علی قول العامة فی جمیع المواضع اهـ. وقدمنا عن الفتح أنه الأصح ، فما مشی علیه الشارح ضعیف . (درمع الشامی:۲/۳۹۵)

ترجمہ: فتح القدیر میں ہے کہ عامۂ مشائخ کا قول یہ ہے کہ مد اور تشدید کو ترک کرنے کا حکم اعرابی غلطی کے حکم کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے بہت سے حضرات نے رب العالمین اور ایاك نعبد کی تخفیف کی صورت میں فساد کا حکم لگایا ہے، کیوں کہ إیا بہ حالت تخفیف 'سورج' کے معنی میں ہے۔ اور صحیح قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور إیا مشدد میں ایک قلیل لغت ایسی (تخفیف) کی بھی ہے۔ اور متأخرین کے قول کے مطابق تو اس کی بھی ضرورت نہیں۔

اور اگر ایاك اور رب العالمین میں تشدید کو ترک کر دیا تو قول عام کے مطابق مختار حکم یہ ہے کہ ایسی تمام صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی، اور فتح القدیر سے ہم نقل کر چکے ہیں کہ یہی اصح ہے۔ پس معلوم ہوا کہ شارح (صاحب درمختار) نے جو قول ذکر کیا ہے وہ ضعیف ہے۔

(۲) مد و قصر:

نمازی کا دورانِ قرأت جن جگہوں پر مد ہو وہاں مد کو ترک کر کے قصر کے ساتھ یعنی بغیر مد کے پڑھنا۔

اگر ترکِ مد کی وجہ سے معنی میں تغیر پیدا نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اور معنی میں تغیر پیدا ہو جائے تب بھی مختار قول یہی ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی؛ ہاں بعض فقہاء نے بعض صورتوں میں فساد کا حکم لگایا ہے۔ مثلاً سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتے ہوئے:

أولَٰئِكَ عَلىٰ هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ میں مد کو چھوڑ دیا،

یا سورۂ کوثر کی تلاوت کرتے ہوئے إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَر میں مد کو چھوڑ دیا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

اور اگر سورۂ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا میں مد کو ترک کر کے جاموس پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

وأمّا ترك المدّ إن كان لايغيّر المعنى بأن قرأ: 'أُوْلَٓئِكَ' بلا مدّ و 'إِنَّآأَعْطَيْنٰكَ' بدون المدّ لا تفسد وإن كان يغيّر بأن قرأ: 'سَواء عَلَيْهِمَ' بترك المدّ وكذا في قوله 'دعاءً ونداءً'؛ المختار أنّها لا تفسد.

ترجمہ: اور بہر حال مد کو چھوڑ دینا اگر وہ معنی میں تغیّر پیدا نہیں کرتا اس طور پر کہ أولَٰئِكَ بغیر مد کے پڑھا اور إنَّا أعْطَيْنٰكَ بغیر مد کے پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

اور اگر معنی میں تغیر پیدا کر دے، جیسے کہ سواء علیهم ترکِ مد کے ساتھ پڑھے اور اسی طرح باری تعالیٰ کے قول: دعاءً ونداء میں؛ تو مختار قول یہی ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری: ۱/۱۰۴)

والصحيح إن تغيّر المعنى تفسد، نحو أن يقرأ 'ولمّا جاموس' بغير المد لأنّ الجاموس حيوانٌ.

ترجمہ:- اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر معنی میں تغیر پیدا ہو جائے تو نماز فاسد ہو

جائے گی جیسے: ولمّا جاموس بغیر مد کے پڑھے، اس لئے کہ جاموس حیوان ہے۔

(فتاوی تاتارخانیہ: ۲/ ۱۰۸)

خلاصہ یہ کہ مد وقصر کی غلطی کی صورت میں معنی میں تغیر فاحش ہو جائے، تب بھی عموم بلوی کے پیش نظر فساد صلوۃ کا حکم نہیں ہوگا، البتہ بعض مخصوص صورتوں میں جہاں معنی میں تغیر فاحش کے ساتھ نظم قرآنی میں بڑا خلل پیدا ہو جائے اور الفاظ بہت زیادہ تبدیل ہو جائے تو اس صورت میں نماز فاسد قرار دی جائے گی۔

اکابر کے فتاوی اور دیگر تطبیقات

(۱) ''اِنَّـآ اَعْـطَیْنٰكَ'' میں بغیر کھینچے (بلا مد) پڑھا تو اس غلطی سے نماز فاسد نہ ہوگی مگر صحیح پڑھنے کی کوشش لازم ہے۔ (فتاوی محمودیہ: ۱۱۴/۷)

(۲) لفظ ''عَـلَیْهِـم'' کے ''لے'' پر نو دس الف کے برابر مد کھینچ کر پڑھا تو حسب قاعدۂ تجوید اس جگہ مد نہیں ہے لہذا یہ لحن اور خطاء ہے مگر نماز ہوگئی۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند: ۸۱/۴)

(۳) سورۂ بقرہ میں ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ'' کے بجائے ''آللّٰهُ'' (بالمد) پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۳) اظہار و ادغام:

یعنی نمازی کا دوران قرأت جس مقام پر ادغام نہ ہو وہاں ادغام کے ساتھ پڑھنا اور جس مقام پر ادغام ہو وہاں اظہار یعنی ترکِ ادغام کے ساتھ پڑھنا۔

اگر نمازی نے ایسی جگہ ادغام کیا جہاں کوئی بھی ادغام نہیں کرتا اور اس ادغام

کی وجہ سے عبارتِ قرآن میں ایسی قباحت پیدا ہوگئی کہ کلمہ کے معنی بگڑ گئے تو اس صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی مثلاً سورۂ یوسف کی تلاوت کرتے ہوئے: وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ میں شین کا عین میں ادغام کرکے وھم لا یعّرون پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔

اگر مصلی نے ایسی جگہ ادغام کر دیا جہاں کوئی بھی ادغام کا قائل نہیں ہے؛ لیکن اس ادغام کی وجہ سے معنی میں تغیر نہیں ہوا، اور اظہار کی صورت میں جو بات مفہوم ہوتی تھی، وہی بات ادغام کر دینے سے بھی سمجھی جاتی ہے تو ایسی صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی؛ مثلاً سورۂ نمل کی تلاوت کرتے ہوئے قُلْ سِيْرُوْا فِيْ الْأَرْض میں لام کا سین میں ادغام کرکے : قُسِّيْرُوْا فى الْأَرْضِ پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

اگر نمازی نے ایسی جگہ میں جہاں ادغام تھا ترکِ ادغام یعنی اظہار کے ساتھ (ادغام ترک کرکے) پڑھا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی مثلاً سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت کرتے ہوئے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الإِنْسُ وَالْجِنُّ میں قل کے لام کا لئن کے لام میں ادغام نہیں کیا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

إذا أتى بالإدغام فى موضع لم يدغمه أحد من الناس ويقبح العبارة ويخرجها عن معرفة معنى الكلمة، نحو أن يقرأ: ’قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ‘ بادغام الغين فى اللام فسدت صلاته، وإن أتى بالإدغام فى موضع لم يدغمه أحد إلّا أنّ المعنى لايتغيّر به ويفهم مايفهم مع الإظهار، نحو أن يقرأ : ’قلْ سِيْروا‘ بادغام اللام فى السين لا

تفسد صلوته ، وإن ترك الادغام نحو أن يقرأ : 'أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ' بفك الإدغام لاتفسد صلاته، وإن فحش من حيث العبارة .

ترجمہ: جب قاری ایسی جگہ میں ادغام کرے جہاں کوئی ادغام نہیں کرتا اور عبارت میں قباحت پیدا کردے اور کلمہ کے معنی کی معرفت سے اسے نکال دے جیسے: قل للذین کفروا ستغلبون میں غین کا لام میں ادغام کر کے ستُلَّبُون پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر کسی ایسی جگہ میں ادغام کردیا جہاں کوئی ادغام نہیں کرتا مگر اس کی وجہ سے معنی متغیر نہیں ہوا، اور مفہوم وہی رہے جو اظہار کے وقت تھا، جیسے: قل سیروا میں لام کا سین میں ادغام کرے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔

اور ادغام چھوڑنے کی صورت میں جیسے: أینما تکون یدرککم الموت پڑھے فکِّ ادغام کے ساتھ، تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ اگر چہ عبارت میں قباحت آ جائے۔ (عالمگیری:۱/۱۰۴)

اکابر کے فتاوی اور دیگر تطبیقات

(۱) نماز میں ''فَقَدْضَلَّ'' میں ''فَقَد'' کی دال کو ضاد میں ادغام کردیا (فَقَضَّلّ) پڑھا تو اس سے نماز میں فساد نہیں آئے گا۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۱۵)

(۴) تبدیل حرکت:

نمازی کا دوران قرأت کلماتِ قرآن کی حرکات کو بدل دینا یعنی جس جگہ زبر ہو وہاں زیر یا پیش پڑھنا یا جس جگہ پیش ہو وہاں زبر یا زیر کی حرکت پڑھنا وغیرہ۔

اگر نمازی کے اس طرح تبدیلی حرکت کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر تغیر فاحش پیدا نہیں ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی، مثلاً سورۂ فاطر کی تلاوت کرتے ہوئے: إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ میں اللّٰهَ کے زبر کو پیش سے اور العُلَمَاءُ کے پیش کو زبر سے بدل دیا تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

اور اگر سورۂ مرسلت کی تلاوت کرتے ہوئے وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّأَسْقَيْنٰكُم میں شٰمِخٰتٍ کے دو زیر (جر) کو دو پیش (رفع) سے بدل دیا تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

إذا لحن في الاعراب لحنا لا يغير المعنى بأن قرأ: 'لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُم" برفع التاء لاتفسد صلوته بالاجماع وإن غير المعنى تغيرا فاحشا بأن قرأ: 'وَعَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ'، بنصب الميم ورفع الرب و ما أشبه ذلك مما لو تعمد به يكفر إذا قرأ خطأ فسد ت صلاته في قول المتقدمين .

ترجمہ: جب اعراب میں ایسی غلطی کی جس سے معنی میں تغیر پیدا نہیں ہوا اس طور پر کہ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُم کو تاء کے رفع کے ساتھ پڑھا، تو بالاجماع اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو گیا، اس طور پر کہ وَعَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ کو میم کے نصب اور رب کے رفع کے ساتھ پڑھا اور اس جیسے دوسرے وہ مواقع کہ جہاں اگر عمداً پڑھے تو کافر قرار دیا جائے، تو جب خطأً پڑھے تو اس کی نماز بقول متقدمین فاسد ہو جائے گی (عالمگیری: ۱/۱۰۴)

تنبیہ:

نمازی سے دوران قرأت اعراب میں ہونے والی مختلف طریقے کی غلطیوں کی بناء پرفساد صلوۃ کا جوقول بیان کیا گیا ہے، وہ متقدمین کا قول ہے،ابن مقاتلؒ، ابن سلام، اسماعیل زاہد وغیرہ متاخرین حضرات اس بنیاد پرکہ اکثر لوگ وجوہِ اعراب کے درمیان تمیزنہیں کر پاتے،اس لئے اعراب میں ہونے والی غلطی کی ہرقسم کی صورتوں میں عدم فساد صلوۃ کے قائل ہیں،متقدمین کا قول احوط اور متأخرین کا قول اوسع ہے۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں :

إن الخطأ إما فی الإعراب أی الحرکات والسکون ویدخل فیه تخفیف المشدد وقصر الممدود وعکسهما ... والقاعدة عند المتقدمین أن ما غیر المعنی تغییرا یکون اعتقاده کفرا یفسد فی جمیع ذلك .... فهذه قواعد الأئمة المتقدمین وأما المتأخرون کابن مقاتل وابن سلام، وإسماعیل الزاهد وأبی بکر البلخی والهندوانی وابن الفضل والحلوانی فاتفقوا علی أن الخطأ فی الإعراب لا یفسد مطلقا ولو اعتقاده کفرا لأن أکثر الناس لا یمیزون بین وجوه الإعراب، قال قاضی خان ما قاله المتأخرون أوسع وما قاله المتقدمون أحوط.

ترجمہ: خطاء یا تو اعراب یعنی حرکات وسکون میں ہوگی اوراسی میں مشدّد کی تخفیف اورممدود کا قصراوران دونوں کا برعکس بھی داخل ہے.اور متقدمین کے نزدیک اس باب میں قاعدہ یہ ہے کہ اگرمعنی میں ایسا تغیر پیدا ہوگیا جس کا اعتقاد کفر ہے تو

ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔.... یہ ائمہ متقدمین کے قواعد ہیں۔اور رہے متأخرین جیسے ابن مقاتلؒ، ابن سلامؒ، اسماعیل زاہدؒ، ابو بکر بلخیؒ، ہندوانیؒ، ابن فضلؒ اور حلوانیؒ؛ تو یہ حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ اعراب میں غلطی مطلقاً نماز کو فاسد نہیں کرتی، اگر چہ اس کا اعتقاد کفر ہو، اس لئے کہ اکثر لوگ وجوہ اعراب کے درمیان تمیز نہیں کر پاتے، قاضی خان نے فرمایا: متأخرین نے جو بات فرمائی وہ اوسع ہے اور متقدمین نے جو بات فرمائی وہ احوط ہے۔ (شامی:۲/۳۹۳)

عالمگیری میں یہ بھی ہے کہ

وما قاله المتأخرون أوسع لأن الناس لا يميّزون بين اعراب و اعراب، كذا في فتاوى قاضيخان وهو الأشبه، كذا في المحيط، وبه يفتى كذا في العتابية وهكذا في الظهيرية .

ترجمہ: اور متأخرینؒ نے جو فرمایا وہ اوسع ہے، اس لئے کہ لوگ اعراب کے درمیان تمیز نہیں کر پاتے، جیسا کہ فتاوی قاضی خان میں ہے، اور یہ ہی زیادہ اچھا ہے جیسا کہ محیط میں ہے اور اسی پر فتوی دیا جاتا ہے، جیسا کہ عتابیہ میں ہے اور اسی طرح ظہیریہ میں ہے۔ (عالمگیری:۱/۱۰۴)

اکابر کے فتاوی اور دیگر تطبیقات

(۱) ”اَفَلَایَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ“ میں ”یَعْلَمُ“ معروف کو ”یُعْلَمُ“ مجہول کے ساتھ پڑھا تو نماز درست ہوگئی لیکن ہر معروف کو مجہول پڑھنے کا یہ حکم نہیں۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۱۰)

(۲) سورۂ لہب میں ”مَا لُه“ کی جگہ ”مَا لَه“ پڑھا تو اس غلطی کی وجہ سے نماز

فاسد نہیں ہوئی۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۴۵)

(۳) سورۂ ملک میں ''بِـمَـصَـابِیُـحَ'' کی جگہ ''ح'' (حاء) کو زیر کے ساتھ اور سورۂ بروج میں ''اِنَّ بَـطْـشَ رَبِّكَ'' میں ''رَبِّكَ'' کو زبر کے ساتھ پڑھا تو اس سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۴۸،۱۴۹)

(۴) سورۂ دھر کی تلاوت کرتے ہوئے اس میں ''مَـذْكُـوْرًا'' کی جگہ ''مَـذْكُوْر'' اور ''كَـفُوْرًا'' کی جگہ ''كـفـور'' راء کو ساکن کر کے پڑھا تو اس اعرابی غلطی سے معنیٰ نہیں بگڑے اس لیے نماز فاسد نہیں ہوئی۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۱۶)

(۵) سورۂ ماعون میں ''طَـعَـام'' کی جگہ ''طُـعَـام'' پڑھنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاوی محمودیہ:۷/۱۳۲)

(٦) نماز میں سورۂ نوح آیت ''مِنَّا خَطِيْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا'' کی جگہ ''فَأَدخلُوْا'' پڑھا تو نماز ہوگئی معنیٰ ایسے نہیں بدلے کہ جس سے نماز فاسد ہو جائے۔
(فتاوی محمودیہ:۷/۱۴۰)

(۷) نماز میں ''لَـقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ'' کے بجائے ''لـقد خلقنا الإنسانُ'' پیش کے ساتھ پڑھ دے تو نماز درست ہو جائیگی مگر قصداً ایسا نہ کرے۔ (ایضاً:۷/۱۴۱)

(۸) ''رَبِّ ابْـنِ لِیْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ'' کی جگہ ''رَبِّ ابنِ لِیْ عِنْدَكِ بَيْتًـا فِـی الجَنَّةِ'' پڑھا تو متقدمین کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی لہٰذا اعادہ افضل ہے۔ (فتاوی دار العلوم زکریا:۲/۲۳۵)

(۹) ''يٰـٓاَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُم'' کی جگہ ''اَوْلَادَكـم'' پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی اس کی تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ لا تـلـهـكـم

اموالکم مع اولادکم یہ مفعول معہ بن جائے جیسے ''سرتُ وزيدًا أي مع زيد''

(فتاوی دارالعلوم زکریا:۲/۲۳۸)

(۱۰) ''وَمَا ضَعُفُوا'' کو ''وَمَا ضُعَفُوا'' پڑھا تو یہ غلطی ہے لیکن نماز ہوگئی۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۲)

(۱۱) لَن تنالوا کے پارہ میں ''مُنزَلِينَ'' کو ''زاء'' کے زیر سے ''مُنزِلِينَ'' پڑھا تو اس صورت میں نماز ہوگئی۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۴)

(۱۲) ''تَصلٰى نَارًا حَامِيَةً'' میں ''حَامِيَةٌ'' پڑھا تو معنی میں تغیر نہیں ہوا اور تاویل ہوسکتی ہے کہ ''تَصلٰى نَارًاهي حامِيَةٌ'' لہذا نماز درست ہوگئی۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند:۴/۷۸)

(۱۳) سورۂ فاتحہ میں ''اَنعَمتَ عَلَيهِم'' کے بجائے ''اَنعَمتُ عَلَيهِم'' پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۱۴) سورۂ بقرہ میں ''وَاِذِ ابتَلٰى اِبرٰهِيمَ رَبُّهٗ'' کے بجائے ''وَاِذِ ابتَلٰى اِبرٰهِيمُ رَبَّهٗ'' پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۱۵) سورۂ بقرہ میں ''وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوتَ'' کے بجائے ''وَقَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوتُ'' پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۱۶) سورۂ بقرہ میں ''وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَن يَّشَآءُ'' کی جگہ ''يُضعَفُ'' پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۱۷) سورۂ نساء ''رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ'' میں ''مُنذَرِين'' پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۱۸)سورۂ توبہ "اَنَّ اللّٰـهَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔وَرَسُوْلُه "میں "وَرَسُوْلِه "پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۱۹)سورۂ بنی اسرائیل "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْن "میں "مُعَذَّبِيْن "پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۲۰)سورۂ شعراء "لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ "میں "مُنْذَرِيْنَ "پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۲۱)سورۂ صٰفّٰت میں "مُنْذِرِيْنَ "کے بجائے "مُنْذَرِيْنَ "پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۲۲)سورۂ فتح "صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا "میں "صَدَقَ اللّٰهَ رَسُوْلُه "پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۲۳)سورۂ حشر میں "اَلْمُصَوِّرُ "کے بجائے "اَلْمُصَوَّرُ "پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۲۵)سورۂ مزمل میں "فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ "کے بجائے "فَعَصٰى فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ "پڑھا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

قطع کلمہ میں غلطی

قطع کلمہ یعنی مصلی دورانِ قرأت کسی کلمہ کے بعض حروف کو پڑھے اور بعض کو چھوڑ دے مثلاً قاری اَلْحَمْدُ پڑھنے گیا؛ لیکن ال پڑھ کر حمد کو چھوڑ دیا، اس صورت میں اکثر مشائخ ضرورت اور عموم بلوی کی وجہ سے عدم فساد صلوۃ کے قائل ہیں اور بعض مشائخ تفصیل فرماتے ہیں کہ جو بعض کلمہ تلاوت کیا گیا ہے وہ اگر لغو ہو اور اس کا کوئی معنی نہ ہو تو نماز فاسد ہوگی، اور اگر لغو نہ ہو معنی دار ہو، اور قطع کلام کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

علامہ نسفی نے اپنے رسالہ زلۃ القاری میں اس کی چھ صورتیں ذکر فرمائی ہیں؛

(۱) کلمہ میں سے ال کو قطع کر دے، مثلاً سورۂ کہف کی تلاوت کرتے ہوئے وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ میں ال کو قطع کر دیا پھر غَفُوْر پڑھا تو چونکہ یہ لغو نہیں لہٰذا نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۲) کسی اسم یا فعل کے آخر میں اسم کنایہ (ضمیر) متصل ہو اور قاری اس ضمیر کو قطع کر دے، مثلاً سورۂ کہف کی تلاوت کرتے ہوئے وَعَلَّمْنٰهُ میں نا کو قطع کر کے وعلّم پڑھا تو اس صورت میں بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۳) کوئی کلمہ جمع ہو اور اس کے مفرد پر وقف کر دے اور باقی کو قطع کر دے مثلاً سورۂ انبیاء کی تلاوت کرتے ہوئے حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ میں

خٰمِد پر وقف کر کے ین کوقطع کر دیا تو اس صورت میں بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۴) کوئی کلمہ اسم واحد ہو اور اس میں سے بعض کوتلاوت کر کے بعض کوقطع کر دے؛ لیکن جو تلاوت کیا وہ لغو نہ ہو جاتا ہو، مثلا الرَّحْمٰن میں الرَّحْم پر وقف کر کے ن قطع کر دیا تو چوں کہ الرحم مصدر ہے اور اس سے اسم یعنی الرحمن کا معنی مراد لیا جا سکتا ہے، لہٰذا اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۵) کسی مفرد کلمہ کے نصف پر وقف کر دے، اور ادا شدہ نصف کلمہ لغو نہ ہو، اور اصل مفرد کلمہ کے معنی میں بھی نہ ہو، جیسے مالك کوقطع کر کے ما اور لك کو الگ کر دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

(٦) کسی کلمہ میں ایسی جگہ وقف کر کے بعض کلمہ کوقطع کر دے کہ جو بعض کلمہ تلاوت کیا ہے وہ لغو ہو جائے، مثلا سورۂ قصص کی تلاوت کرتے ہوئے وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُوْنَ إِلىٰ النَّارِ میں ید پر وقف کر کے عون کوقطع کر دیا یا سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ میں اِهْ پر وقف کر کے دِنَا کوقطع کر دیا تو چوں کہ یہ لغو ہے، لہٰذا اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ البتہ اس میں کچھ تفصیل بھی ہے، جو آگے آرہی ہے۔

امام نسفی زلۃ القاری میں فرماتے ہیں:

وأما الخطأ فی قطع الكلمة، قيل لا تفسد كيفما كان للضرورة وقيل على ستة أوجه :

= قطع 'ال' من 'الحمد'، قالوا : لا تفسد ،لأن الالف واللام فی

الاسم المعرفة بمنزلة قد فی الفعل و کان کلمة فلم یکن لغوا.

= و الثانی أن یکون اسما أو فعلا و فی آخره کنایة متصل به و قطع الکنایة، لم تفسد، نحو أن یقرأ : 'اهد' و یقطع 'نا'، أوقرأ : ' أنعم' و یقطع التاء.

= والثالث أن یکون جمعا و یقف علی وحداته، نحوأن یقرأ : 'ربِّ الْعَالَم' أو قرأ : ' والذی' ویقطع 'النون'

= والرابع أن یکون اسما واحدا ویقف علی بعض الکلمة وما أتی به لیس بلغو نحو أن یقرأ: 'الرحم' ویقطع 'النون' قبل التکلم بالنون وهو معنی مفهوم لأنه مصدر فیجوز أن یذکر و یراد به الاسم بمعنی الرحمن.

= والخامس أن یقف علی نصف الکلمة ولیس بلغو ولکن لیس بمعنی کل ذلك الاسم نحو أن یقطع 'ما' من قوله 'ملك' وهذا لیس بلغو فلا تفسد .

= والسادس أن یقول: 'اه' من ' اهدنا' أو 'نعب' من 'نعبد' فهو لغو فیفسد .

ترجمہ: اور بہر حال قطع کلمہ میں غلطی کرنے کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ جس طرح بھی ہو نماز فاسد نہ ہوگی، ضرورت کی وجہ سے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی چھ(٦) صورتیں ہیں :

الحمد میں سے ال کو قطع کر دینا۔ مشائخ فرماتے ہیں اس صورت میں نماز

فاسد نہ ہوگی، اس لئے کہ الف اور لام اسم معرفہ میں، ایسا ہی ہے، جیسا کہ فعل میں قد ۔ اورقد ایک کلمہ ہے جو لغو نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی اسم یا فعل کے اخیر میں جو ضمیر متصل ہو اس کو قطع کر کے الگ پڑھا جائے، اس صورت میں بھی نماز فاسد نہ ہوگی جیسے اھـــد پڑھے اور نا کو قطع کر دے یا أنعم پڑھے اور تاء کو قطع کر دے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ جمع کا صیغہ ہو اور اس کے واحد پر وقف کر دے جیسے رب العالم پڑھے یا الذی پڑھے اور نون کو قطع کر دے۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ اسم واحد ہو اور درمیان کلمہ پر وقف کر دے، مگر جتنا لفظ ادا کیا ہو وہ لغو نہ ہو، جیسے الرحم پڑھے اور نون کے تکلم سے پہلے قطع کر دے۔اس صورت میں اصل معنی مفہوم ہے، اس لئے کہ الرحم مصدر ہے، اور مصدر کو ذکر کر کے رحمن اسم کا معنی مراد لیا جائے تو یہ درست ہے۔

پانچویں صورت یہ ہے کہ نصفِ کلمہ پر وقف کر دے اور وہ لغو بھی نہ ہو؛ لیکن وہ اصل اسم کا معنی بھی ادا نہ کرتا ہو، جیسے باری تعالیٰ کے قول: ملك میں سے ما کو قطع کر دے۔چوں کہ یہ لغو نہیں ہے، لہٰذا نماز فاسد نہ ہوگی۔

چھٹی صورت یہ کہ اھدنا میں سے اہ یا نعبد میں سے نعب پڑھے تو یہ لغو ہے، لہٰذا نماز فاسد ہو جائے گی۔(زلۃ القاری للامام النسفی)

قطع کلمہ کی صورت میں نماز کے فساد اور عدم فساد دونوں طرح کے قول مروی ہے اور قاری سے قطع کلمہ، سانس ٹوٹ جانے یا بھول جانے کی بنا پر بھی ہو سکتا ہے

اورقصد وعمد سے بھی ہوسکتا ہے۔لہٰذا نسیان اور سانس ٹوٹنے کی صورت میں عامۃ المشائخ کا عدم فساد صلوۃ والا قول اختیار کرنا اور قصد وعمد کی صورت میں بعض مشائخ والا تفصیلی قول اختیار کرنا زیادہ مناسب اور بہتر ہوگا۔

حلبی کبیری میں ہے:

عامة المشائخ قالوا : لاتفسد لعموم البلوی فی انقطاع النفس والنسیان ... ومن المشائخ من قال : إن کان للبعض المذکور وجهٌ صحیحٌ فی اللغة ولا یتغیر به المعنی ولا یکون لغوا لا تفسد وإلا تفسد، کذا ذکره فی التاتارخانية عن المحیط والأولی الأخذ بقول العامة فی انقطاع النفس والنسیان وبما صححه قاضیخان وبهذا التفصیل الأخیر فی العمد عملا لعموم البلوی فی محله وبالاحتیاط فی محله .

ترجمہ: اکثر مشائخ فرماتے ہیں کہ سانس ٹوٹ جانے اور بھول جانے کی صورت میں عموم بلوی کی وجہ سے نماز فاسد نہ ہوگی، اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر پڑھے ہوئے بعض کلمہ کی لغت میں کوئی صحیح وجہ ہو اور اس سے معنی میں تغیر پیدا نہ ہوا ہو اور وہ لغو نہ ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی ورنہ فاسد ہو جائے گی ،جیسا کہ تاتارخانیہ میں محیط سے بیان کیا گیا ہے اور عامۃ المشائخ کا قول سانس ٹوٹنے اور بھول جانے کی صورت میں اختیار کرنا اور قاضی خان کی تصحیح والا اور یہ اخیری تفصیل والا قول عمد کی صورت میں اختیار کرنا اولی (بہتر) ہے، عموم بلوی پر اس کے محل میں اور احتیاط پر اس کے محل میں عمل کرتے ہوئے۔(حلبی کبیری:۴۱۴)

وعـامة الـمشائخ على أنها لا تفسد لأن هذا مما لا يمكن التحرز عنه فصار كالتنحنح المدفو ع فى الصلاة .

ترجمہ: اکثر مشائخ اس قول پر ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی ،اس لئے کہ یہ ان چیزوں میں ہے جس سے بچنا ممکن نہیں ہے، چنانچہ یہ اس کھانسی کی طرح ہوگا جو نماز میں دفع کی جاتی ہے۔ (عالمگیری:۱/۱۰۵)

وقف و ابتداء میں غلطی

نمازی کا دورانِ قرأت ایسی جگہ پر وقف کرنا یا ایسی جگہ سے ابتداء کرنا جہاں موضعِ وقف یا محلِ ابتداء نہ ہو۔

اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) نمازی کے غیر محل میں وقف و ابتداء کی بناء پر معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو جائے، مثلاً سورۂ نساء کی تلاوت کرتے ہوئے:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ أُوْتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ پر وقف کر دیا اور وَإِيَّا كُمْ أَنِ اتَّقُوْا اللّٰهَ سے ابتداء کی تو اس صورت میں بعض مشائخ کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اکثر مشائخ عدمِ فسادِ صلوٰۃ کے قائل ہیں اور یہ ہی عدم فساد والاقول مفتی بہ بھی ہے۔

(۲) نمازی کے غیر محل میں وقف و ابتداء کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا نہ ہوا ہو، مثلاً سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت کرتے ہوئے إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا میں عبداً پر وقف کر دیا اور شکورا سے ابتداء کی یا سورۂ مریم کی تلاوت کرتے ہوئے فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا میں صراطا پر وقف کر دیا اور سویا سے ابتداء کی تو اس صورت میں بہ اتفاق نماز فاسد نہ ہوگی۔

إذا وقف فی غیر موضع الوقف أو ابتدأ فی غیر موضع الابتداء، إن لم یتغیر به المعنی تغیرا فاحشا نحو أن یقرأ: ’ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰت‘ و وقف ثم ابتدأ بقوله :’أولٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ‘ لا تفسد بالاجماع بين علمائنا... وإن تغير به المعنى تغيراً فاحشا نحو أن يقرأ: شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ‘ و وقف ثم قال : ’ إِلَّاهو‘ ، لا تفسد صلاته عند عامة علمائنا وعند البعض تفسد صلاته والفتوى على عدم الفساد بكل حال .

ترجمہ: جب قاری وقف کی جگہ کے علاوہ میں وقف کرے یا ابتداء کی جگہ کے علاوہ میں ابتداء کرے؛ اگر اس کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا نہ ہوا ہو، جیسے إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت پڑھے اور وقف کردے، پھر باری تعالی کے فرمان أولٓئِكَ هُم خَيرُ البَرِيّة سے ابتداء کرے تو بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی، اور اگر اس کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو جائے، جیسے شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ پڑھے اور وقف کردے پھر الاھو پڑھے تو ہمارے اکثر علماء کے نزدیک اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اور بعض کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور فتوی ہر حالت میں نماز فاسد نہ ہونے پر ہے۔ (عالمگیری:١/١٠٣)

اکابر کے فتوی اور دیگر تطبیقات

(١) ’’اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ ‘‘ پڑھتے ہوئے ’’ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا ‘‘ پر سانس ٹوٹ گیا اور پھر ’’يَتُوْبُوْا ‘‘ سے اعادہ کیا تو (نماز فاسد نہ ہوگی)۔

(خیر الفتاوی:٢/٣٠٢)

(٢) نماز میں سورۂ نصر کی تلاوت کرتے ہوئے ’’وَاسْتَغْفِرْهُ ‘‘ پر وقف نہیں کیا پھر بھی نماز جائز و درست ہو جائے گی۔ (زبدۃ الفتاوی:٢/٣٢٣ گجراتی)

خلاصہ

◆ دوران صلاۃ قرأت میں درج ذیل قسم کی غلطیاں واقع ہوتی ہیں:
(۱) آیت میں غلطی (۲) کلمہ میں غلطی (۳) حروف میں غلطی (۴) اعراب میں غلطی (۵) قطع کلمہ میں غلطی (۶) وقف وابتداء میں غلطی۔

◆ آیت میں غلطی چھ قسم کی ہوتی ہیں: (۱) زیادتی (۲) نقصان (کم کرنا) (۳) تقدیم (۴) تاخیر (۵) ابدال (بدل دینا) (۶) تکرار (دومرتبہ پڑھنا)۔

◆ کلمہ میں غلطی بھی چھ طرح کی ہوتی ہیں: (۱) زیادتی (کلمہ کوزیادہ کردینا) (۲) نقصان (کم کرنا) تقدیم (۴) تاخیر (۵) ابدال (۶) تکرار۔

◆ حروف کی غلطیاں بھی چھ قسم پر ہیں:
(۱) زیادتی (۲) نقصان (۳) تقدیم (۴) تاخیر (۵) ابدال (۶) تکرار

◆ اعراب میں عامۃً درج ذیل قسم کی غلطیاں صادر ہوتی ہیں:
(۱) تشدید وتخفیف (۲) مدوقصر (۳) ادغام واظہار (۴) ابدال حرکت

غلطی کی وجہ سے فساد وعدم فساد کے کچھ عام قواعد

◆ غلطی کی وجہ سے معنی میں تغیر فاحش ہوجانے سے عام طور پر نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

◆ قریب المخارج اور جن حروف میں تمیز کرنا مشکل ہو جیسے: 'ض، ظ، ذ' وغیرہ؛ ایسے حروف میں غلطی واقع ہونے کی صورت میں باوجود تغیرِ معنی کے نماز فاسد نہ ہوگی۔

◆ البتہ بعض اکابر کے فتاوی میں ایسی صورتوں میں بھی معنی میں بہت زیادہ خرابی پیدا ہوجائے تو فساد صلوۃ کا حکم ہے۔

◆ اسی طرح اگر قاری قصداً ان حروف کو ایک دوسرے کی جگہ پڑھے تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے واقف شخص کا قلب سلیم کے بجائے کلب سلیم پڑھنا۔

◆ کلمہ میں غلطی کی صورت میں نماز کے فساد اور عدم فساد کے بارے میں طرفین ؒ کے نزدیک معنی میں تغیر وعدم تغیر کا اعتبار ہے، جبکہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غلط پڑھے ہوئے کلمہ کے قرآن میں وجود وعدم وجود کا اعتبار ہے، چنانچہ إن المتقین فی بساتین پڑھنے کی صورت میں امام یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور طرفینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ معنی متغیر ہو جائے تو بالاتفاق نماز فاسد ہو جائے گی۔

◆ مد وقصر میں ہونے والی غلطی نماز میں فساد پیدا نہیں کرتی؛ لیکن اگر مد وقصر میں غلطی کی بناء پر نظم قرآنی بہت زیادہ مختل ہو جائے تو فساد صلوۃ کا حکم ہوگا۔ جیسے جَآءَ مُوْسٰی کے بجائے جا موس پڑھ دے۔

◆ قطع کلمہ کی غلطی اگر نسیان یا سانس ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہو اور ادا شدہ حصہ معنی دار ہو تو عدم فساد کا حکم ہوگا اور اگر ادا شدہ حصہ لغو اور مہمل ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

◆ وقف وابتداء میں غلطی کی بناء پر معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو جائے تو نماز فاسد ہوگی، ورنہ عدم فساد کا حکم ہوگا۔

◆ اعراب کی غلطیوں میں جہاں تغیر فاحش پیدا ہو جائے ان صورتوں میں متقدمین بر بناء احتیاط فساد صلوۃ کے قائل ہیں، اور متأخرین عموم بلوی اور سہولت وآسانی کے پیش نظر عدم فساد صلوۃ کے قائل ہیں۔

◆ آیات میں ہونے والی غلطیوں میں اگر قاری نے وقف تام کر دیا ہو تو تغیر معنی کے باوجود نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر وصل کیا ہو لیکن معنی میں تغیر نہیں ہوا تو بھی نماز فاسد نہ

ہوگی، ہاں اگر بر بناء وصل معنی میں تغیر فاحش پیدا ہو جائے تو فساد صلاۃ میں کوئی شبہ نہیں۔

- ابدال نسبت واضافت میں اگر منسوب الیہ کا قرآن میں وجود ہو اور معنی میں تغیر پیدا نہ ہوا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، ورنہ فساد صلوۃ کا حکم ہوگا۔
- اکابر کے فتاوی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غلطی کی صورت میں قاری کے عالم- غیر عالم، واقف- غیر واقف اور مجود- غیر مجود ہونے کا بھی اعتبار کیا جانا چاہیے۔
- تغیر فاحش کے باوجود نماز فاسد نہ ہونے کا حکم عموم بلوی اور حرج کی وجہ سے رخصت اور وسعت دینے کے لیے ہوتا ہے۔ ایسی صورتوں میں بعض اکابر کے فتاوی میں احتیاطاً فساد کا حکم بھی ملتا ہے۔ رسالہ مذکور میں درج فتاوی میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے۔

فہرست امثلہ وآیات

سہولت کے پیش نظر رسالہ میں مختلف مقامات پر بطور مثال وشاہد مذکور قرآن کریم کی آیات کوفساداور عدم فساد کے حکم کی تصریح کے ساتھ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ یہ امثلہ فقط ہمارے اس رسالہ میں مذکور آیات کی ہیں،اوراس پرفساد یا عدم فساد کاحکم بھی اسی کے مطابق ہے۔ان مثالوں پر دیگر امثلہ کو قیاس نہ کیا جائے۔ کیوں کہ فساد و عدم فساد کے حکم کا مدار عام طور پر معنی میں تغیر فاحش پر ہے۔اورتغیر معنی کا مدار سیاق وسباق پر ہوتا ہے۔

ہاں،اگرکسی شخص کوفہرست میں مذکورمثال کی طرح بعینہ کوئی غلطی پیش آجائےتواس کاحکم وہی ہوگا جو یہاں مذکور ہے۔

فہرست امثلہ وآیات

نمبرشمار	صحیح آیت	غلطی	غلطی کی نوع	حکم	سورت
۱	و إِيَّاكَ نَسْتَعِيْن	ويَّاكَ نَسْتَعِيْن	نقصان حرف	عدم فساد	فاتحه
۲	اَلْحَمْدُ	الْهَمْدُ	ابدال حرف	عدم فساد	فاتحه
۳	نَسْتَعِيْنُ	نَسْتَاعِيْنُ	زیادتی حرف	عدم فساد	فاتحه
۴	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِيْن	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْن انَّ اللّٰهَ هو الرَّزاقُ ذُو القُوَّةِ الْمَتين إِيَّاكَ نَعْبُد. الخ	زیادتی آیت	عدم فساد	فاتحه
۵	صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ	صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنعمتَ عَلَيْهِم، من النبيين و الصدّيقِيْن و الشُهَدَاء الخ	زیادتی آیت	عدم فساد	فاتحه
۶	اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم	الرحمن الرحيم الكريم	زیادتی کلمہ	عدم فساد	فاتحه
۷	رَبِّ الْعٰلَمِيْن	رَبِّ رَبّ العٰلَمِيْن	تکرار کلمہ	فساد	فاتحه/ جاثیه

٨	مٰلِكِ يَومِ الدِّين	مٰلك مٰلكِ يَوۡمِ الدِّين	تکرار کلمہ	فساد	فاتحہ
٩	اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡم	اِهۡدِنَا السِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡم	ابدال حرف	عدم فساد	فاتحہ
١٠	اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ	اَلۡحَمۡدُ لِللّٰهِ	تکرار حرف	فساد	فاتحہ
١١	إِيَّاكَ نَعۡبُدُ	إياكَ نَعۡبُدُ	تشدید و تخفیف	عدم فساد	فاتحہ
١٢	إِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡن	إِيَاكَ نَسۡتَعِيۡن	تشدید و تخفیف	عدم فساد	فاتحہ
١٣	رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ	رَبِ الۡعٰلَمِيۡنَ	تشدید و تخفیف	عدم فساد	فاتحہ
١٤	الحَمۡدُ	الۡ حمدُ	قطع کلمہ	عدم فساد	فاتحہ
١٥	الرَّحۡمٰن	الرَّحۡم...ن	قطع کلمہ	عدم فساد	فاتحہ
١٦	مٰلك	مٰ ...لك	قطع کلمہ	عدم فساد	فاتحہ
١٧	اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ	اِهۡ دِنَا الصِّرَاطَ	قطع کلمہ	عمداً ہو تو فساد	فاتحہ
١٨	أَنۡعَمۡتَ	أَنۡعَمۡ....تَ	قطع کلمہ	عدم فساد	فاتحہ

۱۹	ربِّ الْعٰلَمِيْن	ربِّ الْعٰلَم ...يْن	قطع کلم	عدم فساد	فاتحہ
۲۰	الَّذِيْنَ	الَّذِیْ... نَ	قطع کلمہ	عدم فساد	فاتحہ
۲۱	نَعْبُدُ	نَعْبُ...دُ	قطع کلمہ	عمداً ہوتو فساد	فاتحہ
۲۲	أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	أَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ	ابدال حرکت	فساد	فاتحہ
۲۳	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْما	زیادتی حرف	عدم فساد	فاتحہ
۲۴	وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْر بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ	وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَضَّلَّ	ادغام فی غیر المحل	عدم فساد	بقرہ
۲۵	مَـايَـوَدُّ الَّـذِيْـنَ كَفَرُوْامِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَاالْمُشْرِكِيْن	مَايَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْامِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْن	نقصان حرف	عدم فساد	بقرہ
۲۶	الـلّٰـهُ وَلِـىُّ الَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْر الی قوله	الـلّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمٰتِ	تقدیم وتاخیر کلمہ	فساد	بقرہ
۲۷	والَّـذِيْـنَ كَـفَـرُوآ أَوْلِيٰٓئهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمٰتِ	والَّـذِيْـنَ كَـفَـرُوآ أَوْلِيٰٓهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْر	تقدیم وتاخیر کلمہ	فساد	بقرہ

۲۸	یٰآدمُ اسکُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	یآدم اسکن وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	نقصان کلمہ	عدم فساد	بقرہ
۲۹	وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ	وَعَمِلَ صَالِحاًوَ كَفرَ فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ	زیادتی کلمہ	فساد	بقرہ
۳۰	وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَ هُمْ منْ بَعْدِ مَاجَاءَ كَ مِنَ الْعِلْم	وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَ هُمْ بَعْد مَاجاء ك من العِلْم	نقصان کلمہ	عدم فساد	بقرہ
۳۱	مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰـلَ	مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَمِيْكٰـلَ وَ جِبْرِيْلَ	تقدیم وتاخیر کلمہ	عدم فساد	بقرہ
۳۲	وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْم	وَاللّٰهُ وَاسِعٌ حَكِيْم	ابدال کلمہ	عدم فساد	بقرہ
۳۳	اِنَّ اللّٰهَ بِمَاتَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ	اِنَّ اللّٰهَ بِمَاتَعْمَلُوْن سَمِيْعٌ	ابدال کلمہ	عدم فساد	بقرہ
۳۴	اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْر	الرحمن الخ	ابدال کلمہ	فساد	بقرہ
۳۵	اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ	اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّيَّابِيْن	ابدال کلمہ	عدم فساد	بقرہ
۳۶	ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ	ذلِكَ الْكِتٰبُ لَا شَكَّ فِيْهِ	ابدال کلمہ	عدم فساد	بقرہ

۳۷	اُوْتُوْہُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ تْهُمُ الْبَیِّنٰت	اُوْتُوْہُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ هُمُ الْبَیِّنٰتُ	نقصان حرف	عدم فساد	بقرہ
۳۸	فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ	فَانْفَرَجَتْ مِنْهُ	تقدیم وتاخیر حرف	عدم فساد	بقرہ
۳۹	وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُطُ	وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْسُطُ	ابدال حرف	عدم فساد	بقرہ
۴۰	وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم	وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَظِیْم	ابدال حرف	عدم فساد	بقرہ
۴۱	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْم	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَكِیْم	ابدال حرف	عدم فساد	بقرہ
۴۲	أولٓئِكَ عَلیٰ هُدًی مِنْ رَّبِّهِمْ	أولئِكَ عَلیٰ هُدًی مِنْ رَّبِّهِمْ	مدوقصر	عدم فساد	بقرہ
۴۳	سَوآءٌ عَلَیْهِمَ	سَواءٌ عَلَیْهِمَ	مدوقصر	عدم فساد	بقرہ
۴۴	دُعَآءً و ندآءً	دعاءً و نداءً	مدوقصر	عدم فساد	بقرہ
۴۵	یُبَیِّنْ لَّنَامَاهِی	یُبَیِّنْ لَّنَامَاهِیا	زیادتی حرف	عدم فساد	بقرہ
۴۶	اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِل اِلَیْه مِنْ رَّبِّهٖ والْمُؤْمِنُون	اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِل اِلَیْه مِنْ قَبْلِهٖ والْمُؤْمِنُون	ابدال کلمہ	عدم فساد	بقرہ

۴۷	وَإِذِ ابْتَلیٰٓ إِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ	وَإِذِ ابْتَلیٰٓ إِبْرَاهِیْمُ رَبَّهٗ	ابدال حرکت	فساد	بقره
۴۸	وَقَتَلَ دَاوٗدُ جالُوتَ	وَقَتَلَ دَاوٗدَ جالُوتُ	ابدال حرکت	فساد	بقره
۴۹	اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ	اَللّٰهُ (بالمد)	مد و قصر	فساد	بقره
۵۰	وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ	یُضٰعَف	ابدال حرکت	فساد	بقره
۵۱	وَاللّٰهُ لَایُحِبُّ الظّٰلِمِیْن	وَاللّٰهُ لَایُحِبُّ الصّابِرِیْن	ابدال کلمه	فساد	ٰال عمران
۵۲	بِثَلٰثَةِ الٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُنْزَلِیْن	مُنْزِلِیْن	ابدال حرکت	عدم فساد	ال عمران
۵۳	شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّاهو	شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ (وقف) إِلَّاهو	وقف وابتداء	عدم فساد	ال عمران
۵۴	فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّی لَآ اُضِیعُ عَمَلَ عَامِلٍ	فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّی لَآ أُضِیعُ عَمَلَ عَمَلٍ	نقصان حرف	عدم فساد	آل عمران
۵۵	وَمَاضَعُفُوا وَمَااسْتَکَانُوْا	وما ضُعَفُوا وما استکانوا	ابدال حرکت	عدم فساد	آل عمران
۵۶	اِنَّمانُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْآ اِثْماً	اِنَّـــمـــا نُـــمْلِـــیْ لَهُـــمْ لِیَـــزْدَادُوْآ اِثْماًوجَمَالاً	زیادتی کلمه	فساد	آل عمران

٥٧	إِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَآءَهُ، فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِى	إِنَّمَاذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَخَافُونِى ولَاتَخَافُوهُمْ	تقدیم وتاخیر کلمہ	عدم فساد	آل عمران
٥٨	قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ	قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُلَّبُوْنَ	ادغام واظہار	فساد	آل عمران
٥٩	رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ	رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذَرِيْن	ابدال حرکت	فساد	نساء
٦٠	وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ أُوْتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوْا اللّٰهَ	وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ أُوْتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ (وقف) وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوْا اللّٰهَ	وقف وابتداء	عدم فساد	نساء
٦١	وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا	وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا	ابدال کلمہ	فساد	نساء
٦٢	وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا	وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا	ابدال کلمہ	عدم فساد	نساء
٦٣	اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ	اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُاَنْ يُكْفر به	ابدال کلمہ	عدم فساد	نساء
٦٤	وَيَتَعَدَّحُدُوْدَه يُدْخِلْهُ نَاراً	وَيَتَعَدَّحُدُوْدَه يُدْخِلْهُم نَاراً	زیادتی حرف	عدم فساد	نساء
٦٥	أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ	أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ	ادغام واظہار	عدم فساد	نساء

٦٦	وَلَقَدْجَآئَتْهُمْ رُسُلُنَابِالْبَيِّنٰت	وَلَقَدْجَآءَ هُمْ رُسُلُنَابِالْبَيِّنٰتِ	نقصان حرف	عدم فساد	مائدہ
٦٧	وذٰلِكَ جَزَآءُ الظّٰلِمِيْنَ	وذٰلِكَ جَزاءُ الضَّالِمِيْنَ	ابدال حرف	فساد	مائدہ
٦٨	يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ	يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ	تکرار حرف	عدم فساد	مائدہ
٦٩	قَدْخَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُو ابِلِقَاءِ اللّٰه	قَدْخَسِرَ الَّذِينَ كَفرُوْا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللّٰه	زیادتی کلمہ	عدم فساد	انعام
٧٠	وَزَكَرِيَّا ويحُىٰ وَعِيْسٰى وَاِلْياس	ويحُىٰ وَزَكَرِيَّا وَعِيْسٰى وَاِلْياس	تقدیم وتاخیر کلمہ	عدم فساد	انعام
٧١	وَلَمَّاجَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا	وَلَمَّاجَامُوْس لِمِيْقَاتِنَا	مدوقصر	فساد	اعراف
٧٢	إِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ	إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ	نقصان حرف	فساد	اعراف
٧٣	أَنَّ اللّٰهَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ رَسُولُهٗ	أَنَّ اللّٰهَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ رَسُولِهٖ	ابدال حرکت	فساد	توبہ
٧٤	التَّآئِبُوْن	وَالتَّآئِبُوْن	زیادتی حرف	عدم فساد	توبہ
٧٥	اِذاجَآءَ أَجَلُهُمْ	جآءَ أَجَلُهُمْ	نقصان کلمہ	عدم فساد	یونس
٧٦	لَهُمْ فِيْها زَفِيْرٌ وَشَهِيق	لَهُمْ فِيْهاشَهِيق وَ زَفِيْرٌ	تقدیم وتاخیر کلمہ	عدم فساد	ھود

۷۷	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِباً	وَمَنْ اَعْدَلُ الخ	ابدال کلمہ	فساد	ھود
۷۸	قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا	قَالُوْا یاصالِ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا	نقصان حرف، ایجاز	عدم فساد	ھود
۷۹	قِیْلَ یٰنُوْحُ اھْبِطْ بِسَلٰمٍ مِنَّا	قِیْل یانُوْ اھْبِطْ بِسَلٰمٍ مِنَّا	نقصان حرف، ایجاز	فساد	ھود
۸۰	إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ	إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَارَةٌ بِالسُّوْٓءِ	تشدید وتخفیف	عدم فساد	یوسف
۸۱	وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ	وھم لایعّرون	اظہار وادغام	فساد	یوسف
۸۲	وَ مَا یُؤْمِنُ أَکْثَرُھُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ	وَ مَا یُؤْمِنُ أَکْثَرُھُمْ إِلَّا بِاللّٰهِ وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ	تقدیم وتاخیر کلمہ	فساد	یوسف
۸۳	لَحٰفِظُوْن	لَنٰفِظُوْن	ابدال حرف	عدم فساد	حجر
۸۴	سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِی	سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِین	زیادتی حرف	فساد	حجر
۸۵	وَلَقَدْ خَلَقْنَا	وَلَقَدْ لَقْنَا	نقصان حرف	فساد عند الطرفین	حجر
۸۶	وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَاوَزِیْنَةً	وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ والْحَمِیْرَوَالْفَرَسَ الخ	زیادتی کلمہ	عدم فساد	نحل

٨٧	وَالْخَيلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَلِتَرْكَبُوهَا وَزِيْنَة	وَالْخَيلَ وَالْبِغَالَ وَالْفَرَسَ الخ	ابدال کلمہ	عدم فساد عندہما	نحل
٨٨	وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْراً	وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسان كَفُوْراً	ابدال کلمہ	عدم فساد	بنی اسرائیل
٨٩	قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ	قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ	اظہار وادغام	عدم فساد	بنی اسرائیل
٩٠	وَبِالْوالِدَيْنِ اِحْسَاناً	وَبِالْوالِدَيْنِ اِحْسَاناً وبِرّاً	زیادتی کلمہ	عدم فساد	بنی اسرائیل
٩١	وَجَعَلْنَا الَّيْلَ	عَلْنَا الَّيْلَ	نقصان حرف	فساد عند الطرفین	بنی اسرائیل
٩٢	إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا	إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا(وقف) شَكُوْرًا	وقف وابتداء	عدم فساد	بنی اسرائیل
٩٣	وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ	وَ مَا كُنَّا مُعَذَّبِيْنَ	ابدال حرکت	فساد	بنی اسرائیل
٩٤	فَارْتَدَّا علىٰٓ اٰثَارِهِمَا قَصَصاً	فَارْتَدَدا علىٰٓ اٰثَارِهِمَا قَصَصاً	تکرار حرف	عدم فساد	کہف
٩٥	وَرَبُّكَ الْغَفُوْر	وَرَبُّكَ الْ غَفُوْر	قطع کلمہ	عدم فساد	کہف
٩٦	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلا	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جزاء الحسنىٰ	ابدال آیت	عدم فساد	کہف

٩٧	اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ	اَلَّظِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ	ابدال حرف	فساد	کہف
٩٨	اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا	اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ فِتۡنَةً لَّهَا	ابدال کلمہ	عدم فساد	کہف
٩٩	فَضَرَبۡنَا عَلٰى اٰذَانِهِمۡ	فَضَرَبۡنَا عَلٰى اٰثَارِهِمۡ	ابدال کلمہ	عدم فساد	کہف
١٠٠	اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ	اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ	نقصان کلمہ	عدم فساد	کہف
١٠١	فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ	فَمَنۡ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ	نقصان کلمہ	عدم فساد	کہف
١٠٢	فَاتَّبِعۡنِىۡٓ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا	فَاتَّبِعۡنِىۡٓ اَهۡدِكَ صِرَاطًا (وقف) سَوِيًّا	وقف وابتداء	عدم فساد	مریم
١٠٣	يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ	يٰزَكَرِىّ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ	نقصان حرف، ایجاز	عدم فساد	مریم
١٠٤	كَىۡ نُسَبِّحَكَ كَثِيۡرًا وَّنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا	كَىۡ نُسَبِّحَكَ قَلِيۡلًا وَّنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا	ابدال کلمہ	فساد	طہ
١٠٥	قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡٓ اَعۡمٰى	وَقَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡٓ اَعۡمٰى	زیادتی حرف	عدم فساد	طہ
١٠٦	وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ	وَعَصٰٓى اٰدَمَ رَبُّهٗ	ابدال حرکت	فساد	طٰہ
١٠٧	وَعۡدًا عَلَيۡنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ	وَعۡدًا عَلَيۡنَا اِنَّا كُنَّا غَافِلِيۡنَ	ابدال کلمہ	فساد	انبیاء

۱۰۸	قَالُوٓا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبۡرٰهِيۡم	قَالُوٓا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبۡرٰهِىۡ	نقصان حرف، ایجاز	عدم فساد	انبیاء
۱۰۹	وَعَلَّمۡنٰهُ	وَعَلَّمۡ .. نٰهُ	قطع کلمہ	عدم فساد	انبیاء
۱۱۰	حَتّٰى جَعَلۡنٰهُمۡ حَصِيۡدًا خٰمِدِيۡنَ	حَتّٰى جَعَلۡنٰهُمۡ حَصِيۡدًا خٰمِد...يۡنَ	قطع کلمہ	عدم فساد	انبیاء
۱۱۱	رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡم	رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡم	ابدال کلمہ	عدم فساد	مؤمنون
۱۱۲	اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡن	اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظَّالِمُوۡن	ابدال کلمہ	عدم فساد	مؤمنون
۱۱۳	لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُنۡذِرِيۡنَ	لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُنۡذَرِيۡنَ	ابدال حرکت	فساد	شعراء
۱۱۴	مَآ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا	وَمَآ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا	زیادتی حرف	عدم فساد	شعراء
۱۱۵	اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ	اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِكَلۡبٍ سَلِيۡمٍ	ابدال حرف	فساد	شعراء
۱۱۶	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحِيۡم الرَّحۡمٰنِ	تقدیم وتاخیر کلمہ	عدم فساد	نمل
۱۱۷	قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡض	قُسِّيۡرُوۡا فى الۡاَرۡضِ	ادغام واظہار	عدم فساد	نمل
۱۱۸	اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡن	اِنَّهٗ يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡن	نقصان حرف	فساد	قصص

۱۱۹	وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُوْنَ إِلىٰ النَّارِ	وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَدْ...عُوْنَ إلى النار	قطع کلمہ	عمداً ہوتو فساد	قصص
۱۲۰	وَمَاتَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَداً	وَمَاتَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا تَکْسِبُ غَداً	نقصان کلمہ	عدم فساد	لقمان
۱۲۱	اُولٰٓئِكَ عَلىٰ هُدًی	وَاُولٰٓئِكَ عَلىٰ هُدًی	زیادتی حرف	عدم فساد	لقمان
۱۲۲	اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	وَإِنَّ الَّذِیْنَ	زیادتی حرف	عدم فساد	لقمان
۱۲۳	وَانْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ	وَانْهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ	زیادتی حرف	عدم فساد	لقمٰن
۱۲۴	عذاباً مُّهِیْنا	اَجْراً عَظِیْماً	ابدال کلمہ	فساد	احزاب
۱۲۵	إِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ	إِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ	ابدال حرف	عدم فساد	احزاب
۱۲۶	أَیْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا	أَیْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوْا وَقُتِلُوْا	تشدید وتخفیف	عدم فساد	احزاب
۱۲۷	فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ	فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ	مدوقصر	عدم فساد	سبا
۱۲۸	وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ	وَالشَّیْطَانُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ	ابدال کلمہ	فساد	فاطر
۱۲۹	إِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ	إِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءَ	ابدال حرکت	فساد	فاطر

۱۳۰	اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْن	وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْن	زیادتی حرف	فساد	یٰسٓ
۱۳۱	فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ	سُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ	نقصان حرف	عدم فساد	یٰس
۱۳۲	بَلْ كُنْتُمْ قَوْماً طٰغِین	بَلْ كُنْتُمْ قَوْماً طاغینا	زیادتی حرف	عدم فساد	صٰفّات
۱۳۳	إِنَّهٗٓ أَوَّاب	إِنَّهٗٓ أَیَّاب	ابدال حرف	عدم فساد	ص
۱۳۴	یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ	یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ رَبِّكُمْ	زیادتی حرف	عدم فساد	زمر
۱۳۵	بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْن	بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الخاسرین	ابدال کلمہ	عدم فساد	زمر
۱۳۶	وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ	وَأَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ وَعَصَیْنَاهُمْ	زیادتی کلمہ	فساد	حٰمٓ سجدہ
۱۳۷	تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أن تَخَافُوْا وَ تَحْزَنُوْا	نقصان حرف	فساد	حم سجدہ
۱۳۸	وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ	مِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ	نقصان حرف	عدم فساد	شوریٰ
۱۳۹	وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا	وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ مِّثْلُهَا	نقصان کلمہ	عدم فساد	شوریٰ

۱۴۰	قَالُوآ إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ وَ مَآ أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا	قَالُوآ إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ مَا أَنْتَ	نقصان حرف	عدم فساد	شوری
۱۴۱	وَإِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ إِلیٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ	وَإِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ إِلیٰ صِرَاطٍ مُسْطَقِيْمٍ	ابدال حرف	عدم فساد	شوری
۱۴۲	و نَادَوْا يٰملِكُ	و نَادَوْا يامٰلِ	نقصان حرف، ایجاز	عدم فساد	زخرف
۱۴۳	طَعَامُ الْاَثِيْم	طَعَامُ الْفاجر	ابدال کلمہ	عدم فساد	دخان
۱۴۴	رَبِّ الْعٰلَمِيْن	رَابِّ الْعٰلَمِيْن	زیادتی حرف	عدم فساد	جاثیہ
۱۴۵	كَذٰلِكَ نَجْزِیْ الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْن	كَذٰلِكَ نَجْزِیْ الْقَوْم الْمُحْسِنِيْن	ابدال کلمہ	فساد	احقاف
۱۴۶	وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْاوَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰت مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًاعَظِيْماً	وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كفروا الخ	زیادتی کلمہ	فساد	فتح
۱۴۷	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا	صَدَقَ اللّٰهَ رَسُوْلُهٗ الرُّؤْيَا	ابدال حرکت	فساد	فتح
۱۴۸	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَّحِيْما	كَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَّحِيْما	نقصان حرف	عدم فساد	فتح

۱۴۹	هُمُ الَّذِيْن كَفَرُوا	هُم اَ لَّذِيْن كَفَرُوا	زیادتی حرف	عدم فساد	فتح
۱۵۰	لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُم	لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتُكُم،	ابدال حرکت	عدم فساد	حجرات
۱۵۱	بَل لَّا يُوْقِنُون	بَل لَّا يُؤْمِنُونَ	ابدال کلمہ	عدم فساد	طور
۱۵۲	مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰن	مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَاإِلا سُلْطٰن	ابدال حرف	فساد	نجم
۱۵۳	والارضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَام	والارضَ وَضَعَاهَا	زیادتی حرف	عدم فساد	رحمٰن
۱۵۴	فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ	فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخلٌ وتُفَّاحٌ وَرُمَّانٌ	زیادتی کلمہ	عدم فساد عند الطرفین	رحمٰن
۱۵۵	حُورٌ مَّقْصُورٰتٌ فِى الْخِيَامِ، فَبِاَيِّ الآءِ رَبِّكُما..	حُورٌ مَّقْصُورٰتٌ فِى الْخِيَامِ، مُتَّكِئِيْنَ عَلىٰ رَفْرَفٍ	نقصان آیت	عدم فساد	رحمٰن
۱۵۶	اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرآن	الشيطٰنُ عَلَّمَ	ابدال کلمہ	فساد	الرحمٰن
۱۵۷	فَبِأَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰن	فَبِأَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُجَحِّدان	ابدال کلمہ	عدم فساد	رحمٰن
۱۵۸	فِيْهِما مِنْ كلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰن	وَفِيْهِما مِنْ كلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰن	زیادتی حرف	عدم فساد	رحمٰن

١٥٩	وَلَحمِ طَيرٍمِّمَّايَشْتَهُوْن	وَلَحمِ طَيرٍدَجَاجَة	زيادتی کلمہ	عدم فساد	واقعہ
١٦٠	وَالَّذِيـنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِه اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْن	وَالَّـذِيـنَ اٰمَنُوْاوَ كَفَرُوْابِاللّٰهِ وَرُسُلِه اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْن	زيادتی کلمہ	فساد	حدید
١٦١	لَوْأَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰن	لَوْاَنْزَلْنَ هٰذَا الْقُرْاٰن	نقصان حرف	عدم فساد	حشر
١٦٢	وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْم	وهوالعزيز الحكيم الرحيم	زيادئ کلمہ	عدم فساد	حشر
١٦٣	الْمُصَوِّرُ	الْمُصَوَّرُ	ابدال حرکت	فساد	حشر
١٦٤	اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ	اَلْمَلِكُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ	نقصان کلمہ	عدم فساد	حشر
١٦٥	وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَاب	اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَاب	نقصان حرف	عدم فساد	حشر
١٦٦	لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُواللّٰهَ	لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَصُواللّٰهَ	ابدال حرف	فساد	حشر
١٦٧	إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَأَخْرَجُوْكُم	إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ	ابدال کلمہ	فساد	ممتحنہ

١٦٨	وَمَنُ أَظُلَمُ مِمَّنِ افُتَرَى عَلَى اللَّهِ الُكَذِب	وَمَنُ اَحُسَنُ مِمَّنِ افُتَرَى عَلَى اللَّهِ الُكَذِب	ابدال كلمه	فساد	صف
١٦٩	وَإِذُ قَالَ عِيُسَى ابُنُ مَرُيَم	وَإِذُ قَالَ عِيُسَى ابُنُ داود	ابدال نسبت	فساد	صف
١٧٠	عيُسى ابنُ مَرُيَم	عيُسى ابنُ لُقُمَان	ابدال نسبت	فساد	صف
١٧١	عيُسَى ابُنُ مَرُيَم	عيُسى ابنُ عِمُرَان	ابدال نسبت	فساد	صف
١٧٢	وَإِذُ قَالَ عِيُسَى ابُنُ مَرُيَم	وَإِذُ قَالَ عِيُسَى ابُنُ ساره	ابدال نسبت	فساد	صف
١٧٣	يٰبَنِىٓ اِسُرَآئِيُلَ اِنِّىُ رَسُوُلُ اللّٰهِ إِلَيُكُم	يٰبَنِىُ رَسُوُلُ اللّٰهِ إِلَيُكُم	نقصان كلمه	عدم فساد	صف
١٧٤	كَمَثَلِ الُحِمَارِ يَحُمِلُ أَسُفَاراً بِئُسَ مَثَلُ الُقَوُمِ الَّذِيُنَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهُدِى	كَمَثَلِ الُحِمَارِ يَحُمِلُ أَسُفَاراًوَاللّٰهُ لايَهُدى	نقصان آيت	عدم فساد	جمعه
١٧٥	يٰآ أَيُّهَا الَّذِيُنَ اٰمَنُوا إِذَا نُودِىَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَّوُمِ الُجُمُعَة	يٰآ أَيُّهَا الَّذِيُنَ اٰمَنُوا إِذَا نُودِىَ مِن يَّوُمِ الُجُمُعَة	نقصان كلمه	عدم فساد	جمعه

۱۷۶	يَتۡلُوۡعَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ	يَتۡلُوۡعَلَيۡهِمۡ اٰياتِنا	ابدال کلمہ	عدم فساد	جمعہ
۱۷۷	كَمَثَلِ الۡحِمَارِيَحۡمِلُ اَسۡفَارًابِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الخ	كَـمَثَـلِ الۡـحِـمَـارِيَحۡمِلُ اَسۡفَارًا.. والله لا يهدى القوم الظلمين	نقصان آیت	عدم فساد	جمعہ
۱۷۸	يٰـاَيُّهَـا الَّـذِيۡـن اٰمَنُوۡ لَاتُلۡهِكُم اَموالُكُمۡ وَلَآاَوۡلَادُكُم	يٰـاَيُّهَـا الَّـذِيۡـن اٰمَـنُـوۡلا تُـلۡهِكُم اَموالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُم	نقصان حرف	عدم فساد	منافقون
۱۷۹	وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَكٰذِبُوۡن	وَاللّٰه يَشۡهَدُاِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَجٰحِدُوۡن	ابدال کلمہ	عدم فساد	منافقون
۱۸۰	وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمۡرِهاخُسۡرًا	وَكَانَ عَاقِبَة اَمۡرِهَا يُسرا	ابدال کلمہ	فساد	طلاق
۱۸۱	وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمۡرِهَا خُسۡرا	وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمۡرِهَانَجَاحاً	ابدال کلمہ	فساد	طلاق
۱۸۲	رَبِّ ابۡنِ لِيۡ عِنۡدَكَ بَيۡتاً فِى الۡجَنَّةِ	رب ابن لى عِنۡدَكِ بيتا فى الجنة	ابدال حرکت	فساد احتیاطاً	تحریم
۱۸۳	وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ عِمۡران	وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ زَكَرِّيا	ابدال نسبت	عدم فساد	تحریم
۱۸۴	وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰن	وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ فرحان	ابدال نسبت	فساد	تحریم

١٨٥	وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰن	وَمَرْيَمَ ابْنَتَ غيلان	ابدال نسبت	فساد	تحریم
١٨٦	وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰن	وَمَرْيَمَ ابْنَتَ لقمان	ابدال نسبت	عدم فساد	تحریم
١٨٧	وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ	..... بِمَصَابِيحِ	ابدال حرکت	عدم فساد	ملک
١٨٨	وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُوْر	وهو العزيز الغفور الرحيم	زیادتی کلمہ	عدم فساد	ملک
١٨٩	لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْر	لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْم	ابدال کلمہ	عدم فساد	ملک
١٩٠	فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْر	فَسُحْقَالِاَصْحٰبِ الشَّعِيْر	ابدال کلمہ	فساد	ملک
١٩١	لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيْر	لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيْر كَبِيْر	تکرار کلمہ	عدم فساد	ملک
١٩٢	فَسُحْقاً لأَصْحٰبِ السَّعِيْر	فَسُحْقاً لأَصْحٰبِ الشَّعِيْر	ابدال حرف	فساد	ملک
١٩٣	همَّازٍ مَشّآءٍ بِنَمِيْم	همَّازٍ بِنَمِيْم	نقصان کلمہ	عدم فساد	قلم
١٩٤	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْم	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَلِيْم	ابدال حرف	عدم فساد	حاقہ
١٩٥	كَلَّاۤ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِمَّا يَعْلَمُوْن	كَلَّاۤ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْن	زیادتی حرف	فساد	معارج

١٩٦	فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ	فَلاَ يَجِدُوا لَهُم	ابدال حرف	عدم فساد	نوح
١٩٧	أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَاراً	أُغْرِقُوا فَادْخلُوا ناراً	ابدال حرکت	عدم فساد	نوح
١٩٨	فَعَصىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فَعَصىٰ فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ	ابدال حرکت	فساد	مزمل
١٩٩	كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلىٰ فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً	كَمَآ أَرْسَلْنَا فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً	نقصان حرف	فساد	مزمل
٢٠٠	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ إِلَهَ إِلَّا هُو	رَبُّ رَبّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ إِلَهَ إِلَّا هُو	تکرار کلمہ	فساد	مزمّل
٢٠١	فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَة	فَرَّتْ مِنْ قَوْسرة	ابدال کلمہ	فساد	مدّثر
٢٠٢	فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَة	فَرَّتْ مِنْ قَوْسَرَة	تقدیم وتاخیر حرف	فساد	مدثر
٢٠٣	فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ	فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَرَ	تشدید وتخفیف	عدم فساد	مدثر
٢٠٤	تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ	تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فِرَاق	ابدال کلمہ	عدم فساد	قیامہ
٢٠٥	مِّن مَّنِيٍّ يُّمْنٰى	مِّن مانِيٍّ يُّمْنٰى	زیادتی حرف	عدم فساد	قیامہ
٢٠٦	أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ، بَلىٰ قٰدِرِيْنَ عَلىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ، بَلْ يُرِيْد	أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ، بَلْ يُرِيْد	نقصان آیت	عدم فساد	قیامہ

۲۰۷	بَلْ يُرِيْدُ الإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهٗ	بلْ يُرِيْدُ الإِنْسَانُ أَلَّنْ نَّجمَعَ عِظَامَهٗ	ابدال آیت	عدم فساد	قیامہ
۲۰۸	فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ	فَاِذَا بَقر الْبَصَرُ	تقدیم وتاخیر حرف	عدم فساد عند الطرفین	قیامہ
۲۰۹	و خَسَفَ الْقَمَر	و خَسَفَ الْبَدَر	ابدال کلمہ	عدم فساد	قیامہ
۲۱۰	وَلا تُطِعْ مِنْهُمْ اثِماً أَوْ كَفُوراً	وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ كَفُوراً أَو اثِما	تقدیم وتاخیر کلمہ	عدم فساد	دہر
۲۱۱	نَعِيْماً وَّ مُلْكًا كَبِيْراً	نَعِيْماً وَّ مُلْكًا كَثِيْراً	ابدال حرف	عدم فساد	دہر
۲۱۲	إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْماً حَكِيْماً	إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْماً حَلِيْماً	ابدال حرف	عدم فساد	دہر
۲۱۳	الظّٰالِمِيْنَ	الظّٰالِمُوْنَ	ابدال حرف	عدم فساد	دہر
۲۱۴	وَسَبِّحْهُ لَيْلاً طَوِيْلاً	سَبِّهُ لَيْلاً طَوِيْلاً	نقصان حرف	فساد	دہر
۲۱۵	لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مذْكُوراً	لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مذْكُوْرُ	ابدال حرکت	عدم فساد	دہر
۲۱۶	وَإِمَّا كَفُوْراً	وَإِمَّا كَفُوْرُ	ابدال حرکت	عدم فساد	دہر
۲۱۷	يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ فِيْ رَحْمَتِه	يدخل من يشاء فی رحمتیُ	ابدال حرف	عدم فساد	دہر

٢١٨	وَكَان سَعْيُكُم مَشْكُوراً	سَعْيُكُم مَشْكُوراً	نقصان کلمہ	عدم فساد	دہر
٢١٩	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِين	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكذِبِين الموحدين	زیادتی کلمہ	فساد	مرسلات
٢٢٠	فَقَدَرْنا فَنِعْم القٰدِرُوْن	فَقَدَرْنا فَبِئْس القٰدِرُوْن	ابدال کلمہ	فساد	مرسلات
٢٢١	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُؤْمِنِيْن	ابدال کلمہ	فساد	مرسلات
٢٢٢	كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ	فَكَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفُرٌ	زیادتی حرف	عدم فساد	مرسلات
٢٢٣	وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ	وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٌ	ابدال حرکت	عدم فساد	مرسلات
٢٢٤	فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقاً، فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْراً	فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقاً، فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْراً	ابدال آیت	عدم فساد	مرسلات
٢٢٥	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلَالٍ	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ بَسَاتِين	ابدال کلمہ	عدم فساد عند الطرفین	مرسلات
٢٢٦	إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْن	إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّعُيُوْن	ابدال حرف	فساد	مرسلات
٢٢٧	لَايَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا	لَايَمْلِكُوْنَ مِنْهُ اِلَّا خِطَابًا	زیادتی کلمہ	فساد صلوۃ	نبأ
٢٢٨	وَكَأْسًا دِهَاقاً	وَكَأْسًا دِحَاقاً	ابدال کلمہ	فساد	نبأ

٢٢٩	لايَسۡمَعُونَ فِيۡهَا لَغۡواً وَّلَا كِذّٰابا	لايَسۡمَعُونَ فِيۡهَا لَغۡواً اِلَّا كِذّٰابا	ابدال حرف	فساد	نبأ
٢٣٠	وَسُيِّرَتِ الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابا	وَسُيِّرَ الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابا	نقصان حرف	عدم فساد	نبأ
٢٣١	فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ	فَإِذَا هُم بِالسَّاحِرَةِ	ابدال حرف	فساد	نازعات
٢٣٢	فَامَّامَنۡ طَغٰى وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا	فَامَّامَنۡ اٰمَنَ وطَغٰى وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا	زیادتی کلمه	فساد	نازعات
٢٣٣	كَلَّآ إِنَّهَا تَذۡكِرَة	كَلَّآ إِنَّهَا موعظة	ابدال کلمه	عدم فساد	عبس
٢٣٤	فَانۡبَتۡنا فِيۡهَا حَبّاً وَعِنَباً	فَاَنۡبَتۡنا فِيۡهَا عِنَباً وَّحَبّا	تقدیم وتاخیر کلمه	عدم فساد	عَبَس
٢٣٥	إِنَّ الۡأَبۡـرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ،وَإِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِىۡ جَحِيۡمٍ	إِنَّ الۡأَبۡرَارَ لَفِىۡ جَحِيۡمٍ ،وَإِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ	تقدیم وتاخیر	فساد	انفطار
٢٣٦	فمالَهُمۡ لَايُؤۡمِنُوۡن	فمالَهُمۡ يُؤۡمِنُوۡن	نقصان کلمه	فساد	انشقاق
٢٣٧	وَإِذَا قُرِءَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡآنُ لَا يَسۡجُدُونَ	وَإِذَا قُرِءَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡآنُ يَسۡجُدُونَ	نقصان کلمه	فساد	انشقاق
٢٣٨	وَأَذِنَتۡ لِرَبِّهَاوَحُقَّتۡ	وَأَ نَتۡ لِرَبِّهَاوَحُقَّتۡ	نقصان حرف	فساد	انشقاق

۲۳۹	فَمَالَهُمْ لَايُؤْمِنُوْن	فَمَالَهُمْ يُؤْمِنُوْن	نقصان حرف	فساد	انشقاق
۲۴۰	إِنَّ بَطْشَ رَبِّك	إِنَّ بَطْشَ رَبَّك	ابدال حرکت	عدم فساد	بروج
۲۴۱	إِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوا	إِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا (وقف) يَتُوبُوا	وقف وابتداء	عدم فساد	بروج
۲۴۲	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت لَهُمْ جَنّٰتٌ تجْرِىْ الخ	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا و كَفَرُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت الخ	زیادتی کلمہ	فساد	بروج
۲۴۳	ذُوْ الْعَرْشِ الْمَجِيْد	ذُوْ الْعَرْشِ الْكَرِيْم	ابدال کلمہ	عدم فساد	بروج
۲۴۴	ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْر	ذٰلِكَ الْفَوْزُ العظيم	ابدل کلمہ	عدم فساد	بروج
۲۴۵	لَهُمْ جَنّٰت تَجْرِىْ مِن تَحْتِهَا الْاَنْهٰر	لَهُمْ بَسَاتِيْنُ تَجْرِى الخ	ابدال کلمہ	عدم فساد	بروج
۲۴۶	قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ	وَشَاهِدومَشْهُوْد و قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْد	زیادتی حرف	فساد	بروج

٢٤٧	وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقىٰ	وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَتْقىٰ	ابدال کلمہ	فساد	اعلی
٢٤٨	غُثَآءً أَحْوٰی	غُشَآءً اَحوٰی	ابدال حرف	عدم فساد	اعلی
٢٤٩	غُثَآءً أَحْوٰی	غُثَاءً أُوَحی	تقدیم وتاخیر حرف	عدم فساد	اعلی
٢٥٠	إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ،ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم	إِنَّ عَلَيْنَا إِيَابَهُمْ ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم	ابدال کلمہ	عدم فساد	غاشیہ
٢٥١	لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرْ	لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُزَيْطِرْ	ابدال حرف	عدم فساد	غاشیہ
٢٥٢	تَصْلىٰ نَاراً حَامِيَةً	تَصْلىٰ نَاراً حَامِيَةٌ	ابدال حرکت	عدم فساد	غاشیہ
٢٥٣	وُجوهٌيَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَة	وجوهٌيَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَة	ابدال کلمہ	عدم فساد	غاشیہ
٢٥٤	وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ	وَزَرَابِيب مَبْثُوثَةٌ	زیادتی حرف	فساد	غاشیہ
٢٥٥	فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ	فَادْخُلِىْ عِبٰدِىْ	نقصان کلمہ	عدم فساد	فجر
٢٥٦	فَيَقُوْلُ رَبِّىْٓ أَكْرَمَن	فَيَقُوْلُ رَبِّىْٓ أَهَانَنْ	ابدال کلمہ	فساد	فجر
٢٥٧	وَالْفَجْرِ، وَلَيَالٍ عَشْر	والفجر والشفع والوتر	نقصان آیت	عدم فساد	فجر

۲۵۸	وَتَـوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُوْلَٓئِكَ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَة	وَتَـوَاصَـوْا بِــالصَّبْرِ وَتَـوَاصَـوْا بِـالْـمَـرْحَمَةِ(وقف) أُوْلَئِكَ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَة	ابدال آیت	عدم فساد	بلد
۲۵۹	وَالشَّـمْـسِ وَضُحٰـهَا ، وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا ......وَالسَّمَآء وَمَا بَنٰهَا	وَالشَّـمْــسِ وَضُحٰـهَـا ، وَالسَّمَآء وَمَا بَنٰهَا	نقصان آیت	عدم فساد	شمس
۲۶۰	وَالسَّمَاء وَمَا بَنٰهَاوَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا	وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا،وَالسَّمَاء وَمَا بَنٰهَا	تقدیم وتاخیر آیت	عدم فساد	شمس
۲۶۱	فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى	فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى	ابدال کلمہ	فساد	لیل
۲۶۲	وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى	وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى و النهَارِإذَاجَلّٰهَا	ابدال آیت	عدم فساد	لیل
۲۶۳	وَمَاخَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى	وَمَاخَلَقَ اَلذَكَرَ وَالْاُنْثٰى	زیادتی حرف	عدم فساد	لیل
۲۶۴	اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى	وَاِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى	زیادتی حرف	فساد	لیل
۲۶۵	والنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى	والنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى	نقصان حرف	فساد عند الطرفین	لیل

۲۶۶	وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّث	وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَا فَحَدِّث	زیادتی حرف	عدم فساد	ضحیٰ
۲۶۷	وَوَجَدَكَ ضَآلّاً فَهَدٰى	وَوَجَدَكَ ضَآلّاً فَاَغْنىٰ	ابدال کلمہ	عدم فساد	ضحیٰ
۲۶۸	مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلىٰ	وَمَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلىٰ	زیادتی حرف	فساد	ضحیٰ
۲۶۹	فَلَا تَقْهَر	فَلَا تَكْهَر	ابدال حرف	فساد عند أبی یوسف	ضحیٰ
۲۷۰	خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلىٰ	خَيْرٌ لَّكَ وَالْاُوْلىٰ	ابدال حرف	عدم فساد	ضحیٰ
۲۷۱	أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ	أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ غَدْرَكَ	ابدال حرف	فساد	انشراح
۲۷۲	لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانُ	ابدال حرکت	عدم فساد	تین
۲۷۳	فِیٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْم	مَااَحْسَنِ تَقْوِيْم	ابدال حرف	عدم فساد	تین
۲۷۴	وَطُورِ سِيْنِيْنَ ، وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْن	وَطُورِ سِيْنِيْنَ ، وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْن، وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْن	تکرار آیت	عدم فساد	تین
۲۷۵	وَالتِّيْنِ الى قوله وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ،لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنسَانَ فِیْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ	وَالتِّيْنِ الى قوله ،وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ(وقف تام)لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنسَانَ فِیْ كَبَد	ابدال آیت	عدم فساد	تین

٢٧٦	وَعَمِلُو الصّٰلِحٰتِ	وَعَامِلُو الصّٰلِحٰت	زیادتی حرف	عدم فساد	بینہ
٢٧٧	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ	إِنَّ الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (وقف تام)أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ	ابدال آیت	عدم فساد	بینہ
٢٧٨	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ(وصل) أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ	ابدال آیت	فساد	بینہ
٢٧٩	اِنّ الَّـذِيْـنَ كَـفَـرُوا مِـنْ اَهْـلِ الْكِتَابِ...أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ	اِنّ الَّـذِيْـنَ كَـفَـرُوا مِـنْ اَهْـلِ الْكِتَاب(وصل) أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّة	ابدال آیت	فساد	بینہ
٢٨٠	٢٥٣ إِنَّ الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوا وَعَـمِـلُـوا الصّٰلِحٰت أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰت(وقف) أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ	وقف وابتداء	عدم فساد	بینہ
٢٨١	إِنَّ الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ	إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا فَكَفَرُوا الخ	زیادتی کلمہ	فساد	بینہ

٢٨٢	وعَمِلوْا الصٰلِحٰتِ	الطّٰلِحٰتِ	ابدال حرف	فساد	بينه
٢٨٣	خَيْراً يَرَهُ......شَرّاً يَرَه	شَرّاً يَرَه..........	ابدال كلمه	عدم فساد	زلزال
٢٨٤	إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ، وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا، وَقَالَ الْإِنسَان	إِذَا زُلْـزِلَـتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ،وَقَالَ الْإِنسَان الخ	نقصان آيت	عدم فساد	زلزال
٢٨٥	أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُور	أَفَلَا يُعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُور	ابدال حركت	عدم فساد	عاديات
٢٨٦	اِنَّ الاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْد	اِنَّ الاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَبِير	ابدال كلمه	عدم فساد	عاديات
٢٨٧	وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْر	وَتَوَاصَوْابِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَق	تقديم وتاخير كلمه	عدم فساد	عصر
٢٨٨	٢٩٧ لَفِيْ خُسْر	لَافِيْ خُسْر	زيادتى حرف	فساد	عصر
٢٨٩	إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ	إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُون	ابدال آيت	عدم فساد	عصر

۲۹۰	وَالُعَصُرِ، إِنَّ الُإِنسَانَ لَفِیُ خُسُرٍ، إِلَّا الَّذِیُنَ اٰمَنُوا الخ	وَالُعَصُرِ، إِنَّ الُإِنسَانَ لَفِیُ خُسُرٍ(وقف تام) اِنَّ الاَبُرَارلفی نَعِیُم (وقف تام) إِلَّا الَّذِیُنَ اٰمَنُوا الخ	زیادتی آیت	عدم فساد	عصر
۲۹۱	وَالعَصُرِ اِنّ الإنْسَانَ لَفِیُ خُسُر	وَالعَصُرِوَ اِنّ الإنُسانَ لَفِیُ خُسُر	زیادتی حرف	فساد	عصر
۲۹۲	إِنَّ الإِنْسَانَ لَفِی خُسْر	إِنَّ الإِنْسَانَ لَفِی سرخ	تقدیم وتاخیر حرف	فساد	عصر
۲۹۳	كَعَصُفٍ مَّأكُوُل	كَعَفُصٍ مَّأُكُوُلٍ	ابدال کلمہ	فساد	فیل
۲۹۴	كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ	كَعَفْصٍ مَّاكُوْلٍ	تقدیم وتاخیر حرف	فساد	فیل
۲۹۵	الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ	الشِّتَاءِ وَ السَّیْفِ	ابدال حرف	عدم فساد	قریش
۲۹۶	هُمُ عَنُ صَلاتِهِمُ	هُمُ صَلاتِهِمُ	نقصان کلمہ	عدم فساد	ماعون
۲۹۷	وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الُمِسُكِيُن	وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طُعَامِ الُمِسُكِيُن	ابدال حرکت	عدم فساد	ماعون
۲۹۸	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانُحَرُ	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانُهَرُ	ابدال حرف	فساد	کوثر

۲۹۹	إِنَّآ أَعۡطَيۡنٰكَ	إِنَّا أَعُطَيۡنٰكَ	ترک مد	عدم فساد	کوثر
۳۰۰	إِنَّا أَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ	إِنَّا أَنۡطَيۡنَاكَ الۡكَوۡثَرَ	ابدال حرف	فساد عند أبی یوسف	کوثر
۳۰۱	وَاسۡتَغۡفِرۡهُ (وقف) إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا	وَاسۡتَغۡفِرۡهُ إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا	وقف ابتداء	عدم فساد	نصر
۳۰۲	نَصۡرُ اللّٰهِ	نَسۡرُ اللّٰهِ	ابدال حرف	عدم فساد	نصر
۳۰۳	مَآ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ	مَآ اَغۡنٰى عَنه مالَه	ابدال حرکت	عدم فساد	لہب
۳۰۴	قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمۡ يَلِد الخ	قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، لَمۡ يَلِد الخ	نقصان آیت	عدم فساد	اخلاص
۳۰۵	اللّٰهُ الصَّمَدُ	اللّٰهُ السَّمَدُ	ابدال حرف	عدم فساد	اخلاص
۳۰۶	مَلِكِ النَّاس	مَلِكِ النَّاس اَجۡمَعِيۡن	زیادتی کلمہ	عدم فساد	ناس
۳۰۷	قُلۡ أَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاس	قُلۡ أَعُوۡذُ بِرَبِ النَّاس	تشدید وتخفیف	عدم فساد	ناس

اہم مآخذ ومراجع

۱	قرآن مجید	-------
۲	ترمذی شریف	فیصل بک ڈپو دیو بند
۳	ابوداؤد شریف	مکتبہ ملّت
۴	مشکوۃ شریف	مکتبہ بلال دیو بند
۵	مسند احمد	دارالحدیث قاہرہ
۶	شعب الایمان للبیھقی	ادارۃ الشؤون الاسلامیہ
۷	بذل المجھود	دارالبشائر الاسلامیہ
۸	خلاصۃ البیان	مکتبہ تھانوی
۹	دراسۃ العرفان شرح اردو خلاصۃ البیان	مکتبہ الشیخ
۱۰	فوائد مکیہ	قرأت اکیڈمی ترکیسر
۱۱	درمع الشامی	مکتبہ زکریا دیو بند
۱۲	عالمگیری	داراحیاء التراث، بیروت
۱۳	خلاصۃ الفتاوی	مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ
۱۴	طحطاوی علی الدر	مکتبہ عربیہ کوئٹہ
۱۵	فتاوی تاتارخانیہ	مکتبہ زکریا دیو بند

۱۶	محیط برہانی	مکتبہ الرشد ریاض
۱۷	ہدایہ	مکتبہ بلال دیو بند
۱۸	طحطاوی علی مراقی الفلاح	قدیمی کتب خانہ
۱۹	فتاوی قاضی خان	رشیدیہ
۲۰	حلبی کبیری	دارالکتاب
۲۱	نورالإیضاح	امدادیہ
۲۲	رسالہ زلۃ القاری للامام النسفی	مکتبہ اولاد الشیخ
۲۳	فتاوی رشیدیہ	مکتبہ تھانوی دیو بند
۲۴	امدادالفتاوی	مکتبہ زکریا دیو بند
۲۵	فتاوی محمودیہ	ادارۃ الصدیق ڈابھیل
۲۶	امدادالاحکام	مکتبہ دارالعلوم کراچی
۲۷	کفایت المفتی	مکتبہ عزیزیہ
۲۸	فتاوی دارالعلوم دیو بند	دارالعلوم دیو بند، یو. پی.
۲۹	أحسن الفتاوی	مکتبہ زکریا دیو بند
۳۰	خیرالفتاوی	مکتبہ الحق بمبئی
۳۱	فتاوی رحیمیہ	مکتبہ احسان دیو بند

۳۲	محمود الفتاوی	جامعہ علوم القرآن
۳۳	زبدۃ الفتاوی (گجراتی)	دار العلوم کنتھاریہ
۳۴	فتاوی عثمانی	کتب خانہ نعیمیہ دیوبند
۳۵	کتاب الفتاوی	کتب خانہ نعیمیہ دیوبند
۳۶	فتاوی دینیہ	جامعہ حسینیہ راندیر
۳۷	فتاوی دار العلوم زکریا	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس دہلی
۳۸	جواہر الفقہ	مکتبہ سیرت النبی دیوبند
۳۹	شرح ابن عقیل مع منحۃ الجلیل	قدیمی کتب خانہ